فان حزب اللہ ہم الغالبون

پہلا حصہ مباحثہ مذہبی کا

جو فیما بین

مولوی رحمت اللہ صاحب اور پادری فنڈر صاحب کے

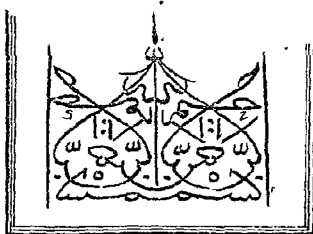
شہر اکبراباد مین واقع ہوا

اور اوسکو

سید عبد اللہ اسسٹنٹ مترجم سرکاری نے قلمبند کیا

مطبع منصبیہ واقع شہر اکبراباد محلہ جوہری

چھاپی اینٹ سنہ ۱۲۷۰ مین منشی محمد امیر خان کے اہتمام سے



حمد اس بے مثل شاہ کے لائق ہے کہ جس پاک ہے سب دین پاک تر ہے اور اسکی حمد و ثنا سے قاصر رسالے ہیں کہ جن کا نظم
نہ لکھ سکتا ہے اور نہ رہے اسکے عجائبات کا حصر دشوار ہے اور اسکے احسانات بے پایان کا حق ادا ہونا
اسکے رسول مقبول ہی پر ختم ہوا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل التحیۃ ۱۲ اسکی اطاعت کو جس نے کیا عالمین کو
سے معاملہ کر دیں اسکے الا شر ہے اور دین اسلام جو اسکی تعمیل جاری ہوا عالم میں پہلے بات
کفر و ضلالت مٹ گیا بعد اس کے محض اتنی بہر سے حمد اور تو مخلوق کی کیا بات
مدارات کیا ہمکو حق نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو بنایا خدا آیا بعد حمد کے عقیدہ
اکبر آبادی سے نقل مباحثہ دینی و مناظرہ مذہبی کی خدمت میں عرض
کہ دین والا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب مصنف کتاب ازالۃ الاوہام

فنڈر صاحب مولف میزان الحق کے ایک دینی مباحثہ ہوا اور یہہ اُنکی یہہ نہی کہ جناب مولوی صاحب موصوف

کو یہہ بات مد نظر ہوئی کہ سب عوام و خواص آن مسئلوں کی کیفیت سے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان

متنازعہ فیہ ہیں خوب آگاہ ہو جاویں سو اس امر کے لئے سوا اسکے کہ مباحثہ تقریری قایم ہو کوئی اور صورت

نظر نہ آئی کیونکہ مباحثہ تحریری میں اولاً تو بہت مدت لگ جاتی ہے اور مولوی صاحب کو اتنی فرصت

نہ تہی دوم اسمیں اکثر خلط مبحث پیش آیا کرتا ہے لہذا اس سے کوئی نتیجہ اچہا ثابت نہیں ہوتا پس اسی واسطے مولوی

صاحب نے اس سے قبل پادری صاحب کو خط لکہا اور بعد چند مراسلات کے اس ترتیب سے مباحثہ ٹہہر گیا کہ اول نسخ دوم تحریف

سیوم تثلیث اور چہارم آنحضرت صلعم کی رسالت میں گفتگو کی جاوے اور گفتگو کرنے واسطے ہر طرف سے دو دو

آدمی ہوں چنانچہ ایک طرف تو پادری فنڈر صاحب اور پادری فرنچ صاحب اور دوسری طرف مولوی صاحب اور

ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مقرر ہوئے لیکن افسوس کہ یہہ مباحثہ مفید الناس تمام کو نہ پہنچا بلکہ تحریف ہی

کی گفتگو پر آکر رہگیا کیونکہ پادری فنڈر صاحب دوسرے ہی دن آخر وقت مولوی صاحب سے یہہ فرمانے لگے

کہ جب تک تم انجیل کی حقیت کے معترف ہو گے تب تک ہم تثلیث میں گفتگو نہ کرینگے کیونکہ وہ مسئلہ محکوم فی الکتاب ہے

نہ محکوم فیہ العقل اور مولوی صاحب کو یہہ منظور نہوا کیونکہ وہ کہتے تہے کہ جب ہم تحریف ثابت کر چکے اور آپنے

بہی اوسے سات آٹہہ جگہہ مان لیا اور چالیس ہزار جگہہ ایسے سہو کا ثبوت تسلیم کیا کہ ہمارے

اور تمہارے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہگئی سو اب کس صورت سے ہم اس کتاب کو تسلیم کریں لہذا

اسی پر مباحثہ ختم ہوا اور وہ باتیں جو تثلیث اور آنحضرت صلعم کی رسالت کی بابت کہنی تہیں

رکہی ہیں جنہیں جو کہ بعدہ آپس دونوں حضرات میں جاری تہا اور بہی شد فایدہ عام و خاص کے
لئے طرفین کی تحریروں کو یکجا کیا اور یہہ چاہا کہ اس مباحثہ کے تین حصہ کروں اول حصہ میں
مولوی صاحب اور پادری صاحب کے خطوط اور بابی تحریریں جو مباحثہ میں ہوئی تھیں درج کروں دوم
میں ابطال تثلیث کی دلایل ذکر کروں اور سیوم میں آنحضرت ص کی رسالت کی دلیلیں بیان
کروں لیکن اس اثنا میں ایک اور ہی خلل پڑ گیا یعنی پادری فنڈر صاحب وغیرہ جو کتنے کہیں
اول تو یہہ کہ انہوں نے مطالعہ سے بہت ہی جو کہ بین المذہبین [illegible] ایک خط کے ساتھہ ڈاکٹر
محمد وزیر خان صاحب کے پاس بھیجدیں یہہ اس کا ایک اور جدید مباحثہ قایم ہونا پایا گیا یہہ کہ اسی
مسائل جو مولوی صاحب سے ہوا تہا ایک اور ہی رنگ [illegible] ولازم
ہوگیا لہذا اس [illegible] کے پانچ حصہ کئے اول میں یہی مباحثہ تحریری اور خطوط اہل
دوسرے میں وہ خطوط جو پادری صاحب اور محمد وزیر خان صاحب کے درمیان لکھے گئے تیسرے میں ابطال
تثلیث کی دلایل کا ذکر ہوگا چوتھے میں آنحضرت ص کی رسالت کی دلیلوں کا بیان کیا جائیگا اور پانچویں
میں پادری صاحب کے رسالہ مباحثہ کی رد لکھہ کر ایک خاتمہ میں اس دینی مباحثہ کا صحیح
دیکہایا جاویگا اور یہہ بہی پوشیدہ نہ رہے کہ اول کے سب خطوط اور پہلے پہلے بہی پادری صاحب نے لکھے
گئے تہے سوا دہیں [illegible] اردو میں ترجمہ کے اس رسالہ میں شامل کیا ہے تاکہ سب کے سمجہہ میں
آویں امید کہ جو لوگ اسے دیکہیں اس گنہگار کے حق میں دعائے خیر کریں [illegible]

جناب پادری فنڈر صاحب عمدة الامنا صاحب بدر کشیشان نامدار عمدۂ علمای مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
شوق ملاقات کے بعد واضح رای لطیف ہو کہ مین ایک تقریب سے اس شہر مین وارد ہوا تھا اور جس کام
مین کہ مشغول تھا اُس سے فراغت پائی اور ارادہ ہے کہ پھر دہلی کو لوٹ جاؤن اور جو ابتک بفضل الہی
قلبی دیدون سے کتب مقدسہ کا منسوخ و محرف ہونا اور دین احمدی کی حقیت ایسی میرے دل مین جمی ہے
کہ کسی طرح کا وہم ضعیف بھی خاطر مین نہین گذرتا اور آپ کی تصنیف کی ہوئی کتابون کے مطالعہ
کا بھی اکثر اتفاق پڑا اور اُنکا جواب بھی لکھا گیا اور آپ کو مذہب اسلام کے رد کی طرف بکمال توجہ ہے
اور مولوی امیر اللہ صاحب کی زبانی جو میرے شفیق ہین یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ بمقتضای کمال جیسا
مباحثہ تحریری کا شوق رکھتے ہین ویسا ہی مشافہہ و مواجہہ مین مباحثہ تقریری کے بھی شایق رہا
کرتے ہین اور مجھے اپنی کوٹھی پر حاضر ہونے کے لیے حکم بھی دیا تھا اور مین آپکے ارشاد کے مطابق
مولوی صاحب موصوف کے ہمراہ وہان حاضر بھی ہوا تھا مگر کم قسمتی سے آپ کی ملازمت حاصل نہوئی
اسلیے اور بلحاظ امور مذکورہ بالا مین چاہتا ہون کہ مسیحیون اور محمدیون مین سے چند اشخاص
ذی علم کہ بہرہ ور آپ کی تقریر سے مستفید ہون اور جو جو باتین میرے دل مین بھری ہوئی ہین
انکو آپ کی خدمت مین عرض کرون اور سب حاضرین جلسہ کو آپکے افادات کی کیفیت پر اطلاع
حاصل ہو جاوے اور اِس لیے کہ آپنے اپنی تصنیفات مین نسخ و تحریف کو محمدیون اور مسیحیون کے مسائل
متنازع فیہ مین سے عمدہ مسئلہ قرار دیا ہے جیسا کہ آپنے حل الاشکال کے پہلے خط مین اسی امر کی

تصریح بھی کی ہے اور مباحثہ کی پہلی بات اسی کو قرار دیا گیا نیازمند بھی آپکے ارشاد کا اتباع کرکے
اور مسئلہ مذکورہ کے عمدہ ہونیکو مسلم رکھکر اسبات پر راضی ہے کہ اولاً اسی مسئلہ پر گفتگو ہو اور بعد اسکے
جس مسئلہ پر بالاتفاق طرفین کی مرضی ٹھہرے اسکی بات چیت کیجاوے اور اسکے سوا عرض رسا ہوں کہ اگر
منظور خاطر ہووے تو کوئی روز و مکان متعین کرکے مجھکو مطلع فرمایئے تاکہ اسطرح سے فارغ ہونے
تک آپ بھی اس شہر میں مقیم رہوں نہیں تو دہلی کو چلا جاؤں کیونکہ یہاں کے قیام سے اور کوئی
امر منظور نہیں ہے امیدوار ہوں کہ براہ عنایت اس خط کے جواب میں احد الامرین سے
مطلع فرمایئے کتاب ازالۃ الاوہام دہلی سے آپ کی خدمت میں پہنچ گئی ہے اور غالب ہے
کہ رسالہ احسن الحدیث فی ابطال التثلیث بھی خدمت شریف میں پہنچ گیا ہوا اور انشاء اللہ
تعالی عنقریب رسالہ اعجاز عیسوی جسکی تالیف سے ابھی فراغت پائی ہے اور جسکے آخر میں میزان الحق
کے پہلے باب کی تیسری فصل کا بھی لفظاً لفظاً جواب دیا ہے آپ کی نظر سے گذریگا بعد اسکے
ازالۃ الشکوک جسمیں کراینچی کے سوالات کا جواب دیا گیا ہے اور ایک عرصہ سے طیار ہے
اور میرے اکبرآباد میں چلے آنے کے سبب اسکے چھپنے میں تعویق ہوئی ہے اور میرے دہلی
میں پہنچنے کے بعد چھاپا جاویگا اور اسکے بعد استبشار حل الاشکال کا جواب جو ایک عرصہ
سے میرے بعض دوستوں نے لکھکر میرے پاس بھیجا ہے اور وہ بھی عنقریب منطبع ہوگا
اور بعد اسکے معدل اعوجاج المیزان میزان الحق کا جواب جسکا حوالہ ازالۃ الاوہام میں دیا گیا ہے

ملاحظہ شریف مین آویگا غرض کہ کتب مذکورہ مین سے ہر کتاب چھپنے کے بعد آپ کی خدمت مین
پہنچیگی خدا تعالی ہمکو اور اپنے سب بندون کو حق کے پہچاننے اور سیدھی راہ پر چلنے کی توفیق عطا
فرماوے اور تعصب اور سب باتون سے جو آخرت کے لیے سفر مین چھڑاوے آمین فقط
مرقومہ ۲۲ جمادی الاخری سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ
جناب مولویصاحب والا مناصب عالی مناقب سلامت نامہ نامی پہنچا کاشف حالات
ہوا ہر چند آپکے تشریف لانے اور اپنے غیر حاضر ہونے اور آپکے بے حصول مقصود لوٹ جانے کے
سبب مجکو تاسف ہوا لیکن مین معذور ہون کیونکہ پہلے سے آپکے تشریف لانے کا حال نہ جانتا
تھا اور نہ مین نے مولوی امیر اللہ صاحب کی معرفت آپکو اپنی کوٹھی پر بلانے کا پیغام دیا تھا ہان یعنی
باتون کے جواب مین جو مولویصاحب موصوف نے فرمائی تھین یہہ کلمہ البتہ میری زبان پر آیا تھا
کہ اگر مباحثہ علانیہ چاہتے ہین تو پہلے میرے ساتھ ملاقات کرلین نہ یہہ کہ جیسا آپنے تحریر فرمایا ہے
مین نے کچھ حکم دیا ہو بالجملہ آپکے عنایت نامہ کے مضمون سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کو تشفی
فریقین کے مجمع مین مباحثہ علانیہ مقصود ہے سو مین اگرچہ اس طریقہ کو بہت مفید نہین جانتا
پر آپ کے ارشاد کی بجا آوری سے باہر نہین ہون روز اور وقت کے تعین کی نسبت دو تین
صاحبون سے مشورہ کرکے اولاً آپ کو اطلاع دونگا بعد اسکے مباحثہ کا جلسہ منعقد ہوگا مصلحت یہہ ہے
کہ اس مباحثہ مین یہہ قاعدہ مرعی اور پہلے دو تین باتین ملحوظ رہین اولاً آپ کی درخواست

کے مطابق نسخ و تحریف کی بابت گفتگو درمیان میں آوے ثانیاً اس امر کی گفتگو کیجاوے جو منجانب طرفین ہووے
ثالثاً ایک امر کی گفتگو کے اثنا میں کسی دوسرے امر کا ذکر جو خارج از بحث ہو درمیان میں نہ آوے
رابعاً مباحثہ کی مجلس میں کوئی شخص صاحبوں میں سے بلا رخصت بولنے نہ پاوے جیسا کہ انگلش کے محاورہ
میں چیئرمین کہتے ہیں تاکہ مباحثہ کا جلسہ شائستگی اور تہذیب اور انتظام سے معمور ہووے

۲۳ مارچ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدۂ کشیشان مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
عنایت نامہ پہنچا میں ممنون ہوا آپ نے بجواب عنایت نامہ مشفقانہ فرمایا اور دو میں صاحبوں کے مشورہ
کرنے کے بعد روز اور وقت کے تعیین کی اطلاع دینے کا وعدہ کیا اور مباحثہ کے وقت چار
امروں کے مرعی رہنے کی استدعا فرمائی سو معلوم ہوا یقین ہے کہ آپ مشورہ کے بعد
مطلع فرماویں گے پہلا امر تو آپ کی اتباع سے پیشتر ہی سے منظور تھا اور تیسرا امر جو فی الحقیقت
مناظرہ کے طریقہ کے موافق اور بہت محمود و مستحسن ہے اب بکمال رضامندی قبول کیا گیا
پر دوسرا امر البتہ کچھ تشریح طلب ہے لہذا متکلف ہوں کہ آپ اولاً اس فقرہ سے کہ
ثانیاً اس امر کی گفتگو کیجاوے جو منجانب طرفین ہووے بصراحت مطلع فرمائیے کہ
اس سے آپ کی کیا مراد ہے اسکے بعد اسکے قبول کرنے کا اقدام کیا جاوے گا اور چوتھے
امر کا حال یہ ہے کہ غالباً صاحبوں کے لفظ سے آپکے نزدیک صاحبان عالیشان

انگلش مقصود ہونگے سو مین جو اس شہر مین مسافرانہ وارد ہون ان صاحبون مین سے کسی کی
مذمت مین نیاز نہین رکھتا کہ اس امر کے نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرون اور اگر مین کسی شخص کو
اہل اسلام مین سے قرار دون تو غالب ہے کہ آپ کو منظور نہ ٹھہرے علاوہ اسکے جو یہہ گفتگو مسایل عظیمہ دین
ترابتی ہے اس صورت مین منصف خواہ عیسائی ہو خواہ محمدی خلایق کے دل سے اسکی طرفداری
کا اہتمام ہرگز نہ جائیگا لہذا مین چاہتا ہون کہ یہہ امر مشروط نرہے اور ظاہر ہے کہ اس امر کی
حاجت بہی نہین ہے کیونکہ ہرگاہ اس مجلس مین سب اہل علم فراہم ہونگے تو انشاء اللہ تعالی یہہ جلسہ
شایستگی اور انتظام سے ہرگز خالی نہوگا اور جو نیازمند انگریزی سے کم واقف ہی اور فریقین کو کتاب
پر حوالہ کرنے اور عبارت کے دیکھنے کا اتفاق پڑیگا اسلیے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب اس امر مین میرے
شریک رہینگے پس آپ بہی کسی شخص کو جو اس کام کے لایق ہو اپنے لیے تجویز فرمائیے اور انجام گفتگو تک
یہہ بات ملحوظ رہے کہ ان چار شخصون کے سوا یعنے ایک آپ دوسرے وہ شخص جو اس امر مین آپ کا شریک
ہو اور ایک مین دوسرے ڈاکٹر صاحب اور کوئی شخص اس گفتگو مین دخل نہ دیوے اور زبان نہ
ہلاوے زیادہ نیاز ۲۴ جمادی الاخری سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۴

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت نامی نامہ میرے نیازنامے کے جواب مین
پہنچا اسکے مضامین مندرجہ بخوبی معلوم ہوئے بیشک اس امر پر راضی ہی کہ طرفین مین سے دو دو
آدمی اس مباحثہ مین داخل رہین چنانچہ مین نے بہی یہی آپ کی طرف ڈاکٹر صاحب کا ہونا

مجھکو قبول اور منظور ہے اور اپنی طرف مین سے پادری فرنچ صاحب کو تجویز کیا ہے پر آج پادری صاحب
موصوف تبدیل ہوا کے طور پر علیگڈھ وغیرہ کو تشریف لیے جاتے ہین دو مہینے کے عرصہ مین پھر آوینگے
اسلیے آپنے تک مباحثہ ملتوی ہے جسوقت پادری صاحب آوینگے جب مباحثہ کا جلسہ منعقد ہوگا اور جو بابت
اس قسم کے جلسون کے انعقاد کے وقت اکثر شائقین اور سامعین مجتمع ہو جایا کرتے ہین بس بلحاظ
کہ طرفین مین سے اکثر صاحب لوگ اور شہر کے باشندے اسوقت اکٹھے ہونگے پھر کسی کو مباحثہ
مین دخل نہین ہو سکتا ہان اگر کوئی مناسب بات یا کوئی شایستہ لفظ کسیکے ذہن مین گذرے
تو اسکو اظہار کی ممانعت نہین ہے لیکن مباحثہ مین دخل کرنے کی امتناع ہے کہ یہہ امر صرف
انہین دو دو شخصون پر جو مقرر ہوے ہین منحصر رہیگا ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب عمدہ کشیشان نامدار عمدہ علمای مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
الطاف نامہ مسرت رقیمہ نیاز کے جواب مین متضمن اسکے کہ چوتھی شرط کا انفساخ مجکو منظور ہے اور مباحثہ
مین طرفین مین سے دو دو آدمیون کا ہونا مستحسن ہے اور میان محمد وزیر خان صاحب ڈاکٹر کا
نیازمند کی طرف اور جناب پادری فرنچ صاحب کا اپنی طرف ہونا آپ کو منظور ہے اور آپکو اس
عذر سے کہ پادری فرنچ صاحب علیگڈھ کو تشریف لیجانے کا عزم رکھتے ہین دو مہینے کی
مہلت کی استدعا ہے اور مارچ کے پہنچنے کا شوق ما فیہا ہوا اگرچہ ہمارے مین نیازمند اس شہر مین
مسافرانہ قیام رکھتا ہے اور زیادہ ٹھہرنے مین اپنا حرج جانتا ہے اور مین نے سابق کہ نیازنامہ

مین آپ سے اسبات کی توضیح چاہی تھی کہ دوسری شرط سے آپ کی کیا مراد ہی سو آپ نے اسکا جواب قلم انداز فرمایا اب آپ کی عنایت اور مسافر نوازی کے بہروسے آپ سے تین امر کا مستدعی ہون اول یہہ کہ دو ہفتے کے سوا جسکی بابت آپکے ارشاد کے مطابق مہلت مقبول ہو چکی ہے دوسری مہلت نہ طلب کیجاوے دوسرے یہہ کہ جو کچہہ دوسری شرط سے آپ کا مقصود ہووے اُس سے مشروحاً اطلاع دیجاوے کہ اسکے بعد اُسکی پذیرائی کا ذکر کرون تیسرے یہہ کہ اِسی دو ہفتہ مین مجلس مباحثہ کے انعقاد سے تین چار دن پیشتر مکان کے تعین سے مجہکو مطلع فرمایئے اور سلامتی ہوا اُسکی جو مانے راہ کی بابت ۲۶ جمادی الاخری ۱۲۷۰ھ ہجری مطابق ۲۴ مارچ ۱۸۵۴ء

جناب مولویصاحب عالی مناصب والا مناقب سلامت نامی نامہ پہنچا اُسکا مضمون مندرجہ معلوم ہوا انشاء اللہ تعالیٰ پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانیکا عرصہ دو ہفتے سے متجاوز نہوگا یہہ اندیشہ اپنے دل مین نہ لایئے جسدن پادریصاحب موصوف تشریف لاوینگے آپکو اطلاع دونگا اور جلسہ کے لیے کٹرہ مین وہ مقام جسمین سابقاً مدرسہ تہا قرار پاویگا اور جلسہ کا وقت علی الصباح ساڑہے چہہ بجے سے آٹہہ بجے تک ہوگا کیونکہ صاحبان انگریز اس سے زیادہ بیٹہنے کے متحمل نہین ہوسکتے اور دن کا تعین آج نہین ہوسکتا اِسکی اطلاع بہی پادری فنڈر صاحب کے تشریف لانیکے وقت آپ کو دونگا اور دوسری شرط کی توضیح

پهر بهی کہ مین نے آپ کے اصرار کو جو آپ نے پہلے خط مین کیا تہا یعنی یہہ کہ نسخ و تحریف کے
مباحثے کے بعد جس مسئلہ پر طرفین کا اتفاق ہووے اُسکی گفتگو کیجاوے قانون دستور
قرار دیکر اپنے خط مین لکہا ہی کہ اولاً نسخ و تحریف کا مباحثہ کیا جاوے بعد اُسکے جو امر کہ
مختار فریقین کا ہووے اُسکی بحث درمیان مین آوے اور اُسکے بعد مین چاہتا ہون کہ
پیغمبر اسلام کی رسالت کی بابت بحث کیا جاوے اسطور پر کہ پہلے ان دلایل کو پیش کرین جو رسالت کی اثبات ہون تاریخ
جناب پادری صاحب زبدۂ کشیشان نامدار عمدۂ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اسکے کہ مہلت کی مدت دو ہفتہ سے متجاوز نہوگی اور جلسہ کا مقام
کہ اُس مکان مین جہان پہلے مدرسہ تہا مقرر ہوگا اور جلسہ کا وقت علی الصباح ساڑہے
چہہ بجے سے آٹہہ بجے تک مقرر کیا جائیگا مع اور مراتب کے پہنچا حال مندرجہ معلوم ہوا
پہلے فقرہ کے مضمون سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور دوسرے فقرہ کا مضمون بدل قبول
کیا گیا پر تیسرے فقرہ کے قبول کرنے مین دو وجہ سے عذر ہے پہلے یہہ کہ ظاہر ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُس جلسہ مین صرف ایک روز تشریف لائینگے سو ڈیڑہ گہنٹہ کے
عرصہ مین کہ اُسمین سے بہی آدہے گہنٹہ کے قریب لوگون کے انتظار وغیرہ مین ضایع
ہو جائیگا ایک مسئلہ بہی بخوبی منفصل نہ ہوگا چہ جائے کہ تین مسائل عظیمہ جنہین مباحثہ
کرنا آپکو مد نظر ہے تصفیہ پاوین دوسرے یہہ کہ اس مباحثہ مین ایسا نہین ہے

لدہین خواہ مخواہ جناب ڈاکٹر صاحب کی اعانت و شرکت کا خاص کر محتاج ہون اور جناب ممدوح
کو بھی مباحثہ کا چندان شوق نہیں ہے لیکن چونکہ شہر مین آنکے سوا کسی انگریزی دان
سے مجھکو تعارف نہیں ہے اور مناظرہ مین نقل کی تصحیح اور منقول عنہ کی طرف حوالہ
کرنے کی حاجت بالضرور پیش آتی ہے اسلیے مین نے چار و ناچار جناب ممدوح کو اپنا شریک
ٹھہرایا ہے سوا انکو اسوقت اسپتال کے کام سے فرصت نہیں ہے لہذا عرض ساہون
کہ جو آپ ہمت والا ایسے امور مین قوی رکھتے ہین اور اس اولوالعزمی کے سبب سارے
پادری صاحبون مین مشہور ہورہے ہین تو حق کے ثابت کرنے کیلیے ان دو باتون
کو ضرور قبول فرمائیے اول یہہ کہ مباحثے کے وقت مین کچھہ وسعت کر دیجیے اور سامعین
کا بہت لحاظ نہ کیجیے بلکہ سامعین کا اسیقدر لحاظ رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص
اپنے شوق سے جتنا چاہے بیٹھے اور جسوقت چاہے چلا جاوے پھر آپ تصفیہ سے پہلے نہ
اٹھیں اور انشاء اللہ اس صورت مین بھی سیکڑون عیسائی اور مسلمان اور ہندو
آخر جلسہ تک وہان موجود رہینگے گو بعضے امراء عالیشان تشریف لیجاوین اور اگر
ایک روز اسقدر محنت و مشقت آنجہاناً گوارا سے خاطر نہو تو جبتک مسایل مذکورہ کا تصفیہ
ہو ہر روز ڈیڑہ گھنٹہ مقرر کیجیے دوسرے یہہ کہ جلسۂ مذکورہ اتوار کے دن دس بجے
کے بعد ٹھہرایا جاوے کیونکہ اس دن متعلقان سرکار دولتمدار کو فرصت ہوتی ہے اور

اسوقت یعنی دس بجے کے بعد آپ اُس روز کی معمولی عبادت سے اور جناب ڈاکٹر صاحب
اسپتال کے کام سے اور سب لوگ یعنی کیا صاحبان عالیشان اور کیا رؤسا شہر
کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جاتے ہیں اور اگر آپ کو اتوار کے روز میں کچھ عذر ہووے
تو بجائے اُسکے کوئی دوسرا روز دوستی کے سبب سے مقرر فرمایئے زیادہ نیاز ۲۸ جمادی [الاول]
سنہ ۱۲ ہجری مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۵۳ء روز شنبہ

دوراندیش عالی جناب صاحب ذوالمناقب سلمہ گرامی نامہ پہنچا مدعا معلوم ہوا جو مقدمہ آپنے بیچ ذکر جلسہ
کی نسبت لکھے ہیں معلوم ہوئے یہہ جو آپنے گمان فرمایا ہے کہ بیچ جلسہ مقررہ میں صرف
ایک روز حاضر ہونگا گمان صحیح نہیں ہے بلکہ جب تک مسائل متنازعہ فیہ کی بحث طے ہوگی
حاضر ہوا کرونگا اور جتنے جلسے امور منظورہ کے تصفیہ کے لیے ضرور ٹھیرینگے منعقد ہونگے
پر جلسہ کا وقت و مقدار وہی رہیگا جو میں نے اپنے سابق کے عریضہ میں عرض کیا ہے
اور کچھ کیونکہ صاحبان انگلشیہ کے لیے اس قسم کے کاموں کے واسطے اُس سے
زیادہ کوئی وقت نہیں ہے اور اتوار کا دن جیسا کہ آپنے تجویز و درخواست کی ہے
ناممکن ہے اور ہر روز متواتر بھی جلسہ کا انعقاد دشوار ہے ہاں ہفتہ میں دو بار [تین بار]
البتہ ہوسکتا ہے اور یہہ امر کہ ہفتہ میں کون کون سے دن جلسہ ہوا کریگا پادری فنڈر [صاحب]
کے تشریف لانے کے وقت معین کر کے آپ کو اطلاع دونگا ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والامناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت
عنایت نامہ متضمن اینکہ پہنچا کہ جلسہ کے وقت مقرر کی تبدیل منظور نہیں ہے اور کہ [illegible]
بلکہ ہفتہ بہر میں دو یا تین بار جلسے ہوا کرینگے سو اسکے مضمون سے کمال تعجب ہوا اگر
آپ گفتگوی زبانی سے گریز فرماتے ہین جو نہ جلسہ کا وقت بڑہاتے ہین نہ اسکی
تبدیل منظور فرماتے ہین آپ خیال فرمائیے کہ باوجودیکہ مین مسافر ہون اور یہان
کے ٹہرنے مین اپنا سراسر ہرج جانتا ہون مین نے محض آپ کی درخواست پر جناب
پادری فرنچ صاحب کے تشریف لیجانے کے عذر سے کی تہی دو ہفتہ کی مہلت
منظور کر لی اور آپ باوصف اسکے کہ جناب ڈاکٹر صاحب میرے شریک کو وقت
منظور پر اسپتال کے کام کا عذر قوی ہے وقت نہین بدلتے ہین اور یہہ کہ صاحبان
عالیشان انگلش کو ایسے کامون کے لئے کوئی وقت مناسب تر اس سے نہین
ایک ضعیف سا عذر ہے کیونکہ اگر بالفرض صاحبان عالیشان انگلش تشریف نہ لاوین
تو بہی سیکڑون مسلمان اور عیسائی جلسہ مذکورہ مین شریک ہونگے علاوہ اسکے یہہ گفتگو
کچہہ صاحبان عالیشان انگلش کے تشریف لانے پر موقوف نہین ہے اور اگر آپکی
راے مین صاحبان مفخم الیہم کے تشریف لانے ہی پر اسکا مدار ہے تو غالباً آفتاب
کے غروب ہونے کے بعد صاحبان ممدوحین اور سب لوگون کو فراغت ہوتی ہے آگیا

وقت کو مقرر فرمائیے اور آپ اِس بات کو یقین جانیے کہ اگر ہم اِس شہر مین
جناب ڈاکٹر صاحب کے سوا اَور کسی معتمد انگریزی دان سے جان پہچان رکھتا ہوتا
تو بیشک اُسکو بہی شریک کر لیتا اور مین نے گفتگو بزبانی کو فقط اِس جہت سے اختیار
کیا ہے کہ اُسمین تحریر کی نسبت جلدتر انفصال ہو جاتا ہے اور یہہ بنظر کثرت مباحث
کے بہت ہی لایق و مناسب ہے سو جب ہم بہی ہفتہ مین دو بار یا تین بار اور وہ
بہی صرف ڈیڑہ گہنٹہ ٹہہری تو اُسکو کسی طرح تحریری گفتگو پر بیان نہین رہا
اور سننے والون کو بہی کچہہ مزہ نہ آئیگا اور ہر بار گفتگو محل و موقع پر منقطع ہوگی
اور دوسری بار پہلی گفتگو کا اعادہ کرنا ضرور پڑیگا اور ایک بڑی مدت جسکا
ہم بمسافرت کے باعث متحمل نہین ہو سکتا درکار ہوگی اِسلیے عرض رسا ہون کہ مستثنی
نوازشی فرماکر طلوع آفتاب سے دس بجے تک چہوڑ کر باقی تمام دن اور ساعات
مین جونسا وقت مناسب جانیے مقرر فرمائیے کہ وقت مذکور کے سوا سے ساری
رات اور سارے دن ہم حاضر ہین اور ہرگز کسی طرح کا عذر نہین اور براہ مہربانی
جب تک مسایل متنازعہ فیہ طے نہو لین ہر روز تشریف لایا کیجیے تا کہ گفتگوے مذکور
جہٹ پٹ چند روز مین تمام ہو جاوے اور اِس چند روز مین اگرچہ جناب
والا کو محنت پڑیگی پر اِس قسم کے کامون مین محنت کی برداشت کرنا آپکے اور صاحبان

یا دہی کے حسن اخلاق سے بعید نہین ہے اور اگر کسی عذر سے میری عرض قبول نہووے
تو اس صورت مین میرے اسی نیاز نامہ کو عریضہ آخری تصور فرماکے کل تک جمعہ
کی نماز سے پہلے ضرور بالضرور اسکا جواب عنایت فرمائے تاکہ مین اطلاع پاکے
اور اس امر سے ہاتہہ دہو کر اگر اتفاق پڑے اسی دن جمعہ کی نماز ادا کرکے نہین
تو انشاءاللہ دوسرے روز سنیچر کے دن دہلی کا عزم کرون اور بے فایدہ غفلت مین اپنی اوقات کا آپ زیادہ ہرجا دیکر الراقم
۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۶ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء   جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت
نامی نامہ پہنچا حالات مندرجہ معلوم ہوئے آپنے جو امر مباحثہ مین گریز کا لفظ میرے
ساتہہ منسوب کیا ہے ارباب تہذیب کی طرز تحریر کے خلاف ہے آیا کون امر آبات کا
مانع ہے کہ مین بہی آپ کو اس رد و بدل مین جو مباحثہ کے امور متعلقہ کی بابت میرے
اور آپ کے درمیان واقع ہے اس جہت سے کہ آپ میری مرضی کی باتین نہین
مانتے ہین گریز کے ساتہہ منسوب کرون مگر یہہ لفظ بہت نامناسب ہے مین نہین
لکہہ سکتا ہون یہہ جو آپ نے لکہا ہے کہ مباحثہ کا وقت دس بجے کے بعد سے دن
کو یا شروع شام سے مقرر کیا جاوے سو مین انشاءاللہ تعالیٰ اس امر کی نسبت
دو ایک صاحبون سے مشورہ کرکے جواب لکہونگا مین نے جو اپنے پہلے خطون مین
سے ایک خط مین یہہ بات لکہی تہی کہ نسخ و تحریف کے مباحثہ کے بعد آپ اپنے

پیغمبر کی رسالت کے بنا کی دلایل پیش کیجئیگا سو آپ انکی منظوری و نامنظوری کی بابت جو چاہیں لکھا اگر لکھ بھیجیے تو بہتر بتاریخ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

مولویصاحب عالی مناصب والامناقب سلامت

جو نیاز نامہ کہ مین نے کل آپکے خط کے جواب مین بھیجا ہے اسمین یہہ وعدہ کیا ہے
کہ مین آپ کے وقت تجویزہ کی بابت دو ایک صاحبون سے مشورہ کرکے آپ کو
جواب دونگا سو آج جس کسی سے اس امر کی بابت صلاح لی کسی نے اسوقت کو بہتر
نہ بتلایا اس صورت مین مباحثہ کا وقت وہی ہوسکتا ہے جو مین نے پہلے لکھا ہے
یعنی علی الصباح ساڑہے چہہ بجے سے اٹھہ بجے تک مگر جو آپ وقت مذکور مین ڈاکٹر
صاحب کی عدم فرصتی کا عذر بیان کرتے ہین اسلیئے مین نے ڈاکٹر ماری صاحب
سے اجازت لینی ضرور جانکر آج ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات کی اور ڈاکٹر
محمد وزیر خان صاحب کے لئے صبح کے وقت مباحثہ کے جلسہ مین شریک ہونیکی اجازت
مانگی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ہم انکو اجازت دینگے اور مباحثہ کے دن اسپتال
سے انکی غیر حاضری معاف ہوگی پس اب وقت کے باب مین آپ کا عذر باقی نرہا
الملا لکھا گیا مین کل کے بھیجے ہوئے خط کے جواب کا منتظر ہون امید ہے کہ ایکا اور اسکا دونونکا جواب عنایت ہو ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادریصاحب والامناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاحترام سلامت

دو قطعہ عنایت نامہ متضمن استدعا اس امر کے کہ نسخ وتحریف کے مباحثہ کے بعد

حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین مباحثہ کیا جاوے اور یہی مشعر
اس بات کے کہ آپ کی راے مین مباحثہ کے وقت کی تبدیل تحسین نہین ہے اور اسی لیے
آپ نے جناب ڈاکٹر مارہی صاحب سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لیے
اجازت حاصل کرلی ہے پیچھے اور دونون کے حالات منکشف ہوئے جناب من
جو اہل اسلام اور عیسائی لوگون کے درمیان نسخ وتحریف کے مسئلہ کے تثلیث اور
حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت کے مسئلہ مین اور مسائل متنازعہ کی نسبت زیادہ تر
نزاع واقع ہے اور اہل اسلام پہلے مسئلہ کا انکار اور دوسرے کی تسلیم اور عیسائی
اسکا عکس واجب جانتے ہین اور آپ نے اپنی بعض تالیفات مین انکار تثلیث کو آنحضرت صلعم
کی نبوت کے ابطال کی دلیل ٹھہرایا ہے اور آپ کی راے مین تثلیث کا مسئلہ
ابطال نبوت کے مسئلہ کا مدار ٹھہرا اس جہت سے نیازمند ایسا مناسب جانتا ہے
کہ دونون مسایل مذکورہ کے مباحثہ سے فارغ ہونے کے بعد اولاً تثلیث کے مسئلہ
مین اور ثانیاً حضرت خیر البشر صلعم کی نبوت مین مباحثہ کیا جاوے اور اگرچہ نیازمند
کو تبدیل وقت کے عدم استحسان کی کوئی وجہہ معلوم نہین ہوتی ہے اسلیے بلکہ
آپ کی وساطت سے جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب کے لیے اجازت حاصل ہوگئی
مین نے آپ کی درخواست کو بکمال رضامندی قبول کیا اب انشاء اللہ تعالے

جلسہ کے انعقاد کے روز اسی وقت پر حاضر ہونگا مگر جیسا مین نے ۲۰ مارچ کے خط مین عرض
کیا ہے آپ کو مسائل متنازعہ کے طی ہونے تک اتوار کے سوا ہر روز مباحثہ کے جلسہ مین تشریف
لانا ہوگا البتہ اتوار کے روز مین آپ کی تکلیف کا روادار نہین ہون اور اگر آپ
کی طرف سے اتوار کے سواے ہر روز تشریف لانے کے باب مین کچھہ عذر نکیا گیا
تو نیاز مند کی جانب سے بہی ہرگز کچھہ عذر نہوگا صرف مسافرت کے باعث سے
شرط مذکور کی اجابت کے لئے بار بار تصدیع دی گئی ہے زیادہ نیاز فقط ۲ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ
مطابق یکم اپریل ۱۸۸۹ء جناب مولوی صاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت
سامی نامہ میرے دو نیاز ناموں کے جواب مین پہنچکر کاشف حالات ہوا آپ نے
جو ایک وجہہ غیر ضروری کی بناء پر یہہ بات لکہی ہے کہ تثلیث کا مباحثہ پیغمبر
اسلام کی نبوت کے مباحثہ پر مقدم کیا جاوے سو اگرچہ حق تو یہہ تہا کہ ہرگاہ
مین نے آپ کے امور مجوزہ کو مسلم التقدیم رکہکر مان لیا ہے آپ بہی اس امر کی
نوبت مین نے آپ کے تجویزی امرون کے طی ہونے کے بعد تجویز کی ہے اسکے محل
و موضع سے تجاوز نہ کرتے لیکن اس جہت سے کہ مجہکو تثلیث کے مباحثہ سے کسی طرح
کا عذر نہین ہے نبوت کی بحث پر تثلیث کی بحث کی تقدیم اس شرط سے قبول
ہے کہ آپ نبوت کے مباحثہ کے ختم ہونے تک مستعد رہکر متوجہ تمام اس کام مین مصروف

رہین آپنے جو ہر روز جلسہ مباحثہ مین میرے حاضر ہونے کی نسبت لکھا ہے مین پہلے ہی
آپ کے خط مکتوبہ ۲۲ مارچ کے جواب مین لکھہ چکا ہون کہ میرا اور دونوں صاحبوں کا ہر روز
حاضر ہونا نا ممکن ہے پر ہان ہفتہ مین کئی دن مباحثہ کے جلسہ مین حاضر ہونے کے
لیے مقرر کیے جاوینگے اور یہہ بات پادری فرنچ صاحب کے تشریف لانے پر منحصر ہے
احتمال ہے کہ پہلے ہفتہ مین دو روز سے زیادہ جلسہ منعقد نہ ہو کیونکہ اس ہفتہ مین
مسیح کی مصلوبیت کا دن ہے پر مابعد کے ہفتون مین غالباً ہر ہفتہ مین تین
یا چار روز اس کام کے لیے مقرر کیے جاوینگے ۱۳ اپریل ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماے مسیحیان فی والاقتدار سلامت

عنایت نامہ پہنچا مضمون مندرجہ معلوم ہوا آپ نے جو لکھا ہے کہ نبوت کے مباحثہ
پر تثلیث کے مباحثہ کی تقدیم اس شرط سے مقبول ہے کہ تا زمینِ مباحثہ نبوت کے
اختتام تک بتوجہ تمام مصروف رہیے اور یہہ کہ آپ پہلے ہفتہ مین اس عذر سے
کہ اسمین جناب مسیح علیہ السلام کی مصلوبیت کا دن ہے دو بار سے زیادہ
تشریف نہ لاوینگے اور مابعد کے ہفتون مین تین یا چار بار تشریف لایا کرینگے
سو جناب من نیازمند کو آپ کی شرط قبول ہے اور تثلیث کے مباحثہ سے فارغ ہونے
کے بعد جب تک کہ نبوت کا مباحثہ ختم نہ ہو چکے مین آپ کے ارشاد کے مطابق

بتوجہ تمام مصروف رہونگا اور جسوقت تک کہ آپ کی جانب سے عذر وقوع مین
آدیگا ہرگز عذر نکرونگا لیکن جو چار سکون کے طی ہونے مین عرصہ لگیگا اور
بندہ مسافر ہے اور پہلے ہفتہ مین آپکے عذر کو قبول کرلیا ہے اسلئے امیدوار
ہون کہ مابعد کے ہفتون مین اگر ہر روز تشریف لانا نہوسکے تو اس کام کے
لئے چار دن سے کم یہی مدت نہ مقرر ہو ۵ رجب المرجب ۱۲۷۰ھ مطابق
۴ اپریل ۱۸۵۴ع

جناب مولوی صاحب والا مناقب عالیمنا صب سلامت
آپکی کتاب ازالۃ الاوہام جو آپ کی تالیف ہے میرے مطالعہ مین تھی کہ ۵ صفحہ
آخر مین یہہ فقرہ دیکھنے مین آیا کہ اینچہ پادری فانڈر صاحب در حل الاشکال مے نگارد
قرار کردہ بتی بت پرستی بظہور رسیدہ از اعجب افادات ہست یعنی جیسا پادری
فانڈر صاحب نے حل الاشکال مین لکہا ہے کہ کسی نبی سے بت پرستی ظہور مین نہین
آئی اچنبھے کی بات ہے جو مجھے یہہ بات یاد نہین ہے کہ مین نے ایسا لکہا ہو اور
آپ نے اپنی کتاب مین حل الاشکال کے صفحہ کا حوالہ نہین کیا ہے کہ وہان
دیکھہ لیتا اسلیئے آپ کی عنایت سے امیدوار ہون کہ حل الاشکال کے اس صفحہ
کا پتہ جسمین مین نے ایسا لکہا ہے لکہہ بھیجے فقط ۵ اپریل ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوالاقتدار سلامت

عنایت نامہ پہنچا مضمون معلوم ہوا کرم فرمائے من ہر گاہ چار مسئلون مین
جو اہل اسلام اور مسیحیون کے مسائل متنازعہ فیہ مین اعلی تر ہین بالمشافہہ
مباحثہ ٹھہرا ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ ان مسائل کے طے ہونے تک اور کسی
مسئلہ مین جو محض اجنبی ہو مباحثہ تحریری درمیان مین نہ آوے بلکہ اولاً
مسائل مذکورہ کا طے ہونا جانبین کو ملحوظ رہے ہان اسبات کی ممانعت
نہین ہے کہ اگر احد الفریقین طرفثانی کی تالیفات مین کسی جگہہ کسی امر پر
جو پوچھنے کے لایق ہو اور انہین چار مسئلون سے علاقہ رکھتا ہو اطلاع
پاوے تو بلا تامل مباحثہ کے وقت اسی مسئلہ کی بحث کے اثنا مین جس سے
امر مذکور متعلق ہو اسکو پیش کرے اور اسکی جوابدہی جانب مقابل کے ذمہ
واجب ہوگی لیکن جو آپ مسائل مذکورہ کے طے ہونے کے بعد تحریراً یا تقریراً
کسی امر کا استفسار فرماوینگے تو بلا عذر بسر و چشم کمال رضامندی سے سنکر
اپنی استطاعت کے موافق اسکا جواب دونگا اور جو امر آپ سے دریافت
کرنے کے قابل جانونگا دریافت کرونگا زیادہ نیاز ۷ رجب سنہ ۱۲۷۰ مطابق

۶ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ

جناب مولوی صاحب عالیشان صاحب والا مناقب سلامت
کل رات کو پادری فنج صاحب تشریف لائے اور مباحثہ کا جلسہ اپریل کی دسویں
اور گیارہویں تاریخ بروز دوشنبہ کے دن وقت مقررہ پر اسی مکان میں جو تجویز
ہو گیا ہے دونوں روز بلا فصل ٹھہرا اور اُسکے بعد اُس ہفتہ میں اُسی وجہ سے جو
سابق میں عرض کر چکا ہوں بعدیم الفرصتی رہیگی اور جلسہ دوسرے ہفتہ میں منعقد
ہوگا اطلاعاً لکھا گیا اور مسائل متنازعہ فیہ میں اس ترتیب سے گفتگو ہوگی کہ پہلے
جیسا کہ آپکو منظور ہے مسیح اور تحریف اور الوہیت اور تثلیث میں آپ اعتراض
کیجیگا اور بندہ جواب دیگا اسکے بعد پیغمبر اسلام کی ثبوت میں بندہ معترض اور آپ
مجیب ہونگے فقط دوسرا خط جو میں نے حل الاشکال کے صفحے کے استفسار میں بھیجا تھا
شاید آپ نے اسکا مضمون میری مراد کے خلاف سمجھے کہ اُسکا جواب اور طرز پر
عنایت فرمایا اُسکی اصل حقیقت اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہے کہ بندہ چند روز
سے کتابات ازالۃ الاوہام کی سیر و مطالعہ کیا کرتا ہے اُسدن جو فقرہ معلوم
اسمیں دیکھا ہر چند جو مدلل پیر اتنا آیا کہ میں نے حل الاشکال میں ایسا لکھا ہو لا
تکلّف آپ سے استفسار کیا کہ معلوم ہو وے کہ میں نے کیا لکھا ہے مانحن
الکہ امور مجوزہ کو اُس سے کچھہ علاقہ نہیں ہے میں اِسبات پر بخوشی تمام لکھی

ہوں کہ آپ میری تالیف کی ہوئی کتابوں میں سے جس امر پر اعتراض رکھتے ہوں مباحثہ کے وقت اسکو پیش فرماویں بشرطیکہ وہ امر مسائل متنازعہ کے ساتھ علاقہ اور نسبت رکھتا ہو جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے فقط ۸ اپریل سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب پادری صاحب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علمای مسیحیان ذوالاقتدار سلامت عنایت نامہ متضمن اسکے کہ مباحثہ کا جلسہ اپریل مہینے کی دسویں اور گیارہویں تاریخ پیر اور منگل کے دن علی التواتر وقت مقررہ پر آسی مکان میں جو تجویز ہو چکا ہے قرار پاویگا پہنچا مضمون معلوم ہوا عنایت فرمائے من میں آپ کے ارشاد کے مطابق دونوں روز متواتر وقت مذکور میں مکان معلوم پر حاضر ہونگا اور آپ کی تحریر کے موافق ترتیب وار چاروں مسئلوں میں گفتگو کیجاویگی فقط نیاز ۹ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ روز شنبہ

دوسری قسم نسخ میں ۱۱ رجب سنہ ۱۲۷۰ ہجری اور ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ع کو صبح کے وقت پیر کے دن مباحثہ کا پہلا جلسہ عبدالمسیح کترہ میں ٹھہرا اور اس جلسہ میں جناب اسمتھ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب کرسچن صاحب بہادر سیکریٹری صدر بورڈ آف ریونیو اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریٹ علاقہ

ئرج اور جناب لیڈلی صاحب بہادر مترجم سرکاری اور جناب کنیش ولیم کلس صاحب
اور جناب مفتی حافظ محمد ریاض الدین صاحب اور جناب مولوی فیض احمد صاحب
سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب مولوی
امیر الله صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام صاحب اکبر آباد
کی جامع مسجد کے امام اور جناب منشی خادم علی صاحب مہتمم مطلع الاخبار
اور جناب مولوی سراج الحق صاحب تشریف رکھتے تھے اور آور لوگ بھی
مسلمان اور عیسائی اور ہنود پانچ سو چھ سو آدمی کے قریب موجود تھے کہ اول
پادری فانڈر صاحب نے کھڑے ہو کر آواز بلند یہ باتیں کہیں کہ جاننا چاہیے
کہ یہہ مباحثہ اس سبب ٹھہرا ہے کہ مولویصاحب اسکے مستدعی ہوئے اگرچہ
میرے نزدیک اسمین چندان فائدہ نہ تھا پر انکی استدعا کے موافق مین نے
قبول کیا اور چاہا کہ دین عیسوی کی حقیت کی دلیلین اہل اسلام کے آگے بیان
کرون اور مباحثہ نسخ و تحریف اور مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور محمد
کی رسالت اور قرآن کی حقیت مین ہوگا اس طور پر کہ پہلے چار مسئلون
مین بندہ مجیب اور مولویصاحب معترض اور اخیر کے دو مسئلون مین مولوی صاحب
مجیب اور بندہ معترض ہوگا اور پادریصاحب یہ باتیں کہکر بیٹھ گئے اب

مولوی صاحب نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری فصل کی یہہ دو عبارتین
پیش کین پہلی یہہ عبارت جو صفحہ ۱۴ مین ہے اِس باب (یعنی نسخ)
مین قرآن اور اسکے مفسر دعوے کرتے ہین کہ جس طرح زبور کے آنے سے
توریت اور انجیل کے آنے سے زبور منسوخ ہوئی اِسی طرح انجیل بھی قرآن
کے ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی دوسری یہہ عبارت جو صفحہ ۱۶ مین ہے
پھر اِس حالت مین محمدیون کا دعوے بے اصل دیکھا ہے جو کہتے ہین کہ
زبور توریت کو اور انجیل ان دونون کو منسوخ کرتی ہے اور فرمایا کہ آپ
اِس دعوی کو قرآن اور قرآن کے مفسرون کی طرف نسبت فرماتے
ہین حال آنکہ نہ قرآن مین کسی جگہہ ایسا ذکر آیا اور نہ کسی تفسیر مین
یہہ بات مذکور ہے بلکہ اسکے برخلاف سورہ بقر کی ۸۱ آیت ولقد آتینا
موسی الکتاب الآیہ کی تفسیر کے نیچے فتح العزیز مین ایسا لکھا ہے اور موسی
کے پیچھے بھیجے اور رسولون کو بھیجا جو حضرت یوشع اور حضرت الیاس
اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت عزیر اور
حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم چار ہزار آدمی تھے

اور یہہ سب موسیٰ ؑ کی شریعت پر گذرے ہین اور انکے بھیجنے سے اسی
شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا جو بنی اسرائیل کی بیدینی اور
کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء کی تحریفات کے سبب متغیر
ہو چلے تھے اور سورہ نساء کی (۱۶۱) ایت کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے
نیچے وآتینا داؤد زبورا تفسیر حسینی مین یون لکہا ہے اور ہمنے داؤد
کو کتاب دی جسکا نام زبور تھا وہ کتاب جناب الہی کی حمد وثنا پر مشتمل
اور اوامر و نواہی سے خالی تھی بلکہ داؤد ؑ کی شریعت وہی توریت
کی شریعت تھی انتہی اور ایسا ہی اہل اسلام کی اور کتابون مین بتفرقہ
لکہا ہے پادری صاحب نے سنکر فرمایا کہ آپ انجیل کو منسوخ بتلاتے ہین
یا نہین مولوی صاحب نے فرمایا بلا شبہہ ہم انجیل کو ان معنون سے
جنکا اظہار کیا جاویگا منسوخ جانتے ہین پر آپ کا یہہ دعوے دونون
جگہہ غلط ہے پادری صاحب نے کہا کہ جتنے مسلمانون سے جنکے ساتہہ
گفتگو کا اتفاق ہوا یہہ بات سنی ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپکے
انصاف سے بہت بعید ہے کہ کسی مسلمان سے کچہہ سنکر آپ قرآن
اور تفسیر کی طرف اسکو نسبت فرما دیں بہرحال اسکی غلطی مین کچہہ شک

نہین ہے پادری صاحب نے فرمایا خیر مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ بلا نسخ
کے معنی جو اہل اسلام کی اصطلاح مین مقرر ہین اور اُسکے محل کو (یعنی
اسبات کو کہ نسخ کہان کہان واقع ہوتا ہے) کسی اسلامی کتاب مین دیکھا ہے
یا نہین پادریصاحب بولے آپ بیان کیجیے سو مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے
نزدیک نسخ صرف اوامر اور نواہی مین ہوا کرتا ہے جیسا تفسیر معالم التنزیل
مین لکھا ہے کہ والنسخ انما یعترض علی الاوامر والنواہی دون الاخبار
جسکا حاصل یہہ ہے کہ نسخ قصص واخبار مین نہین ہوتا بلکہ صرف اوامر
اور نواہی مین آیا کرتا ہے سو ہم لوگ خبرون اور قصون مین ہرگز نسخ کے
قایل نہین ہین اور نہ امور عقلیہ قطعیہ مین جیسا یہہ کہ خدا موجود ہے نسخ
جایز جانتے ہین اور نہ امور حسیہ مین مثلاً دن کی روشنی اور رات کی
تاریکی نسخ کے قایل ہین اور اوامر و نواہی مین بہی تفصیل ہے کیونکہ اولاً
یہہ بات ضرور ہے کہ وہ امر و نہی ایسے حکم علی سے متعلق ہووے جو وجود
و عدم کا احتمال رکھتا ہو پس اُس حکم مین جو واجب ہووے مثلاً خدا پر
ایمان لانا یا ممتنع ہووے جیسا شرک اور کفر ہم ہرگز نسخ کے قایل نہین بنیں
وہ حکم علی جو وجود و عدم کا احتمال رکھتا ہو اُسکی بہی دو قسم ہین ایک ایسی

جیسا خدا تعالے کا قول ہے ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا یعنے اور نہ مانو انکی گواہی
کبھی سو اس قسم مین بہی ہم نسخ کے قائل نہین ہین دوسرے غیر دائمی اور
پہر وہ ایسی بہی دو قسم پر ہے ایک موقت جیسا اللہ تعالے نے فرمایا ہے فاعفوا
واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ یعنے سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاو جب تک
بھیجے اللہ اپنا حکم اور اس قسم مین بہی وقت معین سے پہلے ہم نسخ روا نہین
رکہتے دوسرے غیر موقت یعنی مطلق سو اس قسم مین البتہ اس طور پر نسخ کے
قائل ہین کہ علم الہی مین یہہ بات مقرر تہی کہ فلانے وقت تک یہہ حکم نافذ
رہیگا مگر اُس حکم مین وقت کا بیان نہ ہوا تہا سو جب وہ وقت آپہنچی
خدا نے دوسرے حکم مین جو بظاہر حکم اول کے مخالف معلوم ہوتا ہے اُسکا
بیان ہوگیا پس اِس دوسرے حکم مین گو بظاہر ہم قاصر العلم آدمیون کے
نزدیک تبدیل معلوم ہوتی ہے پر حقیقت مین اور خدائے تعالی کی نسبت
حکم اول کی مدت کا بیان ہے نہ تبدیل اُسکی مثال بلا تشبیہ یہہ ہے کہ مثلاً کوئی
امیر کسی شخص کو حکم دے کہ تو یہہ کام کرتا رہ اور ظاہر مین کوئی مدت
مقرر نکرے پر اُس امیر نے اپنے دل مین یہہ بات ٹہرالی ہو کہ بیس سال
ہر اُس سے کام لونگا اور جب بیس برس گذر جاوے اُسکو اُس خدمت

سے معزول کر دے پس یہہ ظاہر مین شخص معزول کے نزدیک تبدیل ہے
اور حقیقت مین اور اُس امیر کی نسبت تبدیل نہین ہے یا اسکی مثال اسطرح
پر ہے کہ گرمی کے موسم مین حکام وقت کے حضور سے ملازمان کچہری کو صبح
کے وقت کچہری مین حاضر ہونے کا حکم صادر ہوتا ہے اور حکام کو منظور
یہی ہوتا ہے کہ موسم مذکور تک یہہ دستور رہیگا اگرچہ ظاہر مین تصریح
نہ فرمائی ہو پس جب وہ موسم گذر گیا اور کوئی حکم اُس حکم کے خلاف صادر
ہوا تو حقیقت مین یہہ دوسرا حکم پہلے حکم کی تغیر و تبدیل نہین ہے بلکہ اُسی
پہلے حکم کی مدت کا بیان ہے پس اس تقریر کے مطابق اہل اسلام کے اصطلاح
نسخ سے ایسے حکم عملی مطلق کی مدت کی انتہا کا بیان مراد ہے جو وجود و عدم
کا احتمال رکھتا ہو اور ہمارے وہمون مین اُسکا دوام سمجھا جاتا ہو پادریصاحب
نے فرمایا کہ ان معنون سے انجیل کا کون کون سا حکم آپ کے نزدیک
منسوخ ہے مولویصاحب نے فرمایا جیسا طلاق کا ناجایز ہونا اور مثل
اسکے پادریصاحب بولے کیا آپ کے نزدیک ان معنون سے ساری انجیل
منسوخ نہین ہے مولویصاحب نے فرمایا نہین ان معنونکر ساری انجیل
منسوخ نہین ہے کیونکہ اُسمین مرقس کے ۱۲ باب کے ۳۰ و ۳۱ درس مین جو

حکم یہہ ہے اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری
جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر
اول حکم یہی ہے اور دوسرا جو اُسکی مانند ہے یہہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی
کو اپنے برابر پیار کر اُن سے بڑا اور کوئی حکم نہیں ہے انتہی اور ہم اس حکم کو
منسوخ نہیں بتلاسکتے پادری صاحب بولے کہ انجیل ہرگز منسوخ نہیں ہو سکتی
کیونکہ لوقا کے اکیسویں باب کی ۳۳ آیت میں مسیح کا یہہ قول لکھا ہے آسمان
اور زمین ٹل جائینگے لیکن میری باتیں نہ ٹلینگی انتہی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ یہہ حکم عام نہیں ہے بلکہ صرف اُس پیشین گوئی کی بابت ہے جو بیان
مسیح نے اُس درس کے پہلے ذکر فرمائی ہے اور اُسکے معنی یہہ ہیں کہ اگر بالفرض
آسمان و زمین ضایع ہو جاویں پر میری باتیں اِس پیشین گوئی کی
بابت ہرگز زایل نہونگی پادری صاحب نے فرمایا نہیں عام ہے اُسپر
ڈاکٹر صاحب نے ڈوالی اور رچرڈ مینٹ کی تفسیر کی وہ عبارت جو متی کے
۲۴ باب کے ۳۵ درس کی شرح کے ذیل میں لکھی ہے دکھلائی کیونکہ
درس مذکور لوقا کے ۲۱ باب کے ۳۳ درس کے مطابق ہے اُس عبارت
کا ترجمہ یہہ ہے کہ بشپ پیرس کہتا ہے کہ اُسکی مراد یہہ ہے کہ میری یہ پیشین

گوئیان یقیناً پوری ہونگی اور دین استاین ہوپ یہہ کہتا ہے کہ اگرچہ
آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت تبدیل کے قابل نہین ہین
تو بھی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری بتین گوئیان اِن چیزون کی
بابت استوار ہین وے سب مٹ جائینگی پر میری باتین اِن پیشین گوئیو
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہے اُسکا ایک
شوشہ مطلب سے متجاوز نہوگا انتہی پادریصاحب نے کہا کہ اِن مفسرونکا
لکھنا ہمارے دعوی کا مانع نہین ہے کیونکہ یے مفسر لوگ کچھہ یہہ نہین
کہتے کہ یے پیشین گوئیان زایل نہونگی اور باقی اور سب زایل ہوجائیگا
ڈاکٹر صاحبنے فرمایا کہ یہان اِسبات کا لکھنا درس سے کیا علاقہ رکھتا تھا
جو مفسر اُسکی تشریح کرتا پادریصاحب نے فرمایا نہین یہہ عام ہے ڈاکٹر صاحبنے
ارشاد کیا کہ ہمنے اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے دو گواہ پیش کئے
اور آپ بے گواہ عموم کا دعوی کیئے جاتے ہین اسکا پادریصاحب نے کچھہ
جواب نہ دیا اور فرمایا کہ پطرس کے پہلے خط کی ۲۳ فصل مین لکھا ہے
کہ تم نہ تخم فانی سے بلکہ غیر فانی سے یعنی خدا کے کلام سے جو ہمیشہ زندہ
اور باقی ہے سر نو پیدا ہوئے انتہی پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا

کلام ہمیشہ زندہ اور باقی رہتا ہے اور منسوخ نہیں ہوتا ہو مولویصاحب نے
فرمایا کہ ایسا ہی کچھہ اشعیا کے ۴۰ باب کے ۸ درس مین بہی واقع ہوا ہے
اور آپ نے اسکو بہی میزان الحق مین جناب پطرس کی عبارت کے ساتہہ
نقل کیا ہے اور وہ درس یہہ ہے گہاس تو مردہ ہوتی اور پہول کمہلا
جاتا ہے پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ہے انتہی سو اس قول
مین بہی لفظ ہمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ہے واقع ہوا ہے پس
اس سے آپ کے گمان کے موافق یہہ بات لازم آتی ہے کہ توریت کا بہی
کوئی امر دینی منسوخ نہو حالانکہ توریت کے سیکڑوں حکم عیسائی
مذہب مین منسوخ ہوگئے ہین پادریصاحب نے فرمایا ہان توریت
تو منسوخ ہے پر ہمارا کلام توریت مین نہین ہے مولویصاحب نے
فرمایا کہ ہمارا مقصود یہی ہے کہ پطرس کے کلام سے آپ کا مطلب نہین
نکلتا بلکہ پطرس کی سی بات اشعیا نے بہی کہی ہے اور پہر بہی آپ انمین
نسخ واقع ہونے کے قایل ہین پادریصاحب نے فرمایا کہ ہمنے پطرس کا کلام
تائید کے طور پر ذکر کیا تہا اور ہماری دلیل وہی مسیح کا قول ہے مولویصاحب
نے فرمایا وہ تو اس پیشین گوئی کی بابت ہے جو اس سے بیشتر مذکور ہے

علاوہ اسکے متی کے پانچویں باب کے اٹھارہویں درس میں اسی قول کے
موافق جناب مسیح نے توریت کے حق میں یہی فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جاوینگے
ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھہ پورا
نہو لیتی اور باوجود اسکے توریت کے احکام منسوخ ہوگئے ہیں پادری صاحب
نے فرمایا کہ توریت میں ہمارا کلام نہیں ہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
نے فرمایا کہ کسواسطے آپ توریت میں کلام نہیں کرتے حال آنکہ ہم
انجیل و توریت کو یکسان جانتے ہیں اور آپ نے میزان الحق کے
پہلے باب کی دوسری فصل کے عنوان میں یون لکھا ہے کہ انجیل
و عہد عتیق کی کتابیں کسی وقت میں منسوخ نہیں ہوئی ہیں پادری صاحب
بولے ہاں وہان تو مین نے لکھا ہے پر اسوقت مولوی صاحب سے صرف
انجیل میں میرا کلام ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حواریوں کے عہد میں
توریت کے احکام منسوخ ہونے کے بعد چار چیزیں حرام رہی تھیں بتون
کی قربانیاں اور خون اور گلا گھونٹا جانور اور زنا اور اب زنا کے سوا
اُن چیزون کی حرمت بھی باقی نہیں رہی پس انجیل میں بھی نسخ واقع

ہوا پادریصاحب بولے ان چیزون کی حرمت ہمارے علماؤن مین مختلف فیہ ہے بعضے عالم تو ان چیزون کی حرمت کے منسوخ ہوجانے کے قایل ہین اور بعضے نہین اور ہم تو ان کی قربانیون کو اب تک حرام جانتے ہین مولویصاحب نے کہا کہ پولوس مقدس رومیون کے ۱۴ باب کے ۱۴ درس مین یون فرماتے ہین مجھے خداوند یسوع سے معلوم ہوا اور مین نے یقین جانا کہ کوئی چیز آپ سے ناپاک نہین لیکن جو اسکو ناپاک جانتا اسکے لئے ناپاک ہے اور ططس کے ۱ باب کے ۱۵ درس مین لکھا ہے کہ پاک لوگون کے لئے سب کچھ پاک ہے پر ناپاک اور بے ایمانون کے لئے کچھ پاک نہین اور ان سب باتون سے ان چیزون کا حلال ہونا معلوم ہوتا ہے پادریصاحب نے فرمایا کہ انہین آیتون کے لحاظ سے بعضے عالمون نے امور مذکورہ کی حلت کا فتوی دیا ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ جناب مسیح کا حکم اور انجیل متی کے ۱۰ باب کے ۵ و ۶ درس مین حواریون کی بابت یون ہے ان بارہون کو یسوع نے فرما کے بھیجا کہ غیر قومون کی طرف نہ جانا اور سامریون کے کسی شہر مین نہ جانا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے پاس جاؤ اور جب

آن لوگون کے حق مین مرقس کے ۱۶ باب کے ۱۵ ورس مین یہہ حکم لکہا ہے کہ تمام دنیا
مین جاکر ہر ایک مخلوق کے سامہنے انجیل کی منادی کرو پس دوسرا قول پہلے قول
کا ناسخ ہے پادری صاحب بولے کہ پہلے حکم کو خود مسیح نے موقوف کر دیا ہے مولوی صاحب نے
فرمایا کہ اگرچہ خود مسیح نے موقوف کر دیا پر اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ مسیح کے قول مین
نسخ جایز ہے اور آپ کے کلام مین ایک اور خلجان بہی ہے اگر اجازت ہو تو
عرض کرون پادری صاحب بولے فرمایئے مولوی صاحب نے کہا آپ نے لکہا ہے کہ
اِس دعوے کا باطل ہونا کہ گویا قران کے ظاہر ہونے سے انجیل او پہلے عہد کی کتابین
منسوخ ہوگئین دو وجہ سے ثابت ہے اول وجہ یہہ کہ نسخ مان لینے سے دو نقص
لازم آتے ہین اولاً یہہ کہ گویا خدا کا ارادہ یون ٹہہرا تہا کہ توریت کو دیکر
ایک اچہا اور فایدہ مند کام کرے پر نہ ہو سکا پہر اُسکے بعد اُس سے بہتر زبور
دی جب اُس سے بہی مطلب نہ نکلا تو اُسکو بہی منسوخ کرکے انجیل دی جب اُس
سے بہی فایدہ نہوا آخر کو قران سے مطلب پورا کیا خدا کی پناہ جب کبہی
ایسا خیال دل مین لایا جاوے تو خدا کی حکمت و قدرت باطل ہو گئی بلکہ خدا
بادشاہ اور ناسمجہہ اور ناتوان آدمی کی مانند ہوگا کیونکہ ایسا امر صرف
آدمی کی ناقص ذات مین ہو سکتا ہے نہ کہ خدا کی کامل ذات مین ثانیاً اگر وہ

بات نہین کہہ سکیے تو منسوخ ہونے کے قاعدہ سے یہہ خیال لازم آتا ہے کہ
خدا نے چاہا کہ ناقص چیز جو مطلب کو نہ پہنچا وے دیوے اور بیان کرنے
پر کیونکر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسے جہوٹے ادنا کا خیال خدا کی قدیم ذات
و کامل صفات کے حق مین کرے انتہی حالانکہ یہہ دونون نقص نسخ کے
معنی اصطلاحی کی روسے مسلمانون پر نہین بلکہ عیسائیون اور مقدس پولوس
پر لازم آتے ہین کیونکہ پولوس نے عبرانیون کے ۷ باب کے ۱۸ اور ۱۹ درس مین
یون لکہا ہے کہ پس اگلا حکم اسلیئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اٹہہ گیا اور عبرانیون
کے ۸ باب کے ۷ و ۱۳ درس مین یہہ لکہا ہے کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب
ہوتا تو دوسرے کی جگہہ کی تلاش ہوتی اور جب اسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا
ٹہرایا اور وہ جو پرانا اور دنی ہے مٹنے کے نزدیک ہے پس یہان مقدس پولوس
توریت کے احکام کو ضعیف اور بیفائدہ اور منسوخ فرماتے ہین اور توریت
کو پرانا اور عیب دار اور مٹنے کے نزدیک بتلاتے ہین پادریصاحب
سنکر چپ ہو رہے اور کچھہ جواب ندیا مولویصاحب نے فرمایا کہ جناب نے
جو نسخ کے محال ہونیکی بابت چند صفحے لکہے ہین انہو سے نکال ڈالنے
کے لایق ہین کیونکہ نسخ کے معنون سے جو اہل اسلام کی اصطلاح مین

مشہور ہے مین انکو کچہہ مناسبت نہین ہے اسپر پادری فرنچ صاحب نے
فرمایا کہ ہم سابق مین (یعنی سابق کی گفتگو مین) کہہ چکے ہین کہ توریت کے وہی احکام منسوخ ہوے ہین
جو مسیح کی ذات تک تھے اور انکا نسخ مناسب تہا کیونکہ مسیح نے انکو پورا
کیا ہے مثلاً پیشین گوئیان جو مسیح کے حق مین تہین منسوخ نہین ہوئین اور
اسکے بعد انجیل ہاتہہ مین لیکے عبرانیون کے ۱۰ باب کے اول آیت سے
۴ درس تک یہہ عبارت پڑہی شریعت جو آنیوالی نعمتون کی پرچھائین
ہے اور ان چیزون کی حقیقی صورت نہین ان قربانیون سے جو وے
ہر سال ہمیشہ گذرانتے انکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین کر سکتی
نہین تو وے قربانی گذراننے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایکبار
بار پاک ہوکے آگے کو اپنے تئین گنہگار نہ جانتے پر قربانیان ہر برس برس
گناہون کو یاد دلاتی ہین کیونکہ ہو نہین سکتا کہ بیلون اور بکرون
کا لہو گناہون کو مٹاوے اسلیے وہ دنیا مین آتے ہوے کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر کو تو نے نہ چاہا پر میرے لیے ایک بدن طیار کیا ہے سوختنی
قربانی اور ان قربانیون سے جو گناہ کے لیے ہین تو راضی نہوا الخ
پس اس قول کے موافق توریت رمز رکہتی ہین مسیح کی طرف اشارہ

تعیین اور مسیح کے آنے کے بعد سے سب یہ بہی ہو بہو اور مصداق انکی یون
سے مدینی نہ تہا اور انجیل مین کسی شخص کی طرف اشارہ نہین ہے جسکے
آنے سے انجیل منسوخ ہو جاوے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے فرمایا
کہ ٹہیک ہے لیکن مسیح کے آنے سے توریت کے احکام پورے ہوگئے
تو جو حکم کہ مسیح سے پہلے موقوف ہوگئے ہین انکو لا بد منسوخ کہنا پڑیگا
پادری فنڈر صاحب بولے وہ کونسا حکم ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
ذبح کا حکم جو قرانین کے ۱۷ باب مین لکہا تہا استثنا کے ۱۲ باب کے
۱۵ اور ۲۰ اور ۲۲ درس کی رو سے منسوخ ہوگیا اور ہارسلی صاحب اُن
درسون کے شرح کے ذیل مین پہلی جلد مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۴۱۹
مین اس حکم کی منسوخیت کا مقر ہے اُسکے بعد ہارسلی صاحب کی عبارت
پڑہی کہ جسمین صاف لکہا ہے کہ مقرر کیا ہے لیکے چالیسوین برس
فلسطین مین داخل ہونے سے پہلے وہ حکم منسوخ ہوگیا پادری فنڈر صاحب
منکر جب ہو رہے ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب نے فرمایا کہ اب
تک نسخ کے امکان مین گفتگو تہی اور ہماری غرض بالفعل صرف
اتنی ہی ہے کہ کلام الہی کا منسوخ ہونا محال نہین ہے جیسا سب

صاحبان پادری علی الخصوص آپ میزان الحق مین نسخ کے محال ہونے کا دعوے
کرتے ہین پس جس صورت مین نسخ کا امکان ثابت ہوگیا تو اُسکا انجیل مین
بالفعل واقع ہونا حضرت خیر البشرؐ کی رسالت کے ثابت ہونے کے بعد خودبخود
واضح و آشکار ہو جائیگا الغرض نسخ کے امکان اور اُسکے بالفعل واقع ہونے مین
بڑا فرق ہے پادری فنڈر صاحب نے فرمایا کہ ہم بہی نسخ کے امکان اور اُسکے
بالفعل واقع ہونے مین فرق جانتے ہین اور نسخ مین بات تمام ہوئی اب تحریف
مین شروع کیجیے و بس تحریف مین کلام شروع ہوا تیسری قسم تحریف کے
ذکر مین مولویصاحب نے فرمایا کہ پہلے ہماری یہہ عرض ہے کہ آپ ارشاد
فرمایئے کہ آپ کے نزدیک کس امر سے تحریف ثابت ہوتی ہے تاکہ اُسی کے مطابق
اثبات کیا جاوے پس پادری صاحب نے اُسکا کچہہ صاف جواب نہ دیا اُسکے
بعد مولویصاحب نے ارشاد کیا کہ مجموعہ بیبل کے کلام الہی ہونے کی نسبت آپ کا
کیا اعتقاد ہے آیا آپ کے نزدیک پیدایش کے پہلے باب سے لیکر مکاشفات کے
آخری باب تک ہر لفظ اور ہر فقرہ خدا کا کلام ہے یا نہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ ہم ہر لفظ کی بابت کچہہ نہین کہتے کیونکہ ہم لوگ سہو کاتب کے
قائل ہین مولویصاحب نے فرمایا کہ مین اُس لفظ کے سوا جسمین سہو

کاتب ہوا ہے باقی لفظون اور فقرون کی نسبت پوچھتا ہون پادریصاحب
نے جواب دیا کہ ہم لفظون کے باب مین کچھہ نہین کہتے ہین مولویصاحب نے
فرمایا کہ یوسی بیس مورخ اپنی تاریخ کی چوتھی کتاب کے ۱۸ باب مین یون
لکہتا ہے کہ جسٹن شہید نے طریفون کے مقابلہ مین چند پیشین گوئیان ذکر
کرکے دعوی کیا ہے کہ یہودیون نے انہین مقدس کتابون سے نکال
ڈالا اور واٹسن کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۲ مین یہہ بات لکھی ہے کہ البتہ
اِس باب مین مجھکو کچھہ شک نہین ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتھہ
مباحثہ کرنے کے وقت جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا الزام یہودیون
کو لگایا تہا گو اب عبری اور سپٹوا جنٹ کے نسخون مین نہین پائی جاتی
ہین پر حقیقت مین جسٹن اور ارینیوس کے وقت دونون مین موجود اور
کتاب مقدس کی جزو تہین خصوصاً وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتا ہے کہ
وہ یرمیاہ کی کتاب مین تہی سلبر جیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکٹر
گریب ارنیوس کے حاشیہ مین یہہ لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس
کو اپنے پہلے خط کے چوتھے باب کے چھٹے درس کے لکھنے کے وقت اِسی پیشین
گوئی کا خیال تہا اور ہارن چوتہی جلد کے صفحہ ۶۲ مین اِس طور پر لکھتا ہے

کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے دعوے کرتا ہے کہ عزرا نے
لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اِس نشان یعنی کہانے
سے اچہا سمجہوگے اور اُسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران
نہوگی اور اگر تم اُسپر ایمان نہ لاؤگے اور اُسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر
قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وائٹیکر لکہتا ہے کہ یہہ فقرہ غالباً
عزرا کے ۶ باب کے ورس ۲۱ و ۲۲ کے مابین ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک
جسٹن کی تصدیق کرتا ہے پس اِن عبارتون کے مطابق جسٹن شہید نے
کئی ایک پیشین گوئیون کا ذکر کرکے یہہ دعوی کیا ہے کہ اُنکو یہودیون
نے تحریف کرکے کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور ارینیوس نے بہی
یرمیاہ کی اُس پیشین گوئی کا ذکر کرکے اُس دعوی کی تائید کی ہے اور
گریب نے ارینیوس کی کتاب کے حاشیہ مین اور سلبرجیس نے جسٹن
کی کتاب کے حاشیہ مین اُسکی تصدیق کی اور دائی تیکر اور ڈاکٹر اے کلارک
بہی اسکے حامی ہوئے اور ظن غالب ہے کہ دوسری پیشین گوئیان جسٹن
اور ارینیوس کے عہد مین نسخہ عبری اور سیپٹواجنٹ مین موجود تہین

پس اس صورت مین دو باتین لازم آتی ہین یا تو جناب جسٹن اس
دعوی مین سچے تھے یا جھوٹھے اگر سچے تھے تو ہماری بات ٹھیک ہوئی
اور یہودیون کا تحریف کرنا ثابت ہوگیا اور اگر جھوٹھے تھے تو بڑے
افسوس کی بات ہے کہ عیسائیون کے ایسے بڑے پیشوا اسقدر دروغگو
تھے کہ انہون نے اپنی طرف سے کئی ایک پیشین گوئیان گڑھکر انکو کلام
الہامی کا جزو ٹھہرایا پادریصاحب نے فرمایا کہ جسٹن ایک آدمی تھا
اس سے سہو ہوگیا مولویصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے
جمع کرنیوالون نے پہلی جلد مین بصراحت یہہ بات لکھی ہے کہ اگستاین بزرگون
کی عبرانی تاریخون کی بابت یہودیون کو تحریف کا الزام لگاتا اور کہتا تھا کہ
انہون نے عبری نسخہ مین تحریف کرڈالی ہے اور جمہور قدما کی بھی یہی رای
تھی اور وے سب بالاتفاق کہتے تھے کہ یہہ تحریف سنہ ۱۳۰ عیسوی مین واقع
ہوئی پادریصاحب نے فرمایا کہ ہنری اور اسکاٹ کے لکھنے سے کیا ہوتا ہے
کہ وے دو مفسر تھے انکے سوا سیکڑون اور بھی مفسرین ہین مولویصاحب
نے فرمایا کہ فقط انہین دو مفسرون کی راے نہین ہے بلکہ وے تو جمہور قدما
کی راے ظاہر کرتے ہین اسپر فرمانے لگے کہ مسیح نے پرانے عہد کی کتابون

کی بابت گواہی دیتی ہے اور مسیح کی گواہی اور سب کی گواہی سے بڑھکر ہے اور
مسیح کی گواہی یہہ ہے جیسا یوحنا کے ۵ باب کے ۴۶ درس مین لکھا ہے
کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھپر بھی ایمان لاتے اسلیئے کہ اُسنے میرے
حق مین لکھا ہے اور پھر لوقا کے ۲۴ باب کے ۲۷ درس مین یہہ لکھا ہے
موسیٰ اور سب نبیون کی وہ باتین جو سب کتابون مین اُسکے حق مین
ہین شروع سے اُنکے لیئے بیان کین اور پھر لوقا کے ۱۶ باب کی ۳۱ درس مین مسیح نے
کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیون کی نہ سینگے تو اگر مُردون مین سے کوئی
اُٹھے اُسکی نہ مانینگے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو کتاب
متنازعہ فیہ ہے اور ہم جسکی تحریف کا دعوے کرتے ہین آپ اُسی سے ہمارے
واسطے دلیل لاتے ہین جب تک اُسکا تصفیہ ہنوے اُس کتاب سے استدلال
کرنا بیجا ہے قطع نظر اسکے اِس گواہی سے صرف اِتنی بات ثابت ہوتی ہے
کہ یہ کتابین اُسوقت موجود تہین کچھہ اِس سے اُنکے لفظ لفظ کا متواتر
ثابت نہین ہوتا اور دلیل جسکی کتاب کو تمنے بنی حل الاشکال مین انہا
کی کتابون مین شمار کیا ہے اِسبات کا اقرار کرتا ہے کہ مسیح کی
شہادت سے صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتابین اُس زمانہ مین

موجود تھیں نہ یہہ کہ اُن کتابوں کے ہر ہر جملہ اور ہر ہر لفظ کی تصدیق
اُس سے سمجھی جاوے پادریصاحب بولے کہ ہم بیلی کو اِس مقام پر
نہیں مانتے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا بڑا تعجب ہے کہ آپ اُسکی کتاب کو
معتبر کتابوں میں گنتے ہیں اور پھر بھی اُسکو نہیں مانتے پادریصاحب نے
فرمایا کہ ہم اِس جگہہ بیلی کو نہیں مانتے مولویصاحب نے فرمایا کہ اگر
تم اِس مقام پر بیلی کو نہیں مانتے ہو تو ہم تمہاری بات یہاں تسلیم
نہیں کرتے اور ہمارا قول یہاں وہی بیلی کا قول ہے ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا کہ دیکھیئے یعقوب اپنے خط کے پانچویں باب میں یوں لکھتا ہے کہ تمنے
ایوب کے صبر کو سنا ہے اور خداوند کے مطلب کو جانتے ہو تو بھی کسینے
اُس کتاب کے الہامی اور صادق ہونے کو نہیں مانا ہے بلکہ سارے
اگلے پچھلے علماء اہل کتاب تو اِسی امر پر نزاع رکھتے ہیں کہ ایوب محض
اسم فرضی تھا یا کوئی شخص اگلے زمانہ میں ہوا بھی ہے ربی مانی ڈیز جو
یہودیوں کے بڑے عالموں میں سے ہے اور لیکلرک اور میکالس اور
سملر اور شپ استاک وغیرہ عیسائیوں کے عالم اِسبات کے قائل ہیں
کہ ایوب صرف فرضی نام ہے اور اُسکی کتاب محض ایک افسانہ ہے

پادریصاحب بولے ہمارے نزدیک ایوب ایک شخص ہے اور اگر مسیح
کی شہادت مین اسکی کتاب بہی داخل ہے تو الہامی ہوگی ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ پولوس تمتہی کے دوسرے خط مین یاناس اور یمبراس
کا موسی عم سے مخالفت کرکے اُنکے ساتہہ مقابلہ کرنے کا حال لکہا ہے
معلوم نہین کہ اُسنے یہہ بات کونسی جعلی اور غیر الہامی کتاب سے
لکہی ہے پس صرف کسی کتاب سے کچہہ نقل کردینا منقول عنہ کے الہامی
ہونے کی دلیل نہین ہوسکتا پادریصاحب بولے کہ جعلی کتاب مین ہمارا
کلام نہین ہے اور ہمنے پُرانے عہد کی کتابون کی تصدیق کے لئے مسیح
کا قول بیان کیا سو جب تک انجیل محرف نہ ٹہہرے مسیح کی گواہی
اِس امر کے واسطے کافی ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام ساری
بیبل پر ہے اور یہہ بات آپ کے انصاف سے بعید ہے کہ آپ اُسکے
ایک جزو سے مسلمانون کے واسطے دلیل لاتے ہین اول تو مسیح کی
گواہی سے آپ کا مطلب نہین نکلتا دوسرے اُس سے استدلال
کرنا لغو وبیجا ہے پس جب تک کہ اِس مجموعہ مین تحریف کا نہونا اَور
دلیلون سے ثابت نہولے ہم اُسکی بات سند نہ مانینگے پادریصاحب

نے فرمایا کہ ہمنے پرانے عہد کی کتابون کی بابت مسیح کی گواہی بیان
کردی تمکو چاہیئے کہ انجیل کی تحریف ثابت کرو ڈاکٹر صاحب نے
فرمایا کہ اگرچہ آپ کا یہہ قول بیجا ہے پر جو آپ انجیل کی تحریف
کے مشتاق ہین تو ملاحظہ کیجیے اور انجیل اٹھا کر متی کے پہلے باب
کا ۱۷ ورس پیش کیا وہ ورس یہہ ہے پس سب پشتین ابرہام
سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اُسوقت تک
کہ بابل کو اٹھہ گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اٹھہ جانے سے
مسیح تک چودہ پشت ہین اور فرمایا کہ اب بیان کیجیے کہ دوسرے
طبقہ مین کونسے نام پر چودہ پشتین ہوتی ہین پادری صاحب بولے
کہ ہمکو اس سے کچھہ کام نہین ہے پر آپ یہہ بتلائیے کہ سارے نسخون
مین ایسا ہی پایا جاتا ہے یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اب کے
نسخون مین تو موجود ہے اور خدا جانے اگلے نسخون مین تہا یا نہین
پر اسکے غلط ہونے مین کچھہ شک نہین ہے پادریصاحب نے فرمایا
غلط ہونا اور بات ہے اور تحریف اور بات ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ اگر انجیل الہامی ہے اور الہام مین غلطی ممکن نہین تو اس صورت

بیشک پیچھے سے تحریف ہوئی ہے اور جو الہامی نہیں ہے تو ایک اور مطلب حل ہوا پادری صاحب نے فرمایا کہ تحریف اُسوقت ثابت ہوگی جبکہ تم کوئی ایسی عبارت بتلاؤ جو اگلے نسخوں میں نہو اور اب پائی جاتی ہو ڈاکٹر صاحب نے یوحنا کے پہلے خط کے پانچویں باب کا ۷ و ۸ درس پیش کیا پادری صاحب نے فرمایا کہ یہاں اور دو ایک جگہہ اور تحریف ہوئی ہے یہہ بات سنتے ہی جناب الہی صاحب بہادر صدر دیوانی کے حاکم ہے جو پادری فرنچ صاحب کے برابر بیٹھے ہوئے تھے انگریزی زبان میں پوچھا کہ یہہ کیا بات ہے پادری فرنچ صاحب نے جواب دیا کہ یہ لوگ ہارن اور اور مفسرین کی کتاب سے چھہ سات مقام جنمیں تحریف کا اقرار ہوا ہے نکال کے سند لائے ہیں اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی طرف متوجہہ ہوکر زبان اُردو میں یوں فرمایا کہ صاحب (یعنی پادری فنڈر صاحب) بھی اسبات کو مانتے ہیں کہ سات اٹھہ جگہہ تبدیل و تحریف ہوئی ہے اسپر جناب مولوی قمر الاسلام صاحب جامع مسجد کے امام نے منشی غلام علی مطلع الاخبار کے مہتمم سے فرمایا کہ تم لکھ لو کہ پادری صاحب نے اٹھہ جگہہ تحریف و تبدیل کا اقرار کیا پادری فنڈر صاحب سنکر بولے اچھا لکھو لو اور فرمانے لگے کہ اگرچہ اسقدر تحریف ہوگئی

لیکن کتب مقدسہ مین اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوا کاتبون کے سہو سے عبارت
البتہ مختلف ہو گئی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ وہ عبارت کا اختلاف بعضون کے نزدیک
ڈیڑھ لاکھہ اور بعضون کے نزدیک تیس ہزار مقام پر تھا آپ کس بات
کو ٹھیک مانتے ہین پادری فرنچ صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک بات یہہ ہے
کہ وہ اختلاف چالیس ہزار جگہہ ہے اِسمین پادری فنڈر صاحب پھر بول
اُٹھے کہ اِس سے کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے دو ایک آدمی محمدی اور دو
ایک صاحب لوگ اِس بات مین انصاف کرین اور جناب مفتی حافظ ریاض الدین
صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کئی بار فرمایا کہ مفتی صاحب آپ انصاف کیجئے
اِسپر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب کسی وثیقہ مین ایک جگہہ جعل ثابت
ہو جاوے تو باقی وثیقہ اعتماد کے قابل نہین رہتا اور جس صورت
مین کہ خود آپ ہی کے اقرار سے سات آٹھہ جگہہ جعل و تحریف ہو گئی ہے
تو انجیل پر کیونکر اعتماد ہو سکتا ہے اور اِس بات کو حکام جو یہان تشریف
رکھتے ہین خوب جانتے ہین اور اسمتھہ صاحب بہادر کی طرف اشارہ
کر کے فرمایا کہ اِن سے پوچھئے لیکن صاحب ممدوح اِس باب مین کچھہ
نہ بولے پھر مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب عبارت کا اختلاف آپ کے

نزدیک مسلم ہے تو فرمایئے کہ جہان کہین دو مختلف عبارتین پائی جاوین
تو آپ اُن دونون مین سے جزماً ایک کو خدا کا کلام ٹھہرا سکتے ہین یا نہین
پادریصاحب نے فرمایا نہین مفتی صاحب نے ارشاد کیا کہ اہل اسلام کا
یہی دعوی ہے کہ یہہ بیبل کا مجموعہ جو موجود و مستعمل ہے سب کا سب
جزماً خدا کا کلام نہین ہے اِسپر پادری صاحب نے فرمایا کہ وقت
موعود سے آدھا گھنٹہ زیادہ گذر گیا اب کل یہہ گفتگو کیجاویگی مولویصاحب
نے فرمایا کہ آپ نے آٹھہ جگہہ تحریف کا اقرار کیا اور ہم انشاءاللہ تعالے
پچاس یا ساٹھہ جگہہ عیسائی عالمون کے اقرار سے تحریف ثابت کرسکتے
ہین اگر مباحثہ آپ کو منظور ہو تو ایسا کیجئے کہ ہمکو تین باتین سمجھا دیجئے
اول تو ہم کتب مقدسہ مین سے کئی کتابون کی سند متصل پوچھینگے اُسکو
ثابت کر دیجئے دوسرے وہ پچاس ساٹھہ مقام جنہین عیسائی عالمون
کے اقرار سے تحریف ثابت ہوئی ہے یا اُنکو مان لیجئے یا توجیہ کیجئے اور
ہم یہہ بات نہین کہتے کہ آپ خواہ مخواہ ہارن کے قول کو مانئے اور
نہ یہہ کہتے ہین کہ آپ ہارن سے کچھہ کم ہین مراد اولاً سننا اور پہر اصول الانہین
اختیار کرنا یعنی یا ماننا یا توجیہ کرنا آپ کو ضرور ہے تیسرے یہہ کہ جب تک

آپ کو ان بحاثن ساتھہ مقامون کی محذوشیت کی تسلیم یا توجیہ سے فرصت نہوئی تب تک اس مجمع کی باتون سے ہمارے دیہ دلیل نہ لائیگا پادریصاحب نے فرمایا کہ ہم اس شرط سے منظور کرتے ہین کہ اول آپ یہہ پوچھنگے کہ جو انجیل تمہارے پیغمبر کے وقت مین تھی کونسی انجیل ہے موید صاحب نے فرمایا منظور ہے ہم کل بتلاینگے ڈاکتر صاحب نے فرمایا کہ اگر کہئے تو اسی وقت کچھہ عرض کیا جاوے پادریصاحب بولے اب تو دیر ہوگئی کل سینیگے اسکے بعد فریقین اتھکر رخصت ہوئے دوسرے دن جو نگل کا روز رجب ۱۲۷۰ ہجری کی بارہوین تاریخ اور اپریل ۱۸۵۴ء کی گیارہوین تاریخ تھی صبح کے وقت اُسی مقام پر مباحثہ کا دوسرا جلسہ منعقد ہوا اور اس جلسہ مین کیا خواص اور کیا عوام پہلے جلسہ سے زیادہ ادمی اکھتے ہوئے تھے اور جناب اسمتھہ صاحب بہادر حاکم صدر دیوانی اور جناب ریڈ صاحب بہادر حاکم صدر بورڈ اور جناب ولیم صاحب بہادر مجسٹریٹ علاقہ فوج اور جناب کیتھش ولیم گلین صاحب اور جناب پادری ہربنے صاحب اور صاحبان عالیشان انکلش اور جناب حافظ مفتی ریاض الدین صاحب اور جناب مولوی محمد اسد الله صاحب قاضی القضاۃ اور جناب مولوی فیض احمد صاحب

سررشتہ دار صدر بورڈ اور جناب مولوی حضور احمد صاحب اور جناب
مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ بنارس اور جناب مولوی قمر الاسلام
صاحب امام جامع مسجد اور جناب مولوی امجد علی صاحب وکیل سرکار کمپنی
اور جناب مولوی سراج الحق صاحب اور جناب منشی خادم علی صاحب
مہتمم مطلع الاخبار وغیرہ رؤسا شہر اس جلسہ مین تھے انکے سوائے
اور مسلمان اور عیسائی اور ہندو ہزار آدمی کے قریب موجود تھے
اور اس جلسہ مین دینی کتابین پہلے جلسہ سے زیادہ فریقین کے آگے دھری
ہوئی تھین ساڑھے چھ بجے کے بعد پادری فنڈر صاحب نے کھڑے
ہوکر اور میزان الحق ہاتھہ مین لیکر پہلے باب کی پہلی فصل کی وہ عبارت
جسمین قرآن شریف کی کئی ایک آیتین مندرج ہین پڑھنی شروع
کی اور اس جہت سے کہ آیتون کو غلط پڑہتے تہے قاضی القضاۃ صاحب
نے فرمایا کہ آپ ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل
جاتے ہین پادری صاحب بولے کہ ہماری زبان کا قصور ہے معاف رکھئے
وہ عبارت یہہ ہے وقل امنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل
بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم

یعنی ای محمد کہہ مین اُن کتابون پر ایمان لایا جو اُتارین اللہ نے اور مجھکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمہارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا ہمارے لئے ہمارے کام اور تمہارے لئے تمہارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اور سورہ عنکبوت مین مرقوم ہے کہ ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن الا الذین ظلموا منہم وقولوا آمنا بالذی انزل الینا وانزل الیکم والٰہنا والٰہکم واحد ونحن لہ مسلمون یعنی اے محمدیو تم اہل کتاب سے جھگڑا مت کرو مگر اِسطرح پر جو بہتر ہو اُنکے سواے جو تم پر ظلم کرتے ہین اور یون کہو کہ ہم مانتے ہین جو اُترا ہمکو اور اُترا تمکو ہمارا خدا اور تمہارا ایک ہے اور ہم اُسی کے حکم پر ہین اور سورۂ مائدہ مین لکھا ہے کہ الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم یعنی آج سے تم پر پاکیزہ چیزین حلال ہوئین اور کتاب والون کا کھانا تم پر حلال ہوا اور تمہارا کھانا اُنکو حلال ہوا تجانا چاہیے کہ ہر ایک محمدی پر ظاہر ہے کہ وے فرقے جنکو کتاب ملی اور وے لوگ جو اہل کتاب کہلاتے سو مسیحی اور یہودی ہین چنانچہ سورۂ بقر مین یہود و نصاریٰ کی بابت کہا گیا ہے وہم یتلون الکتاب

یعنی یہود و نصاری نے کتاب پڑھی ہے اور یہہ بات بہی قرآن سے معلوم
اور ثابت ہے کہ جو کتابین یہودیون اور مسیحیون کو ملین توریت و انجیل ہیں
کیونکہ سورہ آل عمران مین مذکور ہے کہ وانزل التوراۃ والانجیل من قبل
ھدی للناس یعنی خدا نے توریت و انجیل آگے سے اُتاری تہین کہ لوگون
کی ہادی رہین انتہی اسکے بعد فرمایا کہ اِن آیتون مین کتاب اور
اہل کتاب کا ذکر ہے اور اہل کتاب سے یہودی اور نصاری مراد
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلعم کے زمانہ مین توریت و انجیل
موجود تہین اور محمدیون نے اُنکو ان کے دین کا ہادی جانا ہے
اور محمد صلعم کے زمانہ تک اُنمین تحریف نہوئی تہی مولویصاحب نے فرمایا
کہ اِن آیتون سے صرف اِتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ سابق مین خدا
کا کلام نازل ہوا اور اُسپر ایمان لانا چاہیئے اور توریت اور انجیل
بہی سابق مین نازل ہوئین اور محمد صلعم کے عہد مین موجود تہین
اگرچہ محرف تہا مدن اور ہرگز اِن آیتون سے یہہ بات نہین ثابت
ہوتی کہ اُن کتابون مین محمد صلعم کے زمانہ تک تحریف نہین ہوئی تہی
بلکہ جابجا تحریف کرنے پر اہل کتاب کو مذمت کی گئی ہے سو قرآن شریف

کی آیتون کے مطابق جیسا ہم اسباب پر ایمان لاتے ہین کہ سابق ہین
خدا کا کلام نازل ہوا ویسا ہی اسبابے پر ایمان رکھتے ہین کہ اُسمین تحریف
ہوگئی اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ لا تصدقوا اھل الکتاب
و لا تکذبوھم یعنی نہ کتاب والون کو سچا جانو اور نہ انکو
جھٹلاؤ پادریصاحب نے فرمایا کہ اسوقت حدیث کا ذکر نہ لائے بلکہ صرف
قران کی آیتون کا ذکر کیجئے مولویصاحب نے فرمایا کہ قرآن کی آیتون
سے ہی یہی دو باتین ثابت ہوتی ہین جیسا آپ نے بہی میزان الحق
مین اسکا اقرار کیا ہے پادریصاحب بولے کہ سورہ بینہ کی آیتون
کے موافق یہہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدؐ کے زمانہ سے پیشتر تحریف
نہین ہوئی تہی اُسکے بعد میزان الحق کے پہلے باب کی تیسری
فصل کی یہہ عبارت پڑہی چنانچہ سورہ بینہ مین لکہا ہے کہ لم یکن
الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ
رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ وما تفرق الذین
اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتھم البینۃ یعنی اہل کتاب اور
مشرکون نے حق سے منہ نہ پھیرا جبتک کہ روشن دلیل یعنی قران اور معجزہ محمدؐ

خدا کی طرف سے آن باس نہ آئے کہ دسے مقدس کتابون کو جن مین مضبوط حکم آئے ہین اُنسے بیان کرین اور آن لوگون نے جنکو کتاب ملی تھی جدائی نکی مگر اسکے بعد کہ اُنہین روشن دلیل پہنچی اسکے بعد فرمایا کہ ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیون اور عیسائیون نے اپنی کتابون مین محمد م کے ظاہر ہونے اور تعلیم شروع کرنیکے بعد تحریف کی ہے نہ اُس سے پہلے اسکے بعد فرمایا کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بھی جسکو تم سب لوگ جانتے ہو کہ مولوی آل حسن صاحب ہے ١ ٤ ٤ صفحہ مین آیت مذکورہ کو اسطرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے مین مختلف و متفرق نہین ہوئے مگر جبکہ یہہ نبی آیا ان معنون کی راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا ہے کہ نبی آخر الزمان کے تشریف لانے مین اسکے ظہور کے زمانے تک کچھہ تحریف و تبدیل واقع نہین ہوئے ہو مولویصاحب نے فرمایا کہ ان آیتون کا ترجمہ جمہور مفسرین کے مذہب مختار کے موافق اِسی طرح پر ہے اور اِسی کو جناب شاہ عبد القادر صاحب نے اپنے ترجمہ مین اختیار کیا ہے یعنی نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے (یعنی یہودی اور مسیحی) اور مشرک والے (یعنی بت پرست) باز

آسنے والے (یعني اپنے دین اور بري رسمون اور برے عقیدون
لیے مثل عدم اعتقاد نبوت جناب مسیح کے جیسا یہود کو تھا اور اعتقاد
تثلیث کے جیسا عیسائیون کو تھا اور مانند انکے) جب تک نہ پہنچی آنکو
کھلي بات ۲ ایک رسول الله کا پڑہتا ورق پاک ۳ انمین لکھین
کتابین یعني صورتمین مضبوط ۴ اور نہین پھوٹے وے جنکو ملي کتاب
(یعني اپنے دین اور رسمون اور عقیدون سے اسطور پر کہ بعضون نے
آنکو چھوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے تعصب سے اسی پر قایم رہے)
مگر جب کہ آچکي آنکو کھلي بات (یعني رسول الله اور قران) اور
جناب شاہ عبد القادر صاحب پہلي آیت کے ترجمہ کے آخرمین
حاشیہ کے طور پر ایسا لکھتے ہین کہ حضرتؐ سے پہلے سب دین والے
بگڑ گئے تھے ہر ایک اپني غلطي پر مغرور اب چاہیے کہ کسی حکیم یا کسے
ولي یا کسي بادشاہ عادل کے سمجہانے راہ پر آوین سو ممکن
نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھہ کتاب الله کے
اور مدد قوي کے کہ کئي برس مین ملک ملک ایمان سے بہر گئے انتہی
پس ان آیتون کا حاصل صرف اتنا ہي ہے کہ کتاب والے مشرک

لوگ اپنی بری رسموں سے باز نہ آئے جب تک کہ ایسے پاس ایسے
عظیم القدر رسول نہ آیا اور اسکے آنے کے بعد کتاب والوں میں سے
جو شخص مخالف ہوا اسکی مخالفت محض تعصب بیجا اور دشمنی کے
مارے تھی اس صورت میں ان آیتوں سے آپ کا استدلال ٹھیک
نہیں ہے اور صاحب استفسار کا جواب تنزلی ہے جیسا اسکی یہ
عبارت کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح ودرست کیا جائے اتنا تو
ثابت ہوتا ہے الخ اسی بات پر دلالت کرتی ہے اور صاحب استفسار
کی یہی غرض ہے کہ اول تو یہہ استدلال صحیح نہیں ہے اور اگر بالفرض
اسکی صحت مان لیجاوے تو اس سے اتنا ہی سمجھا جاتا ہے کہ محمدؐ
کی لیاقت میں تحریف نہیں ہوئی نہ یہہ کہ سارے مجموعہ بیبل میں
کسی جگہہ تحریف نہیں کی گئی ہے اور صاحب استفسار نے اپنی مبارکہ
کتاب میں تحریف کی دعوی مجاز کہی ہے پادریصاحب نے کہا آپ یہہ
بتلائیے کہ جس انجیل کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ کونسی انجیل تھی
مولویصاحب نے فرمایا کہ کسی قوی یا ضعیف روایت سے اسکی تعیین
معلوم نہیں ہوتی جو عرض کیا جاوے کہ وہ متی کی انجیل تھی یا یوحنا

کی یا اَور کسی کی اور نہ ہم لوگ کبہی اُسکے پڑہنے پر مامور ہوئے کہ اُسکا

حال ہمکو معلوم ہوتا پادری صاحب نے صاحبان عالیشان کی طرف

اشارہ کرکے فرمایا کہ دیکہیے سب اہل کتاب بیٹہے ہین ان سے پوچہہ

لیجیے مگر انجیل کونسی ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ قران سے صرف اتنا ہی

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی پر انجیل نازل ہوئی اور یہہ نہین

معلوم ہوتا کہ وہ کونسی انجیل تہی اور اُس زمانہ مین بہت سی

کتابین انجیل کے نام سے عیسائیون مین مشہور ہو رہی تہین جیسے

برناباہ اور برتولما وغیرہ کی انجیل پس خدا جانے اُنمین سے کونسی مراد ہے

اور اُس زمانہ مین ایک فرقہ متی کیز بہی موجود تہا جو اس مشہور انجیل

کے کل مجموعہ کو نہ مانتا تہا اور اُسی عہد مین عرب مین بہی ایک

فرقہ تہا جو یہہ کہتا تہا کہ تین خدا ہین باپ اور بیٹا اور مریم شاید

اُنکے نسخے مین یہہ ہی لکہا ہو کیونکہ قران نے اُنکو جہٹلایا ہے پس یہہ

بات کہین سے ثابت نہین ہوئی کہ اُس انجیل مین حواریون کے

اعمال اور نامے اور مشاہدات بہی داخل ہین فرنچ صاحب نے کہا

کہ تم عیسی کے قول کے سوا اَور کتابون کو جو انجیل مین ہین نہین مانتے

ہو حال آنکہ جوتہی صدی مین لڈیسیا کی کونسل نے ایک کتاب یعنی مشاہدات
کے سوا اسکو واجب التسلیم ٹھہرایا ہے اور ہمارے بڑے بڑے عالم جنکو ہم
نہایت معتبر جانتے ہین جیسا کلیمنس اسکندریانوس اور ٹرٹلین اور
ارجن اور ساینٹ پرن وغیرہ نے مشاہدات کی کتاب کو واجب التسلیم
کہا ہے پر اگلے زمانہ کے فتنہ وفساد اور لڑائیون کے سبب اسکی سند
متصل ہمارے پاس نہین ہے اسپر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ کلیمنس کس
زمانہ مین تہا پادری صاحب بولے دوسری صدی کے آخر مین ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ اگر کلیمنس نے مشاہدات کے دو فقرہ لکھہ دیئے تو اس سے
صرف اتناہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر مین کلیمنس نے
مشاہدات کی کتاب کو یوحنا کی تصنیف جانا ہے بس اسکے زمانہ سے
پہلے اسکی سند نہین ہے علاوہ دو فقرون سے ساری کتاب کا تواتر
لفظی ثابت نہین ہوسکتا اور ٹرٹلین وغیرہ تو اسکے بعد گذرے
ہین اور کیس پرسبیٹر روم نے تو اسکو سرن تہیس ملحد کا کلام کہا ہے
اور اسیطرح ڈیونیسیس نے اسبات کی تصریح کی ہے کہ ہمسے پیشتر بعضون
نے اسکو سرن تہیس ملحد کا کلام کہا ہے پادری صاحب بلند فرمایا کہ ہم

کمیس کو بڑا معتبر نہین جانتے اور ڈیوپیسس نے اس مضمون کا نام
نہین لیا پس دو ایک آدمی کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب
نے فرمایا کہ ہم دو ایک آدمی کا ذکر نہین کرتے بلکہ سیکڑون آدمیون
کے نام بتلا سکتے ہین جیسے یوسی بیس اور سرل اور اسکے وقت
مین یروشلیم کی ساری کلیسیا وغیرہ اور کونسل لوڈیسیا نے بہی اس
کتاب کو رد کیا ہے اور جیروم کے عہد مین بہی بعضے کلیسیا اسکو نہ مانتے
تہے پس پادری فنڈر صاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام بحث سے خارج
ہے اور اب اُس انجیل مین گفتگو ہے جو محمد صلعم کے زمانہ مین موجود
تہی اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے مولوی صاحب نے ارشاد
فرمایا کہ ہمنے اپنا مذہب ظاہر کر دیا اگر آپ جانتے ہین کہ یہہ مذہب
اہل اسلام کا نہین ہے تو اُسکی سند بتلائیے نہین تو مان لیجئے اور
ہم اسبات کا اقرار کرتے ہین کہ خدا کا کلام حضرت عیسی پر نازل
ہوا تہا پر اسبات سے منکر ہین کہ وہ کلام یہی بیبل کا مجموعہ ہے
اور اسمین کچہہ تغیر و تبدیل نہین ہوئی اور حواریون کا کلام ہمارے
نزدیک انجیل نہین ہے بلکہ انجیل صرف اسیقدر ہے جو مسیح ع

سبر نازل ہوئي تہي سبر اسليئے کہ کسی روایت مین اسکا ذکر نہین آیا
ہم اسباب کي تعين نہين کرسکتے ہين کہ مسیح کي وے باتین کونسي
کتاب مین لکہي ہوئي ہين اور جوکچہہ ان چار کتابون مین منقول
ہوا ہے اسکا رتبہ آحاد حدیث کا سا رتبہ ہے اور اہل اسلام کے پہلے طبقہ
والون سے کوئي روایت معتمد اس باب مین منقول نہین ہے ان سببون
مین سے ایک سبب یہہ بہي ہے کہ اُس زمانہ مین پوپ کا تسلط کا حقہ
ہوگیا تہا اور اُس فرقہ کے لوگون مین اصل انجیل کے پڑہنے کي عام
اجازت نہین ہوتي ہے اور اس جہت سے اُسکے نسخے مسلمانون کے
دیکہنے مین کم آئے اور غالباً عرب کے اطراف مین اسي قسم کے عیسائي
یا فرقہ نسطوریہ کے لوگ بہت سے تہے اسپر پادري فرنچ صاحب
تیز ہوکر کہا کہ تمنے ہماري انجیل کو بڑا عیب لگایا پوپ صاحب نے
اُسمین کچہہ خرابي نہین کي اسمین پادري فنڈر صاحب نے حضرت
عثمان رضی کا قران شریف کے بعضے نسخون کے جلا دینے کا قصہ
کہنا شروع کیا مولویصاحب نے فرمایا کہ یہہ کلام بحث سے خارج
ہے سبر اسلیئے کہ آپ یہہ ذکر درمیان لے آئے ہین اسکا جواب بہي

سن لیجئے پادریصاحب بولے کہ آپ نے جو انجیل پر یہہ اعتراض کیا
اسلیئے مین نے یہہ تعریض کی لیکن اب اصل مطلب کی طرف رجوع کیجئے
اور جو اصل مطلب یہی تہا کہ پادریصاحب انجیل کے سوال کے بعد
نہین بانہن سمجہا دین جیسا کہ پہلے جلسہ کے اتمام پر ٹھہر گیا تہا اسلیئے
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام شروع سے اور بہی کل کے اقرار
کے موافق ساری جیبل پر ہے نہ صرف انجیل پر اسلیئے ہم اس مجموعہ
کی بعضی کتابون کی سند متصل مانگتے ہین پادریصاحب بولے کہ انجیل
پر کلام کیجئے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارا کلام جیبل کے مجموعہ پر ہے
اور انجیل کی تخصیص بیجا ہے اسپر پادریصاحب چپ ہو رہے اور ظاہرا ان
کتابون کی سند متصل بیان کرنا مناسب نجانا اور غلطی اور تحریف
مین بات چیت ہونے لگی اسکے بعد پادری فرنچ صاحب نے بڑا طومار جو
لکھکر اپنے ساتھہ لائے تھے پڑھنا شروع کیا اسکا خلاصہ یہہ ہے
ہمارے عالمون نے تیس یا چالیس ہزار جگہہ عبارتون کا اختلاف
نکالا ہے پر وہ سب اختلاف صرف ایک ہی نسخے مین نہین بلکہ
بہت سے نسخون مین تہا ایسا کہ حساب کی رو سے فی نسخہ چار سو

یا پانچ سو ہوتا ہے گو بعضی غلطیاں بہ عینوں کے تصرف سے ہوگئی ہوں
جیسا ڈاکٹر گریزبیک نے متی کی انجیل میں تین سو ستر سہو آیتوں
اور لفظوں میں نکالے ہیں جنمیں سے ستره تو بہت بھاری ہیں اور
تیئیس ۲۳ بھی بھاری ہیں پر اول کی نسبت کچھ خفیف ہیں اور باقی سب کے
سب خفیف اور ہمارے عالموں نے اکثر جگہہ اُن غلطیوں کو صحیح کیا ہے
کیونکہ قرین عقل ہے کہ جس کتاب کے بہت سے نسخے ہووین اُسکے
تصحیح ممکن ہے پر جس کتاب کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاوے اُسکا
صحیح کرنا البتہ دشوار ہوتا ہے جیسا نسخہ ترنس اور نسخہ پیٹر کیولس کہ
اُنمیں سے ایک کے بیس ۲۰ ہزار نسخے ہیں اور اُسکو ہمارے عالموں
نے صحیح کیا ہے اور دوسرے کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاتا ہے سو
اُسکی تصحیح کو مشکل جانا ہے پس جس صورت میں انجیل کے بہت
سے نسخے موجود ہیں تو اُسکی تصحیح ناممکن نہیں اب ہم تصحیح کے قاعدون
میں سے کئی ایک قاعدے یہاں بیان کرتے ہیں جب دو مختلف عبارتیں
پائی جائیں اور اُنمیں سے ایک مشکل اور دوسری آسان اور فصیح
ہوئی تو علما مذکور اُن دونوں عبارتوں میں سے مشکل کو پسند کرتے

تھے کیونکہ احتیاط اور عقل اور قیاس کا مقتضا یہہ ہے کہ شاید آسان عبارت کسی کی بنائی ہوئی ہو دوسرے یا جب دو عبارتین ایسی پائی جاتین کہ ایک باقاعدہ اور دوسری خلاف قاعدہ ہوتی تو ان دونون مین سے بے قاعدہ عبارت کو واجب التسلیم جانتے تھے کیونکہ باقاعدہ عبارت مین اسبات کا احتمال ہوتا ہے کہ کسی قاعدہ دان نے اسکو بنا کے لکھہ دیا ہووے اور علماء مرصوفت نے ان سب غلطیون کو نکال کر یہہ لکہا ہے کہ ان غلطیون کے سوائے اور کوئی نہین ہے اور اینی غلطیون سے مقصود اصلی مین کچھہ نقصان نہین ہوتا جیسا ڈاکٹر کسنی کاٹ کہتا ہے کہ بالفرض اگر یہہ ساری محرف عبارتین نکال ڈالی جاوین تو دین عیسوی کے کسی عمدہ مسئلہ مین نقصان لازم نہ آئیگا اور اگر ساری بنائی ہوئی عبارتین داخل کر دی جائین تو دین کے معتبر مسئلون مین کچھہ زیادتی نہ ہو جائیگی اسپر ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب جواب دینے کو مستعد ہوئے پادری فنڈر صاحب نے لطایف الحیل سے ٹال دیا اور جتنی بار ڈاکٹر صاحب اس تقریر کا جواب دینے کو آمادہ ہوتے تھے پادری فنڈر صاحب نے منع کر کے

ڈال دیتے اور منع کرتے اور مولویصاحب کی طرف متوجہ ہوتے تھے اِسپر
جناب مفتی حافظ ریاض الدین صاحب نے فرمایا کہ اولاً تحریف کے
معنی بیان کیئے جاوین اُسکے بعد اُسمین گفتگو کیجاوے سو پادریصاحب
کچھ معنی کہنے لگے مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ تحریف کا دعوی کرتے
ہین اُنکو معنی بیان کرنے چاہیئن اِسپر مولویصاحب نے پادریصاحب
کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارے نزدیک تحریف کے معنی تغیر
ہین خواہ کچھ بڑھ جانے کے سبب واقع ہوئی ہو خواہ گھٹ
جانیکے باعث خواہ بعض الفاظ کے بعض کے ساتھ بدل جانے
کے جہت سے عام اِس سے کہ وہ تغیر خباثت اور شرارت کی راہ
سے ہووے یا غلبہ وہم سے اصلاح کے طور پر اور ہم اِسبات کے مقر
ہین کہ اِن معنون سے کتب مقدسہ مین تحریف ہوئی ہے اگر آپ
کو اِس سے انکار ہووے تو ہم اِسکو ثابت کرسکتے ہین پادریصاحب
نے فرمایا کہ ہم بہی کتب مقدسہ مین سہو کاتب کے قائل ہین
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک سہو کاتب سے یہہ مراد
ہے کہ کوئی شخص لام لکھنے کا ارادہ رکھتا تہا سہواً میم لکہا گیا یا میم لکھنے

کا ارادہ کھتا تھا اسکی جگہہ بہولے سے فلان لکہہ لیا آیا آپکے نزدیک
یہی سہو اسی کو کہتے ہین یا اُسمین یہہ باتین بہی داخل ہین کہ کوئی
شخص حاشیہ کی عبارت لیکر متن مین ملا دے یا اپنی طرف سے
قصداً جملے کے جملے بڑھا دے یا جملے کے جملے گرا دے یا دریصاحب جملہ کا لفظ
سنتے ہی گھبرائے شاید جملہ کو مجموعہ کتاب کے معنی مین سمجھے اور
کہنے لگے کہ جملے مت کہو بلکہ یون کہو کہ آیتین بڑھا دے یا گرا دے
مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک جملہ کا اطلاق اپنی عبارت
پر آیا کرتا ہے لہٰذا یہہ ٹہرا ہے پہر اب یہہ لفظ چہوڑکر آپ کے حکم
کے مطابق یہی کہتے ہین کہ اپنی طرف سے قصداً آیتین بڑھا دے
یا گرا دے یا تفسیر کے طور پر کچہہ ملا دے یا ایک لفظ کو دوسرے
لفظ کے ساتہہ بدل ڈالے یا دریصاحب نے فرمایا کہ یہہ سب
باتین ہمارے نزدیک سہو کاتب مین داخل ہین عام اس
سے کہ انکا وقوع قصداً ہوا ہو یا سہواً یا غلطی اور نادانی کے سبب
سے پہر ایسے سہو کاتب آیتون مین پانچ چہہ جگہہ اور الفاظ مین
بہت جگہہ ہوئے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہر گاہ آپ کے نزدیک

آیتون کا بڑھا دینا اور اُنکا گرا دینا اور بعض لفظ کو بعض کے ساتھہ سہواً یا قصداً
بدل ڈالنا سہو کاتب مین داخل ہے اور اِس قسم کا سہو کاتب کتب
مقدسہ مین واقع ہوا ہے اور ہم اِسی کو تحریف کہتے ہین تو اِسصورت
مین ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی ہے کیونکہ جس چیز کا
نام ہم تحریف رکھتے ہین آپ اُسی کو سہو کاتب بتلاتے ہین اُسکی
مثال یہہ ہے کہ چار مسکین تھے ایک رومی ایک حبشی ایک ہندی
اور ایک عربی کسی شخص نے اُنکو ایک درم دیا وے چارون اِسبات
پر متفق ہوئے کہ ہم اِسکی کوئی چیز مول لیوین سو رومی نے اپنی زبان
مین انگور کا نام لیا پر حبشی نے اُس سے اِنکار کرکے اپنی زبان مین
وہی نام لیا ہندی نے اِنکار کرکے کہا نہین مین تو انگور مول لونگا عربی
بولا انگور نہین بلکہ عنب خریدونگا بس اِن چارون شخصون مین صرف
نزاع لفظی تھی پر حقیقت مین اُنکا مطلب ایک ہی تھا سو ایسا ہی کچھہ سہو کاتب
اور تحریف کا حال ہے کہ جس شی کو ہم تحریف کہتے ہین اُسی کا نام آپ
نے سہو کاتب رکھا ہے اور با آواز بلند فرمانے لگے کہ ہمارے اور پادریصاحب
کے درمیان صرف نزاع لفظی تھی اور جس تحریف کا ہم دعوی کرتے ہین

پادریصاحب نے اُسکو قبول کر لیا پہر یہہ اُسکا نام سہو کاتب رکھتے ہین پادریصاحب نے فرمایا کہ ایسے سہو کاتب سے متن مین کچہہ خرابی نہین ہوئی اِسمین جناب قاضي القضاۃ صاحب بلنے پوچھا کہ متن کیا چیز ہے پادریصاحب فرمانے لگے کہ کئی بار تو بیان کر چکا اب تک بیان کیئے جاؤن پہر فرمایا کہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث اور کفارہ اور شافع ہونے اور اُسکی تعلیمات سے غرض ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ کی طرح ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر کے جمع کرنیوالون نے بہی دعوی کیا ہے کہ اِس قسم کی غلطیون سے مقصود اصلی مین کچہہ فرق نہین پڑا پہر ہماری سمجہہ مین نہین آتا کہ جس صورت مین تحریف ثابت ہوگئی تو پہر کونسی دلیل ہے کہ نو دس آیتین جنہین تثلیث کا ذکر ہے اُنمین تحریف نہوئی ہو پادریصاحب نے فرمایا کہ متن مین تحریف اُسوقت ثابت ہوگی کہ کوئی ایسا قدیم نسخہ نکالو جسمین مسیح کی الوہیت لکھی نہو اور اِسمین لکھی ہوئی ہے اور اُسمین مسیح کا کفارہ ہونا مرقوم نہو اور اِسمین مرقوم ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ صرف اِتنی ہی بات تھی کہ اِن کتابون کا سُکو

و محرف ہونا ثابت کردین سو ثابت ہوگیا اور اِتنے اثبات سے ساری
کتاب مشکوک ہوگئی پہر آپ باوجودیکہ بعضی جگہہ تحریف ہونے کے
مقر ہین پہربہی بعضے مقامون کی نسبت تحریف سے بچے رہنے کا دعویٰ
کیئے جاتے ہین سو اسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ
اور ایک بات اَور بہی پوچہنے کے قابل ہے کہ آپ کاتب کے اِن سہوؤن
مین سے کسی سہو کو جسے ہم تحریف کہتے ہین اور آپ نے بہی اسوقت
اُسکا اقرار کیا ہمارے نسخون مین مانتے ہین یا نہین فرمایا ہان
اب سہو ہمارے نسخون مین پایا جاتا ہے اِسپر پادری فرنچ صاحب
نے پادری فنڈر صاحب کو ٹوکا پہر پادریصاحب کہنے لگے کہ ہمسے غلطی
ہوگئی پادری۔ فرنچ صاحب خوب کہتے ہین قاضی القضاۃ صاحب
نے فرمایا کیا ہوتا ہے آپ کا پہلا قول سند ہوگیا پادریصاحب نے
فرمایا نہین مین نے غلطی کی اور اِسمین کوئی پکی بات نہین کہہ
سکتا ہون شاید وہ سہو عبری مین ہو یونانی مین ہو وے اور
اِسکے بالعکس مولویصاحب نے فرمایا کہ اگر ہم بعضے ایسے مقام بتلادین
جنہین آپ کے مفسرین بہی اِسبات کا اقرار کرتے ہون کہ سابق مین

ایسا تھا حال آنکہ آپ کسی عبری نسخہ مین جسکو آپ بالفعل مستند جانتے
ہین پا یا نجاوے تو آپ اُسمین کیا فرما وینگے پادری صاحب بولے
اِس سے متن مین نقصان لازم نہین آتا ہے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا
کہ عبارت کے بہت سے اختلافات کے باعث بے شک مقصود اصلی
مین خلل پڑجاتا ہے فرض کیجئے کہ اگر گلستان کے کئی ایک نسخے عبارت
مین ایسے مختلف ہون کہ ایک کی ترجیح دوسرے پر نہو سکے تو ایسی صورت
مین ہم جزماً نہین کہہ سکتے کہ سعدی کی عبارت یہہ ہے اور جہان
کہین سیکڑون مختلف نسخے ہووین اور ایک کو دوسرے پر ترجیح
ندے سکین وہان بلا شبہہ ممکن ہے کہ مقصود اصلی مین بھی تغیر ہوجائے
اور ہمارے نزدیک انجیل فقط وہ تھی جو مسیح ع کا قول ہے وہ بھی
مشتبہ ہوگئی پادری صاحب نے فرمایا اِسکا مختصر جواب دیجئے کہ
آپ متن کو مانتے ہین یا نہین اگر مانتے ہو تو ہفتہ آیندہ مین مباحثہ
کیا جاویگا کیونکہ ہم باقی مباحثہ مین اِس کتاب کی نقلی دلیلون
کے سوا کوئی دلیل نہین لاسکتے ہین اور عقل کو کتاب
کا محکوم جانتے ہین کچھہ کتاب کو عقل کا محکوم نہین سمجھتے مولوی صاحب نے

فرمایا کہ ہرگاہ اِن کتابون مین آپ کے اقرار سے بہی کمی و بیشی جابجا
کے باعث تحریف ثابت ہوگئی تو دے ہمارے نزدیک مشتبہ ہین
اور ہم ہرگز اسبات کے قائل نہین ہین کہ متن مین غلطی نہین ہوئی پس
آیندہ کے دو مباحثون یعنی تثلیث اور آنحضرت ؐ کی نبوت کے باب مین
اِن کتابون سے دلیل نہ لائیگا کہ ہمپر اُس سے الزام نہین آسکتا اِسپر
پادری فرنچ صاحب نے فرمایا کہ تمنے ہماری تفسیرون سے اِن تحریفون
اور غلطیون کو نکالا ہے اور وے مفسر لوگ تمہارے نزدیک بہی
معتبر ہین پس اُن مفسرون نے جیسا اِن مقامون کو لکہا ہے ویسا ہی
یہہ بات بہی لکہی ہے کہ اِن مواضع کے سواے کسی مقام مین خرابی
نہین ہوئی اور ایسا ہی کچہہ پادری فنڈر صاحب نے بہی فرمایا مولوی صاحب
نے ارشاد کیا کہ ہمنے اُن عالمون کے قول الزام کے طور پر نقل کیے
ہین نہ یہہ کہ دے لوگ ہمارے نزدیک معتمد اور اُنکی ساری باتین
اعتبار کے لائق ہون اور پادری فنڈر صاحب کی طرف متوجہ ہوکے
فرمایا کہ آپ نے تفسیر بیضاوی اور کشاف سے کچہہ نقل کیا ہے
یا نہین پادری صاحب بولے ہان مولوی صاحب نے فرمایا کہ جیسا

ن مفسرون نے اُن باتون کو لکہا ہے جنکو آپ نے اپنا مفید مطلب جانکر نقل کیا ہے ویسا ہی انہون نے اور اور مفسرون نے بالاتفاق یہہ بات لکہی ہے کہ محمد صلعم خدا کے رسول ہین اور انکا انکار کرنیوالا کافر اور قران بیشک خدا کا کلام ہے پس آپ ان مفسرون کے دوسرے قول کو بہی مانتے ہین یا نہین پادریصاحب نے فرمایا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم بہی آپ کے مفسرون کے دوسرے قول کو نہین مانتے غرضیکہ پادریصاحب نے پہر یہی کہا کہ مختصر جواب دیجئے کہ آپ متن کو مانتے ہین یا نہین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہہ سوال تفصیل طلب ہے جب تک ہم ایک بات نہ کہہ لین جواب نہین دے سکتے پہر پادریصاحب نے فرمایا مختصر کہیئے ہان یا نہین مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم متن کو نہین مانتے اور ہرگاہ اس کتاب مین تحریف کا واقع ہونا آپ کے اقرار سے بہی ثابت ہے تو ہمارے نزدیک متن جسے آپ مقصود اصلی کہتے ہین مشتبہ ہو گیا اور ہمارا منصب اس باب مین صرف اتنا ہی تہا کہ اس کتاب کا مشکوک و محرف ہونا ثابت کر دین اور وہ خدا کے فضل سے ظہور مین آیا اور متن یعنی

مقصود اصلی مین عدم تحریف کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے
ذمہ اور ہم مباحثہ کے لیئے دو مہینے تک حاضر ہین کچہہ عذر نہین رکہتے
لیکن یہہ کتاب ہمارے لیئے حجت نہین ٹھہر سکتی اور اس سے دلیل
لانا ہمارے الزام کے لیئے کافی ہنوگا اسکے سوا جو کچہہ دلیل آپکے
پاس ہو خواہ تثلیث خواہ آنحضرت صلعم کی رسالت کے باب مین اسکو
پیش کیجئے اور جناب مولوی فیض احمد صاحب سررشتہ دار نے
پادریصاحب کی طرف متوجہہ ہوکر فرمایا کہ تعجب ہے کہ کتاب مین تحریف
واقع ہو اور متن مین کچہہ خرابی نہ پڑے اسپر مباحثہ ختم ہوا اور
فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے اسکے بعد تقریری مباحثہ
کی امید پر تحریری گفتگو درمیان مین آئی سپرود تقریری مباحثہ
عمل مین نہ آیا سواے فریقین کے اُن خطون کی نقلین بہی لکہی
جاتی ہین جناب مولویصاحب والامناقب عالیمناصب سلامت
سابق مین ایک نیاز نامہ حل الاشکال کے اُس صفحہ کے دریافت کرنے
کے لیئے جہان مین نے آپ کے قول کے موافق یہہ بات لکہی ہے کہ
کہ از کدامی نبی بت پرستی بظہور نیامدہ خدمت شریف مین بہیجا

کہا ہیر آپ نے اُسکو دوسرے معنی پر حمل کرکے صفحہ کے نمبر کا نشان نہ بتلایا اور میں جانتا ہوں کہ غالباً میں نے ایسا نہ لکھا ہوگا اگر اپکی رافت عنایت اور مہربانی کی راہ سے اُس صفحہ کے ہندسے سے مجھکو آگاہ فرمائیے تو ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جاوے کہ مینے کیا لکھا ہے اور اگر اب بھی صفحہ کے لکھنے میں تامل کیجیگا تو مجھکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید آپنے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے ۶۰ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکھی ہوئی ہے میرے مقصود کے برخلاف انبیا کی عدم بت پرستی مراد لی ہے — اور جو آج مباحثہ کے جلسہ میں قران کی بعض آیتیں جنمیں انجیل کا ذکر آیا ہے اور وہ آیتیں میزان الحق کے ۱۳ صفحہ میں مندرج ہیں میں نے پیش کیے تھیں آپ نے اُسکے جواب میں یہہ بات فرمائی کہ اُس انجیل سے جسکا ذکر قران شریف میں ہے صرف مسیح کا قول ہے نہ حواریوں کا سو میں یہہ پوچھتا ہوں کہ آپنے یہہ بات کسی تفسیر میں دیکھی ہے یا آپ ہی ایسا ٹھہرالیا ہے پس اگر کسی تفسیر میں ہے تو مہربانی فرماکر اُس تفسیر کی عبارت ملفظاً لکھہ بھیجیے اور

اگر کہین اُور سے ایسا معلوم ہوا ہے تو نوازش وعنایت کی راہ سے وہ بھی لکھئیے اور بندہ کو ممنون فرمائیے اور اگر یہان روانگی کی ضرورت کے سبب یہہ بات ممکن نہو تو جب آپ خدا کے فضل سے مع الخیر دہلی پہنچین وہان سے لکھہ بھیجین اور جب تک کہ دوسری بار ملاقات نہو مجھکو میرے لایق کے کامون اور اُن کتابون کے عنایت فرمانے سے جنکا ذکر آپنے پہلے خط مین لکھا ہے یاد فرماتے رہئیے گا ۱۱ اپریل ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت عنایت نامہ حل الاشکال کے صفحہ کے ہندسے کے استفسار مین اور اس مضمون سے کہ اگر اب بھی صفحہ کا نمبر لکھنے مین تامل کیجئےگا تو مجھکو یہہ گمان ہوگا کہ شاید آپ نے اُس عبارت کے مضمون سے جو حل الاشکال کے آخری حصہ کے ۱۰ صفحہ کی دوسری سطر سے ۸ سطر تک لکھی ہے میرے مقصود کے خلاف انبیاء کی عدم بت پرستی مراد لی ہے اور جو کچھہ انجیل کے باب مین میرا قول ہے اُسکی سند کی طلب مین آیا بہت تعجب ہوا اُس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ در پردہ مجھکو پیچ دینا چاہتے ہین کیونکہ تجاہل سے اُس عبارت

پر حوالہ کرتے ہین جہان آپ نے اپنے زعم مین حضرت خیر البشر صلی اللہ
علیہ وسلم پر طعن کیا ہے نہین تو کیونکر خیال مین آوے کہ آپ اپنے
لکھے ہوئے کو اسقدر بہول گئے کہ اُس مقام کو جسکی مضمون مرقومہ کو بالکل مناسبت
نہین ہے استنباط کے قابل جانا یا شاید آپنے میری نقل کرنے مین غلطی
کا خیال کر کے یہہ اعتراض کیا اگر پہلا امر ہے تو آپ کے اخلاق سے بہت
بعید ہے اور مین اُسکا جواب دینا مناسب نہین جانتا اور اگر دوسرا
امر ہے تو بہی آپ کو یہہ بات مناسب نہین بہلا مجھکو کون امر مانع ہے
کہ مین بہی ایسی ایسی باتون مین آپ کے خطاؤن پر اعتراض کرون
جیسا یہہ کہ آپ نے حل الاشکال کے ۱۰۳ صفحہ مین استفسار کے جواب
مین لکہا ہے پہر ۲۲۴ صفحہ مین لکہا ہے کہ قاعدہ صرف و نحو اور معانی
و بیان اور سایر فنون کے کتاب عہد اسلام سے پیشتر کے کسی بہی دین
اور عیسائی کے پاس نظر نہین آتی حال آنکہ یہہ نقل مطابق نہین
ہے اور سایر فنون کا لفظ ہرگز استفسار کے اسمقام مین نہین
آیا بلکہ مفردات لغت کا لفظ واقع ہوا ہے جسکو آپنے سایر فنون کے
لفظ کے ساتھہ بدل ڈالا اور پہر اعتراض کرنے کو طیار ہوئے اور

صاحب استفسار کي غرض اِسمقام مین صرف اُن فنون کا ذکر کرنا ہے
جو توریت یا انجیل کي اصل زبان سے علاقہ رکہتے ہین اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کي دوسري فصل مین لکہا ہے اِس باب مین قران اور
اُسکے مفسرین دعوي کرتے ہین حالانکہ یہہ محض بہتان ہے اور قران
مین کسي جگہہ اِسکا ذکر نہین آیا اور نہ کسي تفسیر سے یہہ دعوي ثابت
ہوسکتا ہے جیسا کہ مینے پہلے جلسہ مین عرض کیا ہے اور جیسا یہہ کہ
میزان الحق کے تیسري فصل مین لکہا ہے فاني کے کتاب دبستان
مین یون مذکور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے الخ حالانکہ اُس کتاب
مین فرقہ اثنا عشریہ کے مذہب کے بیان مین یہہ لکہا ہے کہ بعضے از
ایشان گویند کہ عثمان الخ آپنے اِس عبارت مین بعض از ایشان کا لفظ
حذف کر ڈالا تاکہ ظاہر مین اِس قول کي نسبت ساري فرقہ کي طرف
ہو جاوے اور اِن خطاؤن کے مانند اور بہي خطائین ہین پر مین خطون
مین اُنکا نقل کرنا مناسب نہین جانتا اور نہین چاہتا ہون کہ اسباب
مین آپکو دکہہ دون اور رنج مین ڈالون اور ہندسہ جو آپنے پوچہا ہے
اُسکا حال یہہ ہے کہ حل الاشکال کے ۱۰۵ صفحہ کي دوسري سطر سے

ساتوین سطر تک ملاحظہ فرمایئے اور اِسلیئے کہ اِستفسار کی عبارت
مین اِسی جگہہ کے مانند کئی جگہہ ااور پانسو پچانوے صفحہ مین گوسالہ
پرستی اور بت پرستی کا لفظ واقع ہوا ہے اور صاحب استفسار کا
طعن دونون کی بابت ہے مین نے گوسالہ پرستی کے لفظ کو ساتوین
سطر مین مطلق بت پرستی کے معنیون مین لیا ہے نہین تو صاحب
استفسار کا طعن ہرگز نہین اوٹھتا اور انجیل کا حال جو کچھہ مینے کہا ہے
وہی اسلام کی کتابون مین لکھا ہے اور یہی قران شریف کی
بعضی آیتون سے سمجھا جاتا ہے اور انشاء اللہ بعضے رسالون
جو چھپنے کو ہین آپ کو عنقریب یہہ بات کماینبغی واضح ہو گی اور مجھکو
ایک اَور یہی شکایت ہے کہ آپ نے اِس مباحثہ مین بالکل داب
مناظرہ کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور باوجودیکہ جناب فرنچ صاحب
آپکے شریک ایک عرصہ تک ایک لکھی ہوئی عبارت کے پڑہنے مین
مشغول رہے ہم لوگ بڑے شوق سے اُسکو سنا کیئے اور اُس سے
فارغ ہونیکے بعد جب جناب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب میرے شریک
جواب دینے پر مستعد ہوئے آپ نے منع کر دیا اور جسوقت جناب

ڈاکٹر صاحب یہی کہنا چاہتے تھے آپ روک دیتے تھے یہانتک کہ جناب ڈاکٹر صاحب
سے آزردہ ہو کر فرمایا گیا مین مباحثہ کا شریک نہین ہون تو بھی آپ جیلہ حوالے
کرکے مانع ہوئے بھلا یہہ کیا انصاف ہے ہرچند انکا یہہ منع کرنا ہمارے لیئے
کچھہ مضر نہین ہوا بلکہ سب حاضرین کے نزدیک آپ ہی کی عاجزی ثابت ہوئی
اور یہہ بات ظاہر ہوئی کہ آپ کو فقط یہی خیال تھا کہ غیر حقیقی تحریف ہمارے
اقرار سے ناظرین پر کبھی کبھی زیادہ اس سے ظاہر ہونے پاوے اور مینے
جناب ڈاکٹر صاحب کی تسکین کر دی تھی لیکن جناب کشیش ولیم گلین صاحب
کی ملاقات کے وقت یہہ بات معلوم ہوئی کہ یہہ مباحثہ اردو اور انگریزی
مین چھاپا جائیگا اور اسبات کا بھی خیال ہے کہ شاید فرنچ صاحب کی وہ تقریر
جسکا جواب دینے سے آپ نے ڈاکٹر صاحب کو منع کر دیا تھا چھاپی جاوے
اسلیئے مناسب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا جواب آپکی خدمت مین بھیجا جاوے
تاکہ اُس مباحثہ کے ساتھہ اُسی تقریر کے نیچے وہ بھی چھپ جاوے کہ مبادا
اُس مباحثہ کے دیکھنے والون کو یہہ شبہہ پیدا ہووے کہ طرف ثانی نے
اُس تقریر کا تفصیلی جواب دینے سے اغماض کیا سو اِس خط کے پیچھے ڈاکٹر صاحب
کا جواب بھی بھیجا جاویگا انصاف کی راہ سے اُسی تقریر کے ساتھہ چھپ

جاوے اور ہمیشہ مہربانی ناموں سے معہ عنایات لائقہ کے یاد فرماتے
رہیے ۱۴ رجب ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۳ اپریل ۱۸۵۴ء روز پنجشنبہ
جناب مولویصاحب والا مناقب عالی مناصب سلامت آپ کا خط
پہنچا حال معلوم ہوا ڈاکٹر صاحب کی شکایت کرنیکا ذکر جو آپنے لکہا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب کو یہہ خیال ہے کہ مجکو اُس دن اپنے
مطالب کے بیان اور اظہار کی فرصت نملی تو آپ فرما دیجیے کہ پہر مباحثہ
کا جلسہ منعقد کیا جاوے کہ مین اور پادری فرنچ صاحب اِس بات
پر بخوشی تمام راضی ہین تا کہ ڈاکٹر صاحب کا عذر رفع ہو جاوے اور
وہ ان دلیلونکو پیش کرین جنسے یہہ بات ثابت ہووے کہ انجیل اپنی
اصل پر نہین رہی اور اسکی تعلیمون اور حکمون مین فرق پڑگیا
اور جو انجیل کہ اب مستعمل ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمدصلعم کے
زمانہ مین تہا کیونکہ مین مولویصاحب سے ایسی بات کے ثابت کرنے
کی تمنا رکہتا تہا اور انہون نے ایسا نکیا اور جس وقت یہہ بات ثابت
ہو جاتی کہ انجیل اپنی اصل پر نہین رہی اسوقت یہہ بات معلوم
ہو جاتیگی کہ مباحثہ آپ کے مقصد کے موافق تمام ہوگیا نہین تو یہہ امید

ہے کہ باقی کے اُور مسلوں میں مباحثہ کیا جاوے یعنی آپ مسیح کی الوہیت
اور ذات الہی کی تثلیث کے باب میں اپنے اعتراضوں کو پیش کریں
اور میں اُن دلیلوں کو بیان کروں جنکے موافق عیسائی لوگ پیغمبر
اسلام کی رسالت اور قرآن کی حقیت سے اِنکار رکہتے ہیں اور جو آپ
کو اپنی فرصت نہو کہ اِس سے زیادہ اکبراباد میں قیام فرماویں تو ذاکٹر صاحب
یہاں کے فاضلوں میں سے کسیکو اپنا شریک کریں اور اِس دینی
مباحثہ کو ختم کریں فقط میں نے حل الاشکال کے صفحہ کا نمبر دیکہا اور
اپنے لکہے ہوئے کو معلوم کیا وہ مقام جو مجھے یاد نہ آیا تہا اُسکا
سبب یہہ تہا کہ آپ نے اُس صفحہ کے مطالب کو دوسرے لفظوں
میں بیان کیا تہا اور میں نے ۱۰۶ صفحہ کا جو نشان دیا تہا سو یقین
جانئے کہ آپ کے رنج دینے کے لیئے ایسا نہیں ہوا بلکہ جب مطلب کے
تلاش کرنے کے وقت اُس صفحہ پر نظر جا پڑی تو مجکو یہہ خیال ہوا کہ
شاید آپ نے اِسی صفحہ سے مراد لی ہے ۱۴ اپریل ۱۸۵۴ع
جناب پادری صاحب والا مناقب عالیمناصب زبدہ کشیشان نامدار
عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار سلامت۔ عنایت نامہ پہنچا مضمون

مندرجہ معلوم ہوا عنایت فرمایے میں جلسہ کا انعقاد جو دوسری
بار جناب ڈاکٹر صاحب کی شکایت رفع کرنے کے لئے آپ کے اور پادری
فرنچ صاحب کے پسند خاطر ٹھہرا ہے سو مجھکو بھی بہت پسند ہوا اور
ان شا واللہ تعالے مباحثہ دینی کے اختتام تک شاہ جہان آباد کا
ارادہ نکرونگا پہر مین اس مباحثہ کے حصول ہونے کے لئے جانبین
جانبین کے حق مین مفید جانتا ہون اور آنکے قبول ہونیکی امید
پر آپ کو لکہتا ہون امیدوار ہون کہ آنکو قبول فرماکے مباحثہ
کے دن کی تعیین سے مجکو اطلاع دیجئے اور جو ان شرطون مین
سے کسی شرط مین کچہہ قباحت ہووے تو بدلیل اوسپر تنبیہ فرمائیے
پہلی یہہ کہ فریقین مین سے ہر فریق کو اجازت ہووے کہ جانب
ثانی کے اقرار اور کلام مین سے جو ان دونون گذرے ہوئے
جلسون مین زبان پر آئے ہین جس بات کو اپنے حق مین مفید
جانے لکہکر پیش کرے اور طرف ثانی سے دستخط کرا لے اور اسی
طرح یہہ امر آئندہ کے جلسون مین بہی ملحوظ رہے کہ ہر جلسہ کے
اختتام پر یا اوسکے دوسرے دن ہر فریق فرد کو پیش کرکے دستخط

کرالیا کرے اور یہہ بات مراتب کے ضبط کے لیئے بہت مستحسن ہے اگرچہ اسکی
بہت حاجت تو نہین ہے کیونکہ جو کچھہ فریقین کی زبان سے آیا ہے یا اویگا
علی روس الاشہاد واقع ہوا ہے اور ہوگا اور سیکڑون آدمی سن
چکے ہین اور سنینگے اور دونون طرف کے سامعین مین سے کئی آدمیون
نے بڑی بڑی باتون کو لکھہ لیا ہے اور لکھینگے پس حسن ضبط کے لئے
مین چاہتا ہون کہ جو کچھہ دونون جلسون مین ہمارا اقرار اور کلام
آپ کے لیئے مفید ہووے آپ اسکو لکھکر پیش کیجئے کہ ہم بلے عذر اپنے
دستخط اسپر ثبت کر دینگے اور جو کچھہ ہم آپ کے اور پادری فرنچ صاحب
کے کلام سے مناسب جانین لکھکر پیش کرین آپ اور پادری صاحب
موصوف اسکو اپنے دستخط سے مزین فرما دین اور جیسا آپ کا کہنا
جو میزان الحق کی دوسری فصل کے عنوان مین لکھا ہوا ہے اور
اسمین آپ نے قرآن اور تفاسیر کی طرف نسبت فرمائے ہے اسکی
غلطی آپ نے مان لی اور جیسا یہہ کہ آپ نے اس نسخ کے امکان
کو جو اہل اسلام کی اصطلاح مین ٹھہرتا ہے قبول کہہ لیا اور ان
معنون سے آپ توریت مین نسخ واقع ہونے کے مقر ہوئے اور انجیل

کا منسوخ ہونا اُس مجمع مین کئی بار آپ کی زبان پر آیا اور آپ نے
اُسے تسلیم کر لیا آپ کو اگر عذر تہا تو صرف یہی تھا کہ انجیل جناب
مسیح کے قول کے موافق جسکو ہم خاص اور آپ عام مانتے ہین
منسوخ نہوگی اور جیسے یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری فرنچ صاحب نے
آپ کی طرف سے سات اٹہہ جگہہ کتب مقدسہ مین تحریف کا
اقرار کیا اور آپ نے اپنی رضامندی اسپر ظاہر فرمائی اور
جیسا یہہ کہ اُسی جلسہ مین پادری صاحب موصوف نے چالیس
ہزار امر کا جسے ہم اختلاف عبارت اور آپ سہو کاتب بتلاتے
ہین اقرار کیا ہے اور جیسے یہہ کہ آپ نے دوسرے جلسہ مین
سہو کاتب کو مقدس کتابون مین مان لیا اور میری التماس
کے بعد اُس سہو کاتب کی اِسطرح تفسیر کی کہ یہہ سب باتین یعنی
یہہ کہ کسی نے حاشیہ کو بلکہ متن مین درج کردیا یا آیتون کو بڑہا
یا آیتون کو گرادیا اور اِس قسم کا تصرف آیتون مین پانچ
چھہ جگہہ ہوگا یا بعض لفظونکو بعض لفظون کے ساتہہ بدل ڈالا
اور یہہ بہت جگہہ ہے یا کسی لفظ کی تفسیر اپنی طرف سے اُسکے

بڑہادی اور یہہ عام ہے کہ درج کرنا اور بڑہا دینا اور گرا دینا اور
بدل ڈالنا قصداً ہو وے یا سہواً یا غلطی اور نادانی کی راہ سے
ہمارے نزدیک سہو کاتب میں داخل ہیں اور ایسے ہی دو ایک
باتیں اور بھی ہیں (انکی بھی کلام ہمیں رہا) جو فرد کے پیش کرنے کے وقت آپ کی نظر
مبارک سے گذرینگی دوسری شرط یہہ ہے کہ ہمارا کلام شروع
سے مجموعہ بیبل پر ہے نہ صرف عہد جدید پر اسی سبب سے دونوں
جلسون میں بار بار یہہ بات ہماری زبان پر آتی نہی اور (بقلم) فریقین
کے خطوط میں بہی مطلق نسخ و تحریف میں مباحثہ ٹھہرا ہے نہ صرف
عہد جدید کے نسخ و تحریف میں اِس لیئے عرض رسا ہوں کہ
دونوں مسئلہ مذکورہ میں مباحثہ کے اختتام تک ہرگز عہد جدید
کی تخصیص آپ کی طرف سے نکیجیوے تیسری شرط یہہ ہے کہ
ہمارے جواب دینے کے وقت آپ کی طرف سے لے نہوا کرے
کیونکہ یہہ حاکمانہ گفتگو ہے نہ عالمانہ اور انشاءالله ہماری طرف
سے بہی کوئی امر خلاف ادب اور داب مناظرہ کے خلاف
ہرگز ظہور میں نہ آئیگا بلکہ فریقین کو یہہ چاہیئے کہ مجیب یا سائل

کے کلام کو ادا کرسکین لیکن اسکے بعد ہان نہین زبان پر لاوین غایت الامر یہہ ہے کہ اس صورت مین ایک دو جلسہ زایدکی حاجت پڑیگی سوا اسمین فریقین کا کچھہ ہرج متصور نہین چوتھی بشرط یہہ ہے کہ جب محمد کی رسالت اور قران کی حقیت مین مباحثہ کیا جاے چنانچہ مباحثہ تثلیث اور جناب مسیح کی الوہیت کے مباحثہ کے بعد ظہور مین آئیگا تب وہ الفاظ جو سامعین پر گران گذرین اور اردو کے محاورہ کے موافق بڑے اور مکروہ ہون حضرت خیر البشر اور قران مجید کے حق مین آپ کی زبان پر نآوین پر دونون کے انکار اور ابطال کرنے سے جو آپ کو منظور ہو وین منع نہین کرتا ہون بلکہ آپ بڑے تامل سے انکو ظاہر کیجئے اور مین خدا کے فضل سے جواب دونگا امیدوار ہون کہ چارون شرطین منظور ہووین اور جو کچھہ آپ نے ڈاکٹر صاحب سے اسبات کی استدعا کی ہے کہ آن دلیلون کو پیش کرین جنسے یہہ بات ثابت ہو کہ انجیل اپنی اصل پر نہین رہی ہے اور اسکی تعلیمات اور حکمون مین فرق پڑگیا

اور جو انجیل کہ اب استعمال مین ہے اُس نسخہ کے خلاف ہے جو محمد صاحب کے زمانہ مین تہا سوا اسبات کا دریافت ہونا تین وجہہ سے بڑے تعجب کا باعث ہوا پہلی یہہ کہ ہمارا منصب فقط اتنا تہا کہ اِس مجموعہ کی مشکوکیت ثابت کر دین سو وہ خدا کے فضل سے ثابت ہوگئی اور خود آپ کی طرف سے پہلے جلسہ مین فلی روس الاشہادسات ایتہہ جگہہ تحریف کا اقرار ہوا اور دوسرے دن تغیر مذکور سے سہو کاتب کے واقع ہونے کا اقرار کیا گیا کہ اُس تغیر کے مطابق ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی رہ گئی اب باوجودیکہ آپ بہت موضعون مین تحریف کا اقرار کرچکے ہین پہر بہی متن مین جو آپ کے نزدیک عمدہ تعلیمات اور احکام اور تثلیث اور جناب مسیح کے کفارہ ہونے سے مراد ہے عدم تحریف کا دعوے کئے جاتے ہین اِسکا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے نہ ہمارے ذمہ دوسری یہہ کہ نسخ اور تحریف اور تثلیث کے مسئلہ مین آپ کے عنایت نامہ مرقومہ ۷ اپریل کے موافق ہمارا یہی منصب ہے کہ ہم معترض رہین اور آپ کا منصب یہہ ہے کہ آپ مجیب ہووین پس آپ کے منصب کے مطابق اُس امر کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ لازم

ہے اور ہم ان باتون سے بری الذمہ ہین تیسرے یہہ کہ جناب ڈاکٹر صاحب
فرنچ صاحب کی تقریر کے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہین اور اسی امر کے لیے
آپ کی شکایت تھی اور آپ کی اِس استدعا کو اُس سے کچھہ مناسبت نہین
ہان اُسکا جواب ادا ہولنے کے بعد اور باتون مین ہر فریق کے ذمہ اسکے منصب
کے موافق لازم ہوگا بہر حال آپ کی یہہ استدعا ایک ضعیف سا عذر ہے اور
جو عذر حل الاشکال کے ۹۰ صفحہ کی نشاندہی مین اپنی تحریر کی نسبت آپ
نے لکہا ہے بہت مستحسن معلوم ہوا اب ظن غالب ہے کہ وہی امر جواب نے
لکہا ہے اُسکا سبب ہوگا نہ میر رنج دینا الحمد للہ کہ میرے نقل کرنے مین
کچھہ غلطی نہین ہوئی بجز اسکے کہ اُن مطالب کو مین نے اور الفاظ سے
نقل کیا ہے ۱۷ رجب ۱۲۷۰ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۸۵۴ء روز یکشنبہ
جناب والامناقب عالیجناب مولوی رحمت اللہ صاحب سلامت گرامی نامہ
پہنچا کاشف حالات ہوا جواب یہہ ہے اولاً مباحثہ اُسی قاعدہ اور ترتیب
پر رہیگا جس پر رضائے طرفین پیشتر قرار پائی ہے ثانیاً پہلی شرط جسکا
جسکا ذکر جناب نے اپنے خط مین ماورائے شروط مذکورہ کی کیا ہے
اُس سے نہ پادری فرنچ صاحب کو نہ مجھے کچھہ انکار ہے اگرچہ سبب تطویل

ہوگی مگر مباحثہ دونوں جلسہ گذشتہ مین ہم لوگونکے نزدیک، بدینمضمون تمام
ہوا آیتحیکہہم معتقر ہوے کہ توریت مین نہ در اصول ایمانیہ بلکہ صرف فروعات
کے مسئلون مین نسخ ہوا ہے اور پہر صرف اس مضمونسے کہ فروعات نے مسیح
کے ظہور سے انجام و اختتام پایا اور انجیل کی بابت ہماری بات یہہ تہی
کہ نہ منسوخ ہو ئی ہے نہ ہوگی مسیح کے اُس قولکے موافق جو انجیل مین بیچ
لوقاکے ۲۱ باب کے ۳۳ ایت مین مرقوم ہے پہر اوعاسے تحریف کے
جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف و تبدیل اِنہہو کا تیان غیرہ نکتون
اور حروف اور لفظون مین اور بعض ایتونمین بہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے
علمانے قدیم نسخون سے تیس ہزار غلطیان اِس طرح کی نکالین ہین مگر نہ
یہہ کہ ہر نسخہ مین اتنی غلطیان واقع ہوئی ہون بلکہ سب قدیمی نسخون
سے جو شمار مین چہہ سَو پچاس سے کچہہ اوپر ہین مذکورہ غلطیان نکالدی
ہین اور بعض مین کم بعض مین زیادہ غلطی پائی گئین (اور اگران تیس ہزار
غلطیون کو چہہ سو پچاس نسخون پر حساب مساوی تقسیم کرین تو فی نسخہ
چہالیس غلطیان نکلتی ہین نہ زیادہ) اور یہہ بہی ذکر ہوا کہ ان سب نسخون
مقابلہ کرملنے سے اکثر غلطیان تصحیح کی گئین چنانچہ اب صرف تہوڑسے الفاظ

اور صرف چند آیت مشتبہ ہی ہین پہر یہہ کہ ہمنے اُن عالمون کی گواہی جنہون نے
قدیمی نسخے مقابلہ کرنے مین اپنی عمر صرف کی ہے پیش کرکے ثابت کیا کہ باوجود سہو کاتبان
وغیرہ انجیل کے اصل متن یعنے اصل مطلب مین کچہہ بہی فرق نہین پڑا بلکہ وہ اپنے اصل
پر ہے چنانچہ سب تعلیمات اور احکام انجیل اب بہی بعینہ وہی ہین جو اول سے تہی اور نیز بابت
اور گواہی علماے مذکورہ کے ایکی انجیل کو ان نسخون سے جو زمانہ محمد سے اگلے
مروج تہے مقابلہ کرنے سے بہی معلوم ہوتی ہے پہر یہہ کہ باوجود ہمارے ان تحقیقون
جنابنے کہا کہ مضمون مین بہی فرق پڑا ہوگا ہمین نے آپ سے اس بات کی دلیل
مانگی اور کہا کہ آپ ایسی انجیل جو اگلے وقتون مین مشہور اور مروج تہی لائیے اور اُسکی
رو سے بتلائیے کہ اس انجیل کی تعلیمات و احکام آپکی انجیل سے اور طرح کے ہین مگر
آپ نے کوئی دلیل اپنے ادعا کے ثبوت کو پیش نہین کی تب مین نے کہا کہ جناب
کا ادعا صرف ایک دعوے اور گمان ہے اور بس اس بات پر دوسرا جلسہ تمام
ہوا اب اگر جناب دونون جلسے کی گذارش بمضمون مسطور کرکے پیش کرینگے تو ہم دونون
پادری فرنچ صاحب اور بندہ اسپر دستخط کرینگے والا فلا ثانیا اس سبب سے کہ جناب
کا وہ دعوے کہ مضمون انجیل بدل گیا ہے دلیل اور بے ثبوت رہا مین نے کل کے جلسہ
کی شکایت کے جواب مین لکہا کہ اگر آپ کے پاس ایسی ادعا کے واسطے دلیلین

ہون تو آنکو پیش کرنیکے لئے جلسہ پہر قایم ہونے پر ہم بالتمام راضی ہین لیکن
اگر جلسکے دوبارہ قایم ہونے پر جناب کی مرضی ٹہرے تو البتہ مباحثہ اس بات
سے شروع ہوگا نہ غیر پہر ثالث آپ نے جو میزان الحق کی دوسری فصل کے شروع
مین لکھا ہے کہ قران اور مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قران کے ظہور سے انجیل منسوخ
ہو گئی ہے اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے تو مین صرف اس شرط پر اس غلطی
کا مسلم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کی کسی آیت اور کسی تفسیر مین اسکا بیان
اور اشارہ نہین ہوا ہوگا اب یہہ بات مجھے یقین نہین اور مین کبھی اسکی جستجو مین
نہین پڑا صرف محمدیونکے عموماً دعوے کرنے پر مینے اسکو قبول کیا اور میرا کچھہ مطلب یہہ
نہ تہا کہ اس بات کا ثبوت چاہون کسواسطے کہ آپ کے سوا اب تک کسی محمدی
عالم سے اسکا انکار سننے مین نہین آیا اور تعجب یہہ ہے کہ اول آپ نے کہا کہ یہہ
بات قران اور تفسیرونسے برخلاف ہے من بعد خود دعوے کرکے آپ فرماتے ہین
کہ انجیل منسوخ ہو گئی پہر کسواسطے اب ایسا دعوے کرتے ہین جو اپکے نزدیک قرآن
مین نہین ہے رابعاً دوسری شرط جناب کی اسوقت بندہ کو منظور ہوگی کہ
جناب ان دو باتو نمین سے ایک کو ثابت کرین یعنے مدلل کرین کہ قول حضرت
مسیح معتبر نہین ہے یا یہہ کہ دوسرے آیات جنکے تئین دو بہی بیٹے کی مثلاً یوحنا کی ۵ باب

کی ابتک قرار نہین پاتی یہان مراد کی تصریح کردیجے دوم موضع ہم معترضکا

کہ توریت مین نہ در اصول اپنا بلکہ صرف فروعات کے مستو نہین نسخ ہوا اسلئے

جو کلام اپکے جلسہ مین اوس نسخ پر تہا جو مصطلح اہل اسلام ہے اور فقط اوامر

اور نواہی ہی مین آتا ہے اور اوسکی تشریح مینے جلسہ اول مین کی تہی اور اوسکے

اثناء ذکر مین احکام توریت کی منسوخیت اپکی زبان سے گذری تہی اور اوسکے

موافق مینے پہلے عریضہ مین بہی لکہا ہے تو غالباً اسیکا نسخ ہے مراد آپکی یہی ہوگی

گو اوسکا نام تکمیل ہی رکہیں مگر اوسکی تصریح کردیجے اور یہہ بہی بتلا دیجے کہ اوس

معنے کرکے جسمین ہمارا کلام ہے اپکے نزدیک اصول ایمانی جنپر وہ نسخ طاری

نہین ہوتا تمام توریت موسی ع میں سوائے احکام عشرہ کے کچہہ اور بہی ہین

اگر ہین تو اونکی تفصیل کیجے سیوم موضع تحریف وتبدیل از سہو کاتبان وغیرہ

نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون میں ہوا ہے اسمین غالباً

لفظ وغیرہ کا عطف سہو پر ہوگا اور یہی آپکی مراد ہوگی کہ سہو کاتبون

اور غیر سہو سے یعنے قصداً جیسا آپنے جلسہ دوم مین بہی فرمایا تہا اور تحریف

قصدی اہل بدعت بلکہ تحریف قصدی دیندار مسیحیونکا بہی بعض محققین عیسائی

نے اقرار کیا ہے اگر یہی مراد ہے تو تصریح کردیجے اور اسیطرح اسکی بہی تصریح

کردیجے کہ بعض آیتوں سے دہی ساتہہ اٹہہ آئتیں مراد ہیں جنہیں اوس
تحریف کو جسکے ہم مدعی ہین آپ نے قبول کیا تہا یا اس سے زاید بہی ہیں اگر وتنی
ہی ہون تو اون مواضع کو ضبط کردیجے کہ فلانی اور فلانی آیت جسکا ہم بہی
مختار ہے واقف ہون اور بعد دستخط ہوجانے طرفین کے دوسری آیتونکو جو
ماسواے اونکے ہین اور ہمنے اونکو نکال رکہا ہے اگلے جلسونمین پیش کرکے
اونکے حسن و قبح پر مطلع ہوجاوین اور اگر لفظ بعض کا پچاس ساتہہ کو بہی شامل
ہے تو اوسکی تصریح کردیجے اور اس صورت مین بہی اگر آپ سے سب کی تفصیل
نہوسکے تو دس بڑے بڑے مواضع کی تفصیل کردیجے چہارم موضع کہ ہمارے
علماے تیس ہزار غلطیان الخ اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ سب مصحح جنہوں نے
جو اٹھارویں صدی مین در پے تصحیح کے ہوئے تھے بعد مقابلہ نسخونکے آج تک
آج تک غلطیان نکالیں ہین یا یہ کہ بعض مصححین نے بعض وقت مین اور اسیطرح
چہارم پچاس نسخے سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ آج تک اتنے ہی نسخو نسے مقابلہ کیا
گیا ہے یا یہہ کہ بعض وقت مین اتنوں سے کیا گیا ہے گو اور وقت مین بہی
اور سے مقابلہ کرکے غلطیان نکالی ہو دین اور صورت دوم میں اس مقابلہ
کرنے والے کا کیا نام تہا پنجم موضع اب صرف تہوڑے سے الفاظ اور حرف

چند آیت منسوخ رہی ہین جو کل تیس ہزار تہا تو اکثر کا اطلاق نصف سے کچھ زایہ پر ہوسکتا ہے پس تہوڑے الفاظ سے مراد کیا ہے آیا ہزارون جو چندرہ ہزار سے کم ہو وین یا سیکڑون یا دس بیس اور اسی طرح چند آیت سے کیا مراد ہے اگر تہوڑے الفاظ اور چند آیت سے دس بیس الفاظ اور دس بیس آیتین ہین تو انکی تفصیل کر دیجیے ششم موضع کہ سب تعلیمات اور احکام انجیل بعینہ وہی ہین الخ اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کو ئی فقرہ کسی حکم یا تعلیم کا صرف نہین ہوا یا یہہ کہ گو بعض جا مین ایکفقرہ یا کئی فقرے بگڑ گئے ہون مگر جو وہی مطلب اور جا سے نکل سکتا ہے تو اصل مطلب مین ایکے نزدیک کچھہ نقصان نہین آیا ہفتم موضع مین ہینے اصل مطلب کی تفسیر واضح کر دیجیے کہ ہم اسقدر پر اوسکا اطلاق کرتے ہین اور ہشتم موضع انجیل کے اون نسخونکو جو زمانہ محمدؐ سے آگے مروج تہے اس سے کیا مراد ہے آیا یہہ کہ بیشتر زمانہ محمد صلعم کے لکھے ہوئے ہین اور اونکے زمانہ سے پہلے مکتوب ہوکر مسیحیون مین مستعمل تہے اور بعینہا آج تک موجود ہین یا اور کچھہ مراد ہے اگر اول ہے جیسا آپ نے میزان الحق مین بہی لکہا ہے تو اس صورت مین ہم پوچھتے ہین کہ اس بات پر آپ کے

جمہور علما کی راے متفق ہے کہ وے نسخے یقیناً بیشتر زمانہ محمدیہ مرقوم
ہوئے ہین یا بعض کی راے ہے یا فقط اپ کی اور صورت یقین مین
کوئی دلیل اوسکی لکھیے کیونکہ بعض کتب اسناد مین جو ہمارے پاس
ہین اس امر کو ہمنے دیکھا ہے مگر کوئی دلیل ایسی نہین ہے کہ اوسپر اعتماد
کیا جاوے یا باعتبار گمان غالب کے اپ ایسا کچھہ ارشاد کرتے ہین
نہم مدعی تحریف متن یعنے مطلب اصلی ہین اور اسیطرح بعض آیات مین
جنسے آپ دلیل پکڑتے ہین آپ کے نزدیک فقط جبھی ثابت ہوگی جب
کوئی ایسا پرانا نسخہ نکلے جو اس معنی اور ان ایات مین حال کے نسخے
مخالف ہو یا اور طرح بھی ہوسکتی ہے اگر ہوسکتی ہے تو اوسکی تصریح کیجیے
گا کہ اگر اسطور بھی ثابت کردو گے تو بھی ہم مان لین گے دہم یہہ کہ لفظ
دیریس ریڈنگ جو جلد اول مین اپ کے زبان پر بھی گذرا تھا اور
آپ اوسکا ترجمہ سہو کاتب کے ساتھہ کرتے تھے تعریف اسکی کیا ہے اور
اوسمین اور ارراٹہ مین فرق ہے یا نہین امید عنایت سے یہہ ہے کہ ان
صاف اون دسون باتونسے اطلاع فرمائیے کہ بعد اوسکے جواب بتفصیل بلکہ
عنایت نامہ کا لکھون اور مقدمہ مباحثہ مین جو منتظر رہو امر قطعی کر کے

عرض کردن زیاده نیاز مورخه ۱۹ اپریل ۱۸۵۴ء مطابق ۲۰ رجب ۱۲۷۰ھ یوم چہارشنبہ مکرر عرض یہہ ہے کہ اس امر سے بہی مطلع فرماتے کہ جن نسخون نے مقابلہ نسخون کا کیا ہے اور آن پر مسیحیونکا اعتبار بہی ہے وے کی شخص تہے اور نام اونکا کیا ہے اور کس زمانہ مین تہے اور اداین سے عہد عتیق کے مقابلہ کرنے والے کتنے تہے اور عہد جدید کے کتنے فقط

جناب والا مناقب عالی مناصب مولوی رحمت اللہ صاحب سلامت
عنایت نامہ ابکا پہنچا اور مضمون اسکا معلوم ہوا جواب یہہ ہے کہ آپ کے سوالات کے جواب اور بیان مین کتاب لکہنی پڑیگی نہ نامہ بس ایک خط مین اسکی گنجایش کسطرح ہوگی مگر انکا جواب اسوقت ضرور بہی نہین کسواسطے کہ آپکے بعضے سوال اون مسئلونسے منسوب ہین جنکا مباحثہ ہوچکا اور بعض ایسے ہین کہ اگر جناب چاہین تو انکو اینده مباحثہ مین پیش کرین مین نے تو صاف لکہا تہا کہ پادری فرنچ صاحب کی اور میری دانست مین مباحثہ نے کس وجہہ سے اور کس مقام تک انجام پایا اور یہہ کہ وہ بات جو نسخ اور تحریف کے مباحثہ مین باقی رہی یہہ ہے کہ آپ اپنے اس دعوے کو کہ انجیل کا مضمون بدل گیا ثابت کیجے اور مینے یہہ بہی لکہا

کہ اگر مباحثہ پہر قایم ہو تو اوسی بات سے شروع ہونا چاہیئے نہ اور کسی بات سے
مگر جناب نے اسکا جواب کچہہ نہیں لکہا بلکہ اور سوالات پیش کئے بس فرمایئے کہ آپکو یہہ منظور
ہے کہ مباحثہ اوسی بات سے شروع ہووے یا نہیں اگر جناب کی یہی مرضی ہو تو مباحثہ
پہر قایم ہوکر جو جواب اس مسئلہ کے شامل ہے آپ اوسے پیش کیجئے اور ہم تامل سے سنکے
جواب لوینگے لیکن مباحثہ سے الگ جواب دینا لازم و واجب نہیں جانتے ہیں اور حالانکہ
آپ کی رضامندی اس بات پر نہ ٹہرے تو مباحثہ موقوف رہیگا اور میرے اگلے خط
میں بہی اسی کا اشارہ ہے فقط المرقوم ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء دستخط انگریزی بپایان خط
پادری صاحب والا مناصب زبدہ کشیشان نامدار عمدہ علماء مسیحیان ذوی الاقتدار
سلام عنایتنامہ آپکا پہنچا اور اوسکے دیکہنے سے کمال تعجب ہوا افسوس کہ آپ محض
گفتگو موقوف کرنیکو ایک عذر کچا بار بار زبان پر لاتے ہیں بہلا جب آپنے
علی رؤس الاشہاد اس مجموعہ میں تحریف آیات کی اتنہ جا جسکے ایک جا
آیہ ۷ و باب پانچوین نامہ یوحنا کی ہے مان لی اور تغیر سہو کاتب کی
ایسی کی کہ وہ تحریف جسکے ہم مدعی ہیں اوس سہو کاتب کی ایک فرد بن گئی
اور اس لحاظ سے امکان کا کیا ذکر وقوع تحریف کا بالفعل اوس مجموعہ میں
آپکے نزدیک مسلم ہوا پہر جواب عدم تحریف مقصود اصلی اس مجموعہ کی

واجب التسلیم کرانتے ہین کیا شرط انصاف کی ہے دیکھو جس قبالہ مین صاف حکم
واجب ہو پڑا جاوے اور صاحب قبالہ اوسکو قبول بھی کر لیوے اور پھر دعوی کرے
کہ اور جا اگرچہ ہمنے جعل کیا ہے مگر مقصد مین ہمنے جعل نہین کیا تو اوسکے کون سنتا
ہے علاوہ اسکے جیسا کہ آگے بھی عرض کر چکے ہین کہ ہمارا منصب آپکے عنایت نامہ کے
موافق مسئلہ نسخ اور تحریف اور تثلیث مین اعتراض کا اور آپ کا منصب جواب
دینے کا تھا پس انصاف کیجیے کہ اثبات عدم تحریف کا مقصد اصلی مین یقیناً آپکے
ذمہ ہے اور ہمنے تو اپنے منصب سے زیادہ مشکوکیت اور محرفیت اوس مجموعہ کی
ثابت کر دی اور اکثر جا آپ بات مین آپنے اوسکو مان لیا پس ہمارا ذمہ بالکل
فارغ اور آپکا ذمہ مشغول ہے اور ہمکو اب اتنا ہی کافی ہے جو کہین کہ یہ مجموعہ
مشتبہ ہے اور کیونکر نہو کہ جیو نکا کیا ذکر ادسکی اکثر کتابونکی نسبت علمائے مسیحیونکو
سلفاً اور خلفاً شبہ رہا ہے اور بہت علمائے عیسائی مذہبنے اقرار کیا ہے
کہ نامہ دوم پطرس اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم
اور سوم یوحنا اور مشاہدات یوحنا انجیل نویسونکے لکھے ہوئے نہین چنانچہ
تفصیلاً اون علمار کے اقوال کی تشریح رسالہ اعجاز عیسوی مین جو انشاء اللہ
عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا ہوئی ہے پس اگر سند متصل اس مجموعہ کی

ہوتی تو ہرگز ایسا خلاف نہ پڑتا اور بہت علماء معتبر ایسا نہ کہتے اور اسیطرح
انجیل متی جو اول الاناجیل ہے اوسکی بہی کوئی سند متصل نہین اور جمہور
مذہب مختار قدماء کے وہ عبرانی مین تہی اور وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے
اور ترجمہ یونانی اوسکا پایا جاتا ہے اور وہ بہی بے سند کہ آج تک بالیقین
اوسکے مترجم کا حال اور نام معلوم نہین جیسا کہ یہہ امر بلرمن[1] اور گردئیس[2] اور
کسابن[3] اور بشپ والٹن[4] اور بشپ ٹاملائن[5] اور ڈاکٹر کیو[6] اور ڈاکٹر
اور بل[8] اور نارو دا[9] اور اوون[10] اور کین بل[11] اور ڈاے کلارک[12] اور سائیمن[13]
اور ٹلی منت[14] اور نبرے ٹیس[15] اور ڈوبن[16] اور کامیت[17] اور میکالس[18] اور اری تیس[19]
اور ارجن[20] اور سرول[21] اور ایے نانیس[22] اور کرسٹاسٹم[23] اور جیروم[24] اور گریگری[25]
نازین زن اور اید جبو[26] اور تہیوفلکٹ[27] اور یوتہی میس[28] اور بے بیس[29] اور
یوسی بیس[30] اور اتہانی سیش[31] اور آگسٹائن[32] اور اسی ڈور[33] اور علماے متقدمین
اور متاخرین عیسائی کے اقوال سے جنکو لارڈنر اور واٹسن وغیرہ نے اپنی
کتابون مین نقل کیا ہے ثابت ہین پس ایسی انجیل کو ہم کسطرح کلام اللہ مانین
اور ترجمونکا حال تو قدیم سے اہل کتاب مین بہت ہی خراب ہے انکے مترجم
بہی بہت کچھہ خرابی کی ہو گئی ہے اسی لیے ہم اوسکو بہت جا صریح غلط

بالے ہین اول یہی کہ باب مین چند علمیان کا حشن اوسمین موجود ہین اوہ
بنے مسند ہوئے عہد عتیق کی کتابون کا ہم کیا ذکر کرین پس ہرگز ہمہ پیہ سب
کتابین جنکے مصنفونکا بہی بالیقین پتا نہین لگتا حجت نہین ہوسکتی اور
جو آپ اپنے دونون خطون کے موافق ایک ہی شرط پر گفتگو کرینگے
اور بس اور ہمارے نزدیک وہ شرط بالکل خلاف داب مناظرہ ہے اور
دوسرے بہی جلسے ہم اوسکا انکار کرتے ہین جیسا بارہا ہم عرض کر چکے پس
یہہ سمجھکر کہ آپنے ایک عذر بوچ سے حیلہ قطع کرنے گفتگو کا اوٹھایا اور
گفتگو موقوف کی ہے گویا مباحثہ کو قطعاً قطع کرتے ہین اور یہہ ہمارا آخری خط ہے
ہم تو اسکے بعد کوئی خط نہ لکہین گے اور آپ بہی نہ لکہیے گا لیکن اگر آپ مباحثہ
صیغہ کرکے چہپوا دین تو ضرور دو باتونکا لحاظ رکھیے گا ایک تو یہہ کہ ہمارے
میبنے اصطلاحی نسخ کے جنکی تشریح تمام میسنی جلسہ اول مین کردیگا ہی ضرور
لکہدیجے گا دوسرے یہہ کہ سب خطون اپنے اور میرے کو جو قبل گفتگو کے
اور بعد اوسکے تحریر ہوئے ہین اوس مباحثہ کے ساتھ چہپوا دیجیگا تاکہ
ناظر اوسکا خود ہی معلوم کرلیگا کہ کون غالب رہا اور کون مغلوب اور
کون خلاف داب مناظرہ کے کہتا تہا اور کون اوسکے موافق اور وہ جواب لکہتے

ہین کہ میئنے جو میزان الحق کی دوسرے فصل کے شروع مین لکہا کہ قران اور
اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ قرآن کے ظہور سے انجیل منسوخ ہوئی ہے
اور جناب نے کہا کہ یہہ بات غلط ہے اسمین جناب دیدہ و دانستہ ہی تحریر اور
تقریر مین تحریف کرتے ہین آپ کی تحریر یون ہے نسخہ ۱۸۴۹ء اس بابت
قرآن اور اوسکے مفسرین دعوے کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے آنے سے توریت
اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوگئی اسیطرح انجیل بہی قرآن کے
ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی اور یہہ صفحہ بیسوئین مین ہے محمدیونکا دعوے
بے اصل اور بیجا ہے جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونوںکو
منسوخ کرتی ہے اور میری تقریر یون تہی کہ غلط ہے جو دونو جا اپنے لکہا ہے
قرآن مین تو یقیناً اسکا کسی جا ذکر نہین اور نہ کسی تفسیر سے یہہ مجیبہ ثابت
ہوسکتا ہے بلکہ مخالف اوسکے تفسیرون اور اور کتب اسلامی سے سمجہا جاتا ہے
بعد اسکے عبارت تفسیر عزیزی اور تفسیر حسینی کی مین نے پڑہے تہے اور بہت
بڑی غلطی ایک اور اس تحریر دعوے مین یہہ ہے کہ زبور آپ مسلمانون کے
دعوے کے موافق ناسخ توریت اور انجیل سے منسوخ فرماتے ہین حالانکہ
یہہ صرف بہتان ہے اور وہ جو آپ لکہتے ہین کہ جناب ان دونون مین سے

ایک کو ثابت کریں یعنے یہ دلیل کریں کہ قول حضرت مسیح معتبر نہیں الخ ہمارے نزدیکہ اگر قول مسیح ع ثابت ہو جاوے اسکے انکار کو بہت برا جانتے ہیں مگر ثابت ہونا اسکا مشکل ہے اور آپ اوسے ہرگز بدلیل ثابت نہیں کر سکتے مگر اس سے قطع نظر کرکے کہتا ہوں کہ اوّل جب ہمارا کلام مجموعہ جبل پر ہے کیا عہد عتیق اور کیا عہد جدید تو ہرگز اوسکے آیات سے ہمارے اوپر تمسک تام نہیں جب تک اس مجموعہ کی آپ عدم تحریف ثابت کردیں اور سند متصل اوسکی نہ بتادیں اور ہم پر لازم نہیں کہ کسی آیت پر اسکی التفات کریں دوّم یہہ کہ اگر بالفرض والتقدیر مان بہی لیں کہ یہہ اقوال مسیحی ہیں تو ان سے آپ کا مطلب نہیں نکلتا جیسا بہی نے تصریح کی اور ہمارا قول جلد اول میں گذارش کیا تہا سوم یہہ کہ اگر بالفرض مان بہی لیں کہ مسیح ع کی گواہی سے اپکا مطلب نکلتا ہے تو اوس سے زیادہ ہی ثابت ہوگا کہ مسیح ع کے وقت تک بعض کتابیں عہد عتیق کی محرف نہیں ہوتی تہیں اور یہہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ بعد زمانہ مسیح ع کے بہی نہوئی ہوں جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ اگستاین یہود یونکو الزام تحریف تاریخوں کا دیتا تہا کہ انہوں نے واسطے غیر معتبری ترجمہ یونانی

اور بسبب دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا اور قدما سے مسیحیون مین بہی رائے عام تہی اور کہتے تہے کہ سنہ ۱۳۰ تخمیناً عیسوی مین اونہون نے یہہ تحریف کی ہے انتہی ملخصاً پس اگستاین اور جمہور قدما کے موافق یہہ تحریف دوسری صدی مین ہوئی ہے اسیطرح اور جا بہی ہو پس گواہی جناب مسیح کی آپکے زعم مین اوسکی نفی کیونکر ہوسکتی ہے اور جو آپنے ایک عذر ضعیف کے سبب مباحثہ ختم کیا تو اور باتون خط کو جو اگلے مباحثہ کے متعلق ہتین کیا لکہون زیادہ نیاز محررہ ۲۳ اپریل ۱۸۵۴ع مطابق ۲۴ رجب ۱۲۷۰ ہجری روز یکشنبہ فقط

تمت بالخیر

الحمد کہ یہہ مباحثہ تمام ہوا اور چونکہ بندہ دونو جلسون مین حاضر تہا تو گفتگو اپنے کانون سنی لکہی ہے لکن اندنون مین پادری فنڈر صاحب نے اس مباحثہ کو دوسرے ڈہبنگ سے چہاپا ہے جسمین اکثر باتین ایسی ہین جو اوسوقت طرفین مین سے کسی نے نہین کہین اور بہتیری ایسی ہین جو جان بوجہہ کر اونکو چہوڑ دیا اور بہتیری ایسی ہین جنکے جوابون مین تحریف کرڈالی تو اسلیے یہہ رسالہ سب صاحبون کی خدمت مین جو اس جلسہ مین شریک تہے بہیجکر یہہ توقع رکہتا ہون کہ اگر یہہ مناظرہ جو نیازمند نے قلمبند کیا ہے مطابق واقع کے ہو تو اپنے اپنے دستخط سے

مین نرناوین و لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ

مین کیفیت مناظرہ کی تحریر یافت الرشید صحیح و بجا ہست فقط کتبہ محمد ابراہیم

ہذہ المناظرۃ وقع بحضوری کل ما فی الرسالۃ حق وقع بحضرتی

مین دوسری روز کے مباحثہ مین موجود تہا اس مین جسقدر تقریر نقل کی گئی نہایت منضبط ہے اور بہت صحیح

مین دونو جلسون مین تہا سب تقریر ٹہیک اور مطابق واقع کے ہے

مین دونو جلسہ مباحثہ مین شریک تہا سب تقریر میری روبرو بڑی احتیاط سی ضبط کی گئی

مین دونو جلسہ مباحثہ مین شریک تہا سب تقریر ٹہیک ہوئی جانتا ہون

مین دوسری روز کے مباحثہ مین تہا اس روز کی تقریر صحیح طور پر منضبط ہوئی تہی

مین دونو جلسہ مباحثہ مین شریک تہا سب تقریر منضبط ہی مطابق واقع ہی

غالبا بیان واقع وقع

مہر وکیل سرکار

مین دونون جلسہ مباحثہ مین شریک تہا

[illegible] اشہد [illegible] حاضر فی المجلسین

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ

دوسرا حصہ مباحثہ مذہبی کا

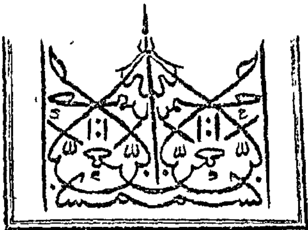
جو فیما بین

سب اہلسنت سیدحین محمد وزیر خان صاحب اور پادری
فنڈر صاحب کے بذریعہ خطوط شہر اکبر اباد مین واقع ہوا

اور جسکو

سید عبد الله صاحب اکبر آبادی نے جمع کیا

مطبع منعمیه واقع شہر اکبر اباد محلہ
چھلی اینٹ سنہ ۱۲۷۱ مین محمد امیر خان کے اہتمام سے چھپا



کہان وہ منہہ لاؤن جس سے اپنے خدا صادق وعادل کی حمد وستایش کرون اور کہان ایسی
عقل پاؤن جو اُس خداوند وحدہ لاشریک کی صفت و ثنا ادا کرون اسکے انعام و اکرام احد و احصا سے
باہر اور اُسکے افضال و عطایا اندازہ و شمار سے خارج ہین اس مقام مین تو یہہ ادعای کرنا ہیچمدان کو
ہے اور اسکے عہدہ برائی کا خیال سراسر محالات سے ہے جہان متفق بر الٰہیش فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد نہ فکرت بغور صفاتش رسد کہ ازین راہ برگشتہ اند بر نقش لباس حیرت
خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید یہہ کتاب احسان اُس خداوند مطلق کا ہم پر ہے
کہ جس نبی آخر الزمان کی بشارتین اگلے انبیا و مرسلین دیتے چلے آئے تھے اُسکو ظہور و شہود سے
مین ظاہر کیا سو وہ نبی جب پیدا ہوا خوف سے شیطان بھی گھبرایا ہوا سارے جہان کے کافرون مین ہلکہ
دہلا ہوا قبہ مین کنگرات ٹوٹے اور عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا عرب مین شور انبیا
سے ہم کی آمد آمد کا وہ خاتم الانبیا والمرسلین کہ جس طرح حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین

بشارت دیکر فرمایا تہا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اسیطرح اور انہین
الفاظ سے حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکی بشارت دی پر افسوس کہ اسپر بہی شقیان ازلی صراط مستقیم
سے واہ گمراہی و ربلے سخت دلی کی باوجودیکہ نسبت اور رہنمائی کے اقرار باتین اونکے مصر و تیز بچنے
اور صحیح علوم اوس منادی صادق نے راہ راست پر بلایا اور فرمایا کہ تیرہ و ردنا سالفین نے خدا کی کتاب
مین خلط ملط کر دیا ان آیات متشابہات پایل ہوکر گمراہی مین نہ پہنسو اور وہ کتاب کہ لا ریب فیہ جسکی صفت
اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ جسکی شان ہے ہو او اس گمراہی آہی سے باز آؤ اور تم لوگ
خدا کے نور کو پہونک پہانک سے نہ بجہا سکوگے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پر ہرگز نہ مانا اور تیرگی کو نہ چہوڑا اور جو کچہہ اوستادی کر کی بہی خدا کے
کلام مین بہی کر گزرے ایک ہزار ہزار شکر اوس خدا تعالی کا ہم پر واجب ہے کہ جسنے ہکو اس تیرگی سے
بچا کر صراط مستقیم پر قایم رکہا اور مضمون اس آیہ کا جسطرح پردہ مین چہپا تہا ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ظاہر فرمایا باوجودیکہ کسی اہل اسلام دین کے کبہہ
اسطرح حکایات کسی زمانہ مین ذرا سا بہی نہ آیا تہا پر تیرہ سو برس صدیون مین جیسکہ پادریون نے
پہر اوس تیرگی اور گمراہی کو اوکسایا اور جہان مین نقارہ علی الاعلان انکو بیمبند کر کے خلاف
کا بجایا تہی بہی ویسی ہی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت سے کہ اولاد تو علما
حقیقی نے مباحثہ و تقریر مین مخالفین کو زک دی اور جس جس بات کو انکو ایک تسمہ پادری لوگ

اپنی چالاکی سے چھپاتے اور مخفی کرتے چلے آتے تھے انکا اقرار کر دیا اور یہہ بعض بعض باتیں جو اُن
مباحثہ کے وقت تو نہیں رہ گئی تھیں اور انکا ذکر نہ آیا تھا اب اُن خطوط کے ذریعہ انکا بھی
اقبال کرا دیا علی الخصوص مسئلہ تحریف جو عمدہ مسائل متنازعہ فیہ میں سے ہے مخالفین کی تحریرات
سے بخوبی تمام کالشمس فی رابعۃ النہار پایہ ثبوت کو پہنچا یا الحمد للہ اب ہر ادنی و اعلیٰ پر
یہہ بات واضح و آشکار ہو جائیگی کہ یہہ اناجیل اربعہ جو آج کل عیسائیوں میں مستعمل اور انکی
مسلم علیہ ٹھہری ہیں بیشک موضوعی مصنوعی ہیں اور ہرگز تمام منجانب اللہ کلام نہیں ہو سکتیں کیونکہ
انکے معتقدین آپ اسپر متفق ہیں کہ آیتیں کی آیتیں انمیں سے نکالی گئیں اور آیتیں کی آیتیں مخالفین
کے تصرفات سے انمیں بڑھا دی گئی ہیں واضح ہو کہ اس حصہ میں فریقین کے خطوط انگریزی کا
ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے اور باقی خطوط جنسہٖ بلفظہٖ درج کئے گئے ہیں خداوند
تعالیٰ اپنے نبی آخر الزمان کے صدقہ سے انکا فائدہ خلائق کو پہنچا دے اور ہمکو اور سب لوگوں
کو راہ مستقیم پر قائم رکھے آمین یا رب العالمین ؎

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
السلام علیکم بعد التماس یہہ ہے کہ تین جلد انگریزی کتابیں جنمیں سے ایک جو دوسری دو نو کی نسبت ضخیم ہے
اسپنگر صاحب کی تصنیفات سے اور شاید اختتام کے وقت اسکا ترجمہ اردو میں کیا جاوے بھیجکر
سیر مطالعہ کے واسطے بھیجتا ہوں جب آپ ان تینوں کتابوں کے سیر مطالعہ سے فراغت پاویں انکو پھر
میرے پاس بھیجدیجئے زیادہ والسلام

الراقم
بندہ کشیش فانڈر صاحب
مرقومہ ۱۵ رمئی ۱۸۵۴ عیسوی

جناب پادریصاحب شفیق مخلصان کنیشن نذیر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ تین جلدین کتاب انگریزی آپ کی بہیجی
ہوئی کہ ایک اونمین سے ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کی تصنیف ہے آپ کے
نامہ کے ساتہہ پہنچین مجھے ممنون فرمایا لیکن اونکے بہیجنے کا مطلب معلوم
نہوا آیا مباحثہ جناب سرور کائنات صلی الله علیہ وسلم کے مطاعن مین منظور
ہے یا بلا غرض خاص صرف مطالعہ کے لئے بہیجی ہین اگر دوسری بات
ہے تو محض لاحاصل ہے کیونکہ یہ کتابین چند عرصے سے چہپ گئی
ہین اور اکثر میرے مطالعہ مین رہی ہین اور جو کچہہ سیل صاحب نے
قرآن شریف کے ترجمے کے مقدمہ مین لکہا ہے وہ بہی دیکہا ہے
اور تاریخ محمدی اروِنگ صاحب کی اور تالیفات مصنفان لائبریری
اف یوسفل نالج بہی مطالعہ مین آئی ہے سوا اسکے وہ کتابین علماء مسیحیہ کی
جو انجیل کے باب مین اور حضرت عیسیٰ ع کی شان مین لکہی گئی ہین جیسے
کتاب انکیسی ہومو اور تاریخ یسوعی استراس صاحب کی اور کتاب بونیجر
لی اور تصنیفات اسپائی نوزا کی اور چہہ رسالے ولسن صاحب کے اور
کتاب مورل فلاسفر کی اور کتاب تامس پین کی اور کتاب موسوم

بہ جے ہود الوبیڈ اور تصنیفات یو من و دالیزرہ بالفزی وغیرہ مسیحیو نکی کہ
اسطرحکی کتابین بڑے اہتمام سے چہپی ہین انہین سے اکثر میرے مطالعہ
مین رہی ہین لیکن مین یقینا جانتا ہون کہ آپ کو ان کتابونکے ملاحظہ
کا اتفاق نہوا ہوگا کیونکہ اگر اس طرحکی بعض کتابین آپ کی نظر سے
گذرتین اور جناب اونکے مضامین کو ان کتب مرسلہ کے مضامین سے
مقابلہ کرکر انصاف فرماتے تو ہرگز لیے کتابین میرے پاس نہبیجتے
اسلئے مین چاہتا ہون کہ مہربانی فرماکر بہ نیت اثبات حق کے اولاً کتب
مرقومہ بالا کو مطالعہ کرین اسکے بعد بہی اگر طعن و تشنیع کا حوصلہ ہواور
منصف دلی اجازت دیوے تو ان کتب مرسلہ کی سیر و مطالعہ کی
درخواست مجہسے فرماوین اگر اس طرحکی کتابین جناب کے کتب خانہ
مین موجود نہووین تو مجہے فرمائیے کہ حتی المقدور بطور عاریت وغیرہ
کے اونکے بہم پہنچانے مین سعی کرون علاوہ برین اکثر مطالب ان
کتب مرسلہ کے محض بے اصل و بے بنیاد ہین جیسے وہ آپکا ادعا جو میزان الحق
کے باب اول کی فصل دوسری مین مندرج ہے یعنے قرآن اور اوسکے
مفسر دعوی کرتے ہین کہ حسا زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے

طورسے زبور منسوخ ہوئی الخ) یا یہہ عبارت (اسصورت مین دعوی
محمدی کا بیجا ہے جو کہتا ہے کہ زبور توریت کی ناسخ ہے الخ) حالانکہ
یہہ صریح بہتان ہے نہ کہین قران مین اور نہ کسی تفسیر مین یہہ مذکور
ہے اور نہ کوئی محمدی اسکا معتقد بلکہ اسکے خلاف کتب اسلامیہ مین مرقوم
ہی کہ نسخ محض اوامر و نواہی مین آتا ہے نہ اخبار و دعاؤن وغیرہ
مین اور زبور مین اسیطرحکے مضامین ہین سوکسطرح کوئی محمدی اسکے
منسوخ ہونیکا دعوی کرسکتا ہی اور اگر پہلی بات ہے تب بہی بے فائدہ
ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ اس طرحکے مباحثہ سے کچہہ فائدہ حاصل نہین ہوتا
بلکہ مقصد کے بالعکس نتیجہ نکلتا ہے اور اسی جہت سے مباحثہ مذہبی مین
مین کم لگاتا ہون اور ایسی چیزونکا مجہکو شوق نہین ہے چنانچہ مولوی
رحمۃ اللہ صاحب کے بعض خطوط کے مضمون سے آپ کو واضح ہوا ہے اور
کار سرکاری سے بہی فرصت کم پاتا ہون علاوہ اسکے آپ کو معلوم ہے
کہ ان کتابون کے مطالب کچہہ اوسسے زیادہ نہین ہین جو آپ نے
میزان الحق مین لکہا ہے اور اوسکا جواب لفظاً لفظاً صاحب استفسار و
جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے دیا چنانچہ بعض تو آپ کے ملاحظہ مین

لندی ہین اور بعض ترتیب گذر چکی اور آپ کی طرف سے ابتک جواب باصواب
لکھا نہین گیا تو کیا ضرور کہ جدا مباحثہ قائم ہو اس صورت مین اگر مجھکو
معاف رکھیے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جو آپ بمقتضاے سرانجام کار
اپنے عہدہ کے خواہی نخواہی مباحثہ ہی کیا چاہین تو اس ترتیب کو جو پہلے
سے خاطر شریف مین مرکوز تھی اور مباحثہ کے وقت مولوی رحمۃ اللہ صاحب
کے ساتھہ پیراز سر نو شہر گئی ہے کا ہکو ہاتھہ سے دیتے ہین
اور جو آپ اپنی دانست مین نسخ و تحریف کے مباحثہ سے فارغ ہو چکے
ہین اور حسب ادعا محمدیونکے منسوخیت و محرفیت کتب مقدسہ کے
مقر ہین تو اجمال اور اہمال کو جو آپ کی اکثر عبارات مین ہے چہوڑ کر
صاف لکھیے کہ مباحثہ نسخ و تحریف کا کہ محمدیون اور عیسائیون مین
متنازعہ فیہ تہا طے ہوگیا اور ہمنے مانا کہ ہماری کتب مسلمہ حسب اصطلاح
اہل اسلام کے منسوخ و محرف ہوگئی ہین فقط ______
آپ کے خط بہیجنے کے بعد جسمین اقرار نسخ و تحریف کا ہو تثلیث کے
مسئلہ مین جو موافق ترتیب مقررۂ سابق و حال کے تیسرا مسئلہ
ہے گفتگو کیجاوے گی ہر چند یہہ اقرار جلکی مین استدعا کرتا ہون۔

کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ وہی ہے جو آپ نے جمیع عام مین علی رؤس الاشہاد اسکا اقرار کیا ہے لیکن واسطے رفع ایک پیچ کے جو جناب کی بعض عبارات مین واقع ہے مستدعی ہوا ہون بالجملہ خلاصہ یہہ ہے کہ اگر باوجود ان عذرون کے جو اوپر مذکور ہوئے مباحثہ کرنا امر ضروری جانتے ہو تو اپنی کتب دینیہ سے ہاتھہ دہو کر اور انکو موافق اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و محرف مانکر تثلیث کے میدان مین قدم رکہئے جب اس مسئلہ سے فراغت حاصل ہوگی تو حضرت خاتم الرسالت صلی الله علیه وسلم کی نبوت کے باب مین گفتگو کیجاویگی بہرحال جو آپ کی بہیجی ہوئی کتاب ہو نکا اپنے پاس رکہنا فضول جانا اسواسطے تینون جلدین خدمت مین واپس بہیجدین امید کہ انکی رسید سے مسرور فرمادین اور یہہ جو آپنے لکہا تہا کہ شاید وقت اختتام اوسکا (یعنے اسپہنگر صاحب کی کتاب کا) ترجمہ اردو مین کیا جاوے سو میری دانست مین اسکے ترجمہ مین مصروف ہونا تضیع اوقات ہے کیونکہ اس کتاب کے مطالب کچھہ میزان الحق سے زیادہ نہین ہین سو مین ازراہ خیرخواہی صلاح دیتا ہون کہ اگر تاریخ یسوعی جناب

ڈاکٹر ڈیوڈ فریڈرک اسٹراس صاحب کی اردو مین ترجمہ کی جاوے

تو بہت مفید ہوگی +

الراقم

بنام ڈاکٹر محمد وزیرخان صاحب ۲۱ شعبان ۱۲۷۸ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۸۶۲ء

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مہربان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد از سلام عرض یہہ ہی کہ جناب کا خلاصہ اُن تین کتاب انگریزی کے جو

من نے آپ کے مطالعہ کو بہیجی تہین پہنچا جواب مین اب دو بات پر اکتفا

کرتا ہون اولاً تعجب کرتا ہون کہ تامس پائن اور ڈاکٹر اسٹراس

صاحب سے لوگون کی کتاب آپ کو پسند ہین یہہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین

مین سے ہین نہ نبی کو مانتے نہ وحی کے قایل ہین اور نہ موسی نہ عیسی کو

برحق جانتے اور معجزہ سے بہی انکار کرتے ہین وے تو وحدۃ الوجودی

اور دہریہ کی قسم سے ہین اور اس مرحلہ سے کہ اُنکی کتاب آپ کے

نزدیک معقول ہی یہہ شبہہ ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی اُنکے زمرہ مین

سے ہین چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہی ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی

اور باطن مین دہریہ ہین اور یہہ کہ ان صاحبون کی کتاب ولایت مین

بے روک ٹوک طبع مین آ ئی ہین یہہ کچہہ اسکی دلیل نہین کہ گویا وے
کتاب حق یا مسیحون کے نزدیک پسندیدہ ہین جیسا آپ کو بہی بخوبی
معلوم ہوگا صرف منکرین کی سمجہہ مین وے معقول ہین اور بس اور
مسیحی علما سے ان کتابون کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوئے
ہین چنانچہ ان کتابون مین سے جو منکرین مذکورہ کے اعتراضات کے جواب
مین لکہی گئی ہین دو میرے پاس بہی موجود ہین ایک انگریزی اور ایک
جرمنی زبان مین اگر آپ چاہین کہ انکو ملاحظہ کرین تو وہ جو انگریزی زبان
مین ہی آپ کی خدمت مین بہیجدونگا اس مین ٹامس پائن اور گبن اور
ہیوم کے اعتراضات کے جواب مسطور و مذکور ہین اور وہ جو جرمنی سے ہے
ان کتابون مین سے ایک ہی جو ڈاکٹر اسٹراس کی کتاب کے جواب مین
لکہی گئی ہین ثانیاً یہہ کہ آپ فرماتے ہین کہ تاریخ محمدی مصنفہ ڈاکٹر اسپرنگر
صاحب محض بے اصل و بے بنیاد ہی پس التماس کرتا ہون کہ آپ
ان مواضع کو جنہین آپ محض بے اصل بتاتے ہین نشان دیجئے
معہ اپنے اعتراضات کے اور مین ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے پاس
بہیجدونگا شک نہین کہ صاحب موصوف جو عربی مین عالم کامل ہے

اپنے جواب مین بتا دیگا کہ اسکا قول صحیح اور آپ کا قول محض بے اصل ہی فقط

الراقم
بندہ گنیش فنڈر صاحب ۲۹ مئی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان گنیش فنڈر صاحب سلامت

بعد اوجب کے التماس یہہ ہے کہ جناب کا خط مرقومہ ۲۹ مئی سنہ حال کا پہنچا اوسکے دیکھنے سے مجھے کمال تعجب ہوا کہ جناب نے یہہ کہا نیسے نکالا کہ مین اونکی کتابونکو معقول سمجھتا ہون مین نے تو صرف یہی لکھا تھا کہ وے کتابین میرے مطالعہ مین رہی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کسی کتاب کے مطالعہ مین رہنے سے یہہ لازم نہین آتا کہ آدمی اونکا معتقد بھی ہوجاوے ہر چند وے میرے مطالعہ مین رہین لیکن وے میرے معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین لیکن جناب نے ازبسکہ بیہ فہم مین اپنی تیز فہمی کو کام فرماکے کچھ اور ہی مطلب گہڑ لیا اور تر ہ او سپر یہہ ہوا کہ زبان قلم سے کچھ ان کہنی بھی کہہ ڈالی — اب آپکا سے جتنی آپکی تیز فہمی اور سخن شناسی کی توصیف بیان کرون سو بجا اور مناسب ہے — کیا آپ یہہ نہین جانتے کہ ہمارے نزدیک

دشمن اور برا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن اور برا کہنے والے کی برابر ہے پس اسی جہت سے عیب لگانیوالا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت سرور کائنات کا دونون برابر ہین جیسے مثل مشہور ہے سگ زرد برادر شغال — پس اب صاف ظاہر ہے کہ وے کتابین بھلا ہمارے نزدیک کاہیکو معقول ہونگی — اور تعجب ہے کہ جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے آپ کی نسبت ایک لفظ گریز کا لکھا تھا وہ آپ کو ایسا ناگوار گذرا کہ آپ نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ امر مباحثہ مین ایسے لفظ کا لکھنا خلاف تحریر اہل تہذیب کے ہے حالانکہ وہی لفظ آپ پہلے جناب مولوی آل حسن صاحب کو لکھہ چکے ہین — کیا آپ کا یہہ لکھنا کہ اس مرحلہ سے کہ اونکی کتاب آپ کی نزدیک معقول ہے بیشبہہ ہوتا ہے کہ شاید جناب بھی انکے زمرہ مین سے ہین م خلاف تحریر اہل تہذیب نہین ہے ایا اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ مین بھی اسکے جواب مین اس جہت سے کہ اون کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بھیجی ہین بہت سی باتین الحاد کی ہین اور آپ اون کتابون کو معقول سمجھتے ہین آپ کو ملحد نہ کہون یا انس سبب سے کہ آپ نے مجمع عام مین احکام

توریت کے منسوخ ہونیکا اقرار کیا اور عہد جدید میں سات ہزار جگہ تحریف سے
متغیر ہوگئے اور تیس ہزار بائبل کے نسخ متعددہ میں ایسے سہو کاتب
کو کہ جنکے سبب سے ورس کے ورس حاشیہ سے متن میں داخل ہوگئے
اور بہتیرے ورس جو اصل متن میں تھے خارج ہوگئے اور ورس کے
ورس بدل گئے اوس جلسہ میں آپ نے تسلیم کر لیا یہہ کہا جاوے کہ
آپ اپنے دل میں تو دین عیسوی کے باطل ہونیکے معتقد ہیں اور انکی کتب
مقدسہ کو منسوخ و محرف بھی جانتے ہیں اور ہرگز انکا آپ کو اعتقاد نہیں
لیکن صرف بسبب خواہش و غرض دنیوی کے آپ اپنے دین کو ظاہر
نہیں کرتے ہیں اور اسی لئے ان محرف کتابوں کے حامی بن رہے ہیں
ما بسیات کالی ظاہر کے کہ عمر بھر تو آپ کلکتہ کو تہیرین کے مرید رہیں
اور اب صرف کئی برس سے جو مرحوم اف انگلستہ میں داخل ہوگئے
میں گمان کیا جاوے کہ اسمیں بھی وہی غرض دنیاوی سبب ہوگا
کیونکہ اب آپ کو انگلستان میں رہنے کا ارادہ ہے جیسا کہ میں نے
آپ کے دلی رفیق سے بھی سنا حتی یا اسکا سبب انکی امر خانگی ہو جیسا کہ
اور لوگ کہتے ہیں اس مشہور قول الحرب القیس علی النفس کے طرف

خیال کرکے یہہ کہا جاوے کہ آپ خود دہریہ ہین پس اس لیئے اورونکو
بہی آپ اپنا ہی سا سمجہتے ہین اور اب آپ کی بعینہ وہی مثل ہے
کہ ہاتہون مہندی پیرون مہندی اپنے لچہن اورون دیندی لیکن ازبسکہ
یہہ باتین مناسب نہین ہین اور خلاف دابِ تحریر و تہذیب ہین تو
اسواسطے مین آپ کی نسبت نہین لکہتا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جناب

ملت اسلامیہ مین ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ
ہین سو یہہ بہی آپکا حسن ظن ہے بہلا اونکو کس بات کا ڈر ہی کہ جو کچہہ
اونکے دلمین ہے سو علانیہ ظاہر نکرین ہان عیسائیون مین البتہ ہزار ہا لوگ
ایسے ہوگئے ہین چنانچہ جرمن اور فرانس اور امریکہ بلکہ خود انگلستان مین
بہی اس امر کا بڑا چرچا ہے اور چہپے چہپائے تو ہندوستان مین بہی
بہتیرے ہین —— اور دستر اس کی کتاب کے بابت جو آپ لکہتے
ہین کہ میرے پاس اوسکے جواب مین ایک کتاب جرمنی ہے سو مقام
تعجب ہی کہ مجمع عام مین مباحثہ کے وقت مین سنے اون بہت سے اعتراضون
مین سے جو ڈاکٹر دستر اس صاحب نے کئے ہین صرف ایک ہی اعتراض
پیش کیا تہا یعنے جو وہ سس ۲۷ باب اول متی پر ہتا اور آپ سے

اوسکا کہیہ ہی جواب نہ بن پڑا نخواہ اس اقرار کے کہ غلطی کہیہ اور سہو اور
تحریف کہیہ ادر لیکن شاید آپ یہہ عذر کرین کہ بسبب زحمت مجمع کے میرے
موہنہ سے جواب اوسکا نہ نکل سکا تو خیر اب ہم ہی چند اعتراض جو
اکثر اسپر اس صاحب نے فقط اول ہی باب متی پر کئے ہین لکہتا ہون
آپ اونکا جواب جرمنی کتاب سے مہربانی کر کے لکہہ بہیجئے **اول**
یہہ کہ ورس ۱۷ باب اول متی مین یون لکہا ہے کہ سب پشتین ابراہام
سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوس وقت تک کہ
بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے
مسیح تک چودہ پشت ہین بس اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ
نسب نامہ مین چودہ چودہ پشتونکی تین قسمین ہین حال آنکہ
یہہ غلط ہے اس لئے کہ اگر سب نام گنے جادین تو حضرت ابراہیم سے حضرت
داؤد تک تو البتہ چودہ ہوتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد دونون
اسی قسمت اول مین داخل ہون اور قسمت دوم مین یکنیا کو لیکے پورے
ہوتے ہین لیکن قسمت سیوم مین سب نام حضرت عیسی سمیت صرف
تیرہ ہین پس متی نے سہو سے ایک نام چہوڑ دیا کس لئے

کہ کاتب کے سہو کا تو گمان نہین ہو سکتا اِسلئے کہ پورفری نے بہی یہہ
اعتراض کیا تہا **دوسرا** یہہ کہ قسمت دوم مین جو حضرت سلیمان
سے شروع اور یہکینیا پر ختم ہوتی ہے متی چودہ پشتین بتلاتا ہے
حال آنکہ تواریخ کی اول کتاب کے باب تیسرے کو ملاحظہ کرنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسی زمانہ یعنے حضرت سلیمان سے یہکینیا
تک ۱۸ پشتین ہوئی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف
کی راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ایک ماننا پڑا تہا اب
۱۸ اور ۱۴ کو بہی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا
احتمال ہو ہی نہین سکتا — **تیسرا** یہہ کہ متی ورس ۸ مین
عوزیا کو یورام کا بیٹا لکہتا ہے حال آنکہ وہ اوسکے پڑپوتے کا بیٹا ہے اور جناب
متی نے غلطی سے تین بادشاہون کو چہوڑ دیا ہے جیسا کہ ورس ۱۱ و ۱۲ باب
۳ کتاب اول تاریخ سے ظاہر ہے — **چوتہا** یہہ کہ ورس ۱۱ مین متی
نے یہکینیا کو یوشیا کا بیٹا لکہا ہے حال آنکہ وہ اوسکا پوتا تہا اور یہان بہی
متی سے ایک نام چہوٹ گیا **پانچوان** متی نے یہکینیا کے بہائی لکہے ہین
حال آنکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بہائی ثابت نہین ہوتا

بلکہ وہ اپنے ماباپ کا اکلوتا بیٹا تھا البتہ اوسکے باپ کے تو بیس بھائی تھے
چہٹا متی نے زر بابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہا ہے حال آنکہ وہ اوسکا
بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوان** متی نے ابیود کو زر بابل کا
بیٹا لکہا ہے حال انکہ اوسکے بیٹو نمین یہہ کسی کا بہی نام نہین پس جب
ایک نسب نامہ مین جناب متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکی کتاب
مین موحد احادیث کتنی غلطیان ہونگی لہذا اسٹراس صاحب کہتے ہین کہ جب
یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین قصور ہی تو اوسکا کلام قابل اعتبار
نہین سوا اسکے اسٹراس صاحب نے نسب نامہ پر اور بہی اعتراض
کئے ہین کہ بسبب خوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا ہے آپ کے
اخلاق سے امیدوار ہون کہ اسکے جواب سے مطلع فرمائیے ــ
اور یہہ جو آپ نے لکہا کہ اسپرنگر صاحب کی کتاب پر جو اعتراض ہون
او سپر نشان دیجئے اونکے جواب و ثانسے طلب کئے جاوینگے
سو اسمین بہی بندہ کے نزدیک کوئی فائدہ متصور نہین ہے
کیلئے کہ جب ہم لوگون نے آپ کی کتب مقدسہ کو بے سند ثابت کردیا
اور اوسمین غلطیان فاحش ظاہر کردین کہ جسکو آپ نے بہی مان لیا

اور ایسا ہی میزان حق کی وہ عبارتین جو نسخ سے متعلق ہین اور اول خط مین اوسکی نقل لکہی گئی ہے خلاف واقع ثابت کردی گئیں تو آپنے اوسکے جواب مین سوا ے لفظ خیر کے کیا کہا پس ڈاکٹرا سپرنگر صاحب سے بہی یہی توقع ہے ــــ اب ہمارے آپکے بنی نوع ہونیکے حقوق ہمکو اس مرحلہ پر لاتے ہین کہ ہم محبت دلی اور رحم کی راہ سے دو ایک بات آپ سے کہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسہین مانین اور وہ یہہ ہین کہ آپ جو اپنے دین کو حق اور سب ادیان کو ناحق جانکر ایک زمانہ کے ساتہہ برسر پرخاش ہین اور کسیکے روبرو آپ کی بات کو فروغ نہین ہوتا اور نہ آپ کے دلائل فروغ پانے کے لائق ہین حتیٰ کہ بت پرستون پر بہی آپ کے دلائل حجت نہین ہوسکتے سو آپ کا یہہ قول و فعل محض لایعنی اور غیر مفید ہے اور یہہ بات صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ بعض عیسائی بہی ایسا ہی کہتے ہین اور مشنریون پر ہنستے ہین چنانچہ آپکو بہی معلوم ہوا ہوگا اور یہہ بہی آپ خوب جانتے کہ مشنریون نے جو دہوم دہام مچا رکہی تہی اور اہل اسلام اوسکی طرف التفات نکرتے تہے تو یہہ بات محض اسلئے تہی کہ اونکے بہ یان کو بیہودہ سمجہہ کر چپ ہو رہتے تہے اب جو حد سے متجاوز

ہوا تو ان لوگون نے بھی کمر باندھی اور جواب کے لئے مستعد ہوئے چنانچہ
چند کتابین اپ کی نظر سے گذری ہین اور بعض اور گذرنے والی ہین
لیکن مین تعجب کرتا ہون کہ آپ اپنی بھولی بھیڑیون کو چھوڑکر دوسری
طرف کیلئے متوجہ ہوئے ہین آپ کے وطن مین (جنکا حق آپکے ذمہ
زیادہ ہے اور بموجب قول جناب مسیح علیہ السلام اونکی ہدایت آپکے
ذمہ پر ہے) بہت سے ایسے لوگ ہین جو خدا کو بھی نہین جانتے اور
نہ مسیح اور موسے علیہما السلام کو پس آپکو بموجب اپنی کتاب کے اونکی
ہدایت کی طرف مشغول ہونا چاہئیے اور بیچارے غریب مسلمانون سے ہات دہونا
پس
محبت کی راہ سے عرض کرتا ہون کہ بحث کے بہانہ سے دوسرے لوگون کو
سخت باتین کہنی بھلے مانسون کا کام نہین ہے نہین تو بہکر لڑنے کے لئے
بازاری لوگ بہت ہین علماء کو خدا نے علم کے جہت سے فضیلت دی ہے
اونکو اپنی زبان سے حکمت اور مصلحت کی باتین نکالنی چاہین نہ بیہودہ
اور نالائق ورنہ بموجب مثل مشہور کے جواب ترکی بترکی اقتداء جو کچھ فرمائیگا
ویسا ہی عرض کیا جائیگا ✤
الراقم ـــــــــــــــــــ مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۵۴ء
بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت
بعد ما وجب عرض یہہ ہے کہ نامہ نامی مورخہ یکم جون پہنچا اور بندہ آکے
مضمون سے آگاہ ہوا جناب کی اس بات سے کہ آپ نے بائبل اور
استر اس وغیرہ منکرین کی کتابون کے حق مین فرمایا ہے کہ دے
میری معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین ———
مین بہت خوش ہوا اور آپ کے اس اقرار سے میرا وہ شبہ کہ
انکی تصنیفات آپ کے نزدیک معقول ہین دور ہوا مگر یہہ کہ مین اس
شبہ مین پڑا تہا کچہہ تعجب نہین کیونکہ آپ کے خط سے مجہے ویسا ہی
معلوم ہوا تہا اور کیون نہو آپ نے تو اول ان منکرین کو بہی علمائے
مسیحیہ کہا پہر آپ لکہتے ہین کہ اگر سامی جناب مطالب و مضامین
مندرجہ کتب مذکورہ را با مطالب و مضامین کتب مرسلہ حال منقا
نردہ از عدل و انصاف نمی گذشتند الخ پہر آپ کہتے ہین کہ ———
نخواہم کہ براہ مہربانی بہ نیت احقاق حق بسیر و مطالعہ کتب مرقومہ بالا
بردازند الخ پہر خط کے آخر مین ہی کہ ——— از روی خیر خواہی اصلاح
سدہم کہ اگر کہ از ڈاکٹر اسہ اس ا احب و ا و و تہ ج ذ ...

ایسا مفید جو اہمند شاید بے انصاف جناب کو یاد نہ رہے لیکن میری دانست مین
ان الفاظ سے کہ آپ نے پہ تمیں اور بے تشخیص کہے کوئی اور بات
صادر نہین ہوتی مگر یہہ کہ ان سب مصنفین کی کتاب آپ کے نزدیک
معقول ہین خیر اب تو معلوم ہوا کہ انکی کتب آپ کے نزدیک معتمد علیہ
نہین بس میرا مطلب حاصل ہوا آپ خط مرقومہ حال مین کہتے ہین
کہ اب کون امر مجھے مانع ہو سکتا ہے کہ مین بہی اس جہت سے
کہ ان کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بہیجی تہین بہت سی
باتین الحادکی نہین اور آپ ان کتابون کو معقول سمجھتے ہین آپ کو
ملحد نہ کہون الخ آپکا یہہ مسئلہ صرف اسوقت درست ہوتا کہ میری
بہیجی ہوئی کتابوںمین ایسی باتین ہوتین کہ مسیحی اعتقاد سے برخلاف
ہون لیکن جو جو اکثر اسیر تکر صاحب محمد اور قرآن کے ابطال
مین لکہا ہے اگرچہ آپکے نزدیک الحاد اور بے اصل ہو مگر انجیل اور
مسیحی اعتقاد کے موافق اور مطابق ہی مگر ان منکرین کی کتابون مین
جنکی نشاندہی آپنے کی ہے بہت ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے
بہی برخلاف ہین لہذا وہ شخص جسنے انکو معقول جانا پہر محمدی نرہا

پس آپ کا مسئلہ سچا اور بموقع نکلا —— اور یہہ جو آپ نے ان اعتراضا
کے جواب مجہسے درخواست کئے جنکو ڈاکتر اسٹراس صاحب
نے متی کے نسب نامہ کے حق مین وارد کیا ہے اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسے شخص کے اعتراضات کے جواب جو آپ کے نزدیک بہی
معقول اور معتبر نہین ہین کسواسطے آپ کو لکہون یا جہ متی کتابون سے
نکال ڈالون جب وہ معتبر و معتقد علیہ ہی نہین تو اسکے اعتراضات کا
بہی یہی حال ہوگا اور اگر آپ تعصب کی راہ سے یا کسی اور سبب سے
کہوگے کہ صاحب کی اور بات تو میری معتقد علیہ نہین مگر یہہ میرے
نزدیک معقول ہے تو بات یہہ ہے کہ جناب اول ثابت کیجئے اور
بتائیے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین مرقوم
ہے اسی طور پر اس انجیل مین نہین ہے جو محمدؐ کے وقت مین تہی
اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے اگر اسمین اور طرح کی ہے
تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب چاہئے اور اگر اس انجیل مین بعینہ
ویسا ہی ہے جیسا اب کی انجیل مین تو ہر محمدی کو بہی یقین ہوگا
کہ متی حواری نے کچہہ خلاف نہین لکہا بلکہ ڈاکتر اسٹراس صاحب

غلط سمجہا ہے ـــــ اور اور بات جو آپ نے خط مذکور مین مسطور کی ہین اُنکا جواب یہہ ہی کہ وہ باتین ایسی نہین ہین کہ ان پر کچہہ توجہ اور جواب چاہیے فقط

الراقم کنیش فنڈ صاحب ۲۔ جون سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کنیش فنڈ صاحب سلامت

بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۲ جون سنہ حال پہنچا مجھے کمال حیرت ہے کہ آپ نے میرے دونون خطون کے جواب مین مضمون مثل مشہور سوال از آسمان و جواب از ریسمان کو خوب ہی نباہا ہے یعنی آپ نے میری ایک بات کا بہی جواب نہ دیا بلکہ صرف اپنی ذکاوت کے اظہار کے لئے میرے خط اول کے دو تین جملہ نقل کر کے یہہ لکہا کہ آپ اُنکے سبب سے دہوکا کہا کے یہہ سمجہہ گئے تہے کہ مین اُن کتابون کو اپنا معتقد علیہ جانتا ہون حال آنکہ یہہ مطلب کسی طور پر اُنسے نہین نکلتا آپ نے اپنی خوش فہمی سے جو کچہہ چاہا سمجہہ لیا کیونکہ جو کچہہ مین نے اُنکے باب مین لکہا تہا سو محض آپ کے الزام دینے کے لئے لکہا تہا نہ یہہ کہ العیاذ باللہ مین اُن کتابون کا

معتقد ہون اور ہر دانشمند خوب جانتا ہے کہ جواب الزامی کا مطلب یہہ ہوتا
کہ جس قاعدہ کی بنا پر تم ہمپر اعتراض کرتے ہو اسی قاعدہ یا اسکے
اصل الاصول کی بنا پر وہی اعتراض یا مثل اسکے تم پر عائد ہوتا ہے
نہ یہہ کہ مفاد اس جواب کا عین ہمارا عقیدہ ہو اور میرا بہی یہی مطلب تہا
یعنی جیسا آپ لوگ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین
واہی تباہی اعتراض کرتے ہین ویسا ہی بلکہ اس سے زیادہ آپکے
ہم وطن بہائیون نے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام
کی نسبت لکہا ہے پس جب آپ انکی کتابون کو دیکہینگے تو آپ کی آنکہین
کہل جائینگی اور آپکو معلوم ہوگا کہ جو جواب آپ ان لوگون کو دینگے
وہی جواب مسلمان لوگ بہی بدرجہ اولی آپکو دینگے اور یہہ جو آپ
فرماتے ہین کہ کیون ہنو آپ نے تو اول ان منکرین کو بہی علما ہی کہا
سو یہہ بحث لفظی ہے اگر ہم ایسی بحث کیا چاہتے تو آپ کے پہلے خط
مین بہتیرے لفظون پر گرفت کرتے مثلاً کہتے کہ آپکو لفظ دہریہ کے
معنی بہی معلوم نہین اسلیئے کہ آپ نے اس لفظ کو ملحد کے معنی
مین استعمال کیا تہا حالانکہ ملحد اور دہریہ مین زمین آسمان کا

فرق سے سوا اس صورت مین آپ کا اعتراض قابل التفات نہین تاہم
آپ کی تشفی خاطر کے لیئے اتنا لکہتا ہون کہ جن باتون کے سبب سے
آپ اُن لوگون کو مسیحی نہین کہا چاہتے ہین وہی باتین یا مثل اُنکے
اور لوگون مین بہی تہین حال آنکہ اُنکو فرق مسیحیہ مین گنا ہے مثلاً
فرقہ مانیکیس یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ موسیٰ اور تمام پیمبران عہد
عتیق کا معبود شیطان تہا یا فرقہ ابیونیہ جو پولوس مقدس کو
مرتد بتلاتا اور اسکے تمام خطون سے انکار کرتا تہا باوجود اسکے یہہ
دونون فرقہ فرق مسیحیہ سے گنے جاتے تہے غایت الامر یہہ ہے کہ
آپ اِن لوگون کو بہی مبتدع کہین گے یا مصلح دین عیسوی آپ کے
پیشوا جناب ڈاکٹر مارٹن لوتہر صاحب حضرت موسیٰ کے حق مین
فرماتے تہے کہ وہ تو جلاد دہنکا سردار ہے ہم اُسکی نہ سُنینگے وہ
تو دشمن عیسیٰ ہے اور احکام عشرہ سب بدعات کی جڑہ ہین اور
نامہ یعقوب گہاس پہوس ہے یا جان کالوین صاحب آپ کے
دوسرے پیشوا اپطرس حواری کے حق مین فرماتے تہے کہ اُسنے
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا

اور توفیق عیسوی کو دور پہینکا پس ان لوگون کو آپ باوجودان
باتون کے صرف مسیحی نہین جانتے بلکہ مسیحیونکا پیشوا سمجھتے ہین
ایسی صورت مین اگر مین نے بہی ان لوگون کو مسیحیہ لکہا تو کیا
غضب کیا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جو جو ڈاکٹر اسپرنگر نے
نے محمد ﷺ اور قران کے ابطال مین لکہا ہے اگرچہ آپ کے نزدیک لغو
اور بے اصل ہو مگر انجیل اور مسیحی اعتقاد کے موافق و مطابق ہے
مگر اُن منکرین کی کتابون مین جنکی نشاندہی آپ نے کی ہے بہت
ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے بہی برخلاف ہین لہذا وہ شخص
جسنے انکو معقول جانا پہر محمدی نرہا پس آپ کا مسئلہ بیجا اور بے موقع
نکلا سو یہہ بہی آپ کی سمجہہ کی خوبی سے ہے یہہ جواب آپکا اُسوقت
پذیرائی کے قابل ہوتا کہ جب پہلے آپ یہہ ثابت کرلیتے کہ جواب الزامی
مین یہہ بہی لازم آتا ہے کہ مفاد اُس جواب کا لکہنے والے کا عین عقیدہ
ہوتا ہے حالانکہ یہہ بات نہین ہے جیسا مین اوپر ذکر کرچکا ہون
لہذا جواب آپ کا محض بیجا اور مسئلہ میرا سچا ٹہرا قطع نظر اسکے
ہم پوچہتے ہین کہ اگر اسی قاعدہ کی بناء پر آپ سے کوئی پوچہے

کہے کہ جو جو ہم حضرت عیسیٰ کی شان مین کہتے ہین گو وہ تمہارے نزدیک الحاد اور بے اصل ہو لیکن یہودیون کے عقیدہ کے موافق ہے یا ایک پارسی آپ سے یون کہے کہ جو جو ہم آپ کے دین اور کتب مقدسہ کے ابطال ہین کہتے ہین گو وہ آپ کے نزدیک بے اصل اور الحادی ہو لیکن ہماری کتاب اور عقیدہ مین ایسا ہی ہے یا ہندو اگر کہے کہ جو کچھ ہم آپ کے خلاف کہتے ہین گو وہ آپ کے نزدیک بے اصل اور آپ کو برا معلوم ہو لیکن ہماری کتاب کی تعلیم کے موافق ہے پس ان سب کا آپ سے کچھ بھی جواب نہ ہو سکیگا کیونکہ اس قاعدہ کی بنا آپ ہی نے ڈالی ہے اگر آپ سے کچھ جواب ہو سکے تو لکھئے اور مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ میرے ہی سامنے انجیل محرف سے جسکی تحریف کا اقبال مجمع عام مین کئی روز گذرے کہ آپ کر چکے ہین دلیل لاتے ہین اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ ہیلا اللہ فیصلہ کیجئے کہ کہین جعلی دستاویز بھی معتبر ٹھہری ہے اور بڑی حیرت کا مقام ہے کہ پہلے تو آپ نے خطون مین یون لکھا اور مسیحی علما سے ان کتابون کے جواب نہ ہوسکے ...

ڈاکٹر اسٹراس صاحب کی کتاب سے کل سات اعتراض جو سنی کے پہلے ہی باب ہر تھے نقل کئے تب آپ لا یعنی حیلہ لاکر اُس سے طرح دے گئے اور جب کچھ بھی جواب نہین پڑا تو لاچار ہوکر یون آئے کہ ایسے شخص کے

اعتراضات کا جواب جو آپ کے نزدیک بھی معقول اور معتبر نہین ہے کسواسطے آپ کو لکھون یا جرمنی کتاب سے نکال ڈالون سو مین کہتا ہون کہ یہہ مغالطہ آپ انکو دیجئے جنہون نے آپ کی کتابین نہ دیکھی ہون یہہ دہوکے میزان الحق ہی تک ہو چکے اب سنبھل کر بات کیجئے ورنہ قلعی کہلیگی کیونکہ آج تک آپ کے جواب کے لئے ہماری طرف سے کوئی متوجہ نہوا تہا بس جواب چاہتے کہا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہوگا آپکو لازم ہے کہ پہلے اُن سات اعتراضون کا جواب دیجئے نہین تو اس انجیل محرفہ و موضوعہ کی حمایت نہ کیجئے کیونکہ اعتراض مذکورہ کے جواب دینے مین آپ کا یہہ عذر کہ جب وہ معتبر اور معتقد علیہ نہین ہین تو اُسکے اعتراض کا بھی یہی حال ہوگا ہرگز چل نہین سکتا کیونکہ ان اعتراضون کو اُسکے عقیدہ سے کچھہ علاقہ نہین ہے بلکہ یہہ سب تو تاریخی غلطیان ہین یعنی اسٹراس صاحب ثابت کرتا ہے کہ جناب متی کی تاریخ

لکہنے مین غلطی فاش کی ہے لہذا انکا لکہنا خطا سے خالی نہین ہے ذرج
کیاکہ استراس ملحد اور مردود ہی سہی لیکن اُسکے اعتراض کے
جواب تو ادا کیجئے اور یہہ کہہ دیا کہ وہ نامعقول ہے تو اسکے اعتراض
بہی نامعقول ہونگے جواب نہین ہے شاید آپ کی بڑی کتاب مین
یہی جواب لکہا ہے سبحان اللہ خوب جواب ہے ایسا تو ہر شخص کہہ
سکتا ہے اور اب سے جو کچہہ آپ ہندؤن کے حق مین کہینگے وہ بہی
یہی جواب دینگے کہ آپ کے اعتراض قابل التفات کے نہین کیلئے کہ آپ
ہمارے دین کے خلاف ہین اور ہم آپ کو بُرا سمجہتے ہین پس اس
صورت مین سے کچہہ جواب نہو سکیگا اور اگر آپ اسیطرح ہی جواب
فرمائینگے تو وے لوگ استراس صاحب کے اعتراضات کو پیش
کرینگے پس وہ قول مبرا کہ آپ کے دلائل بت پرستون پر ہی حجت
نہین ہوسکتے کیا درست ہے اور جو آپ استراس صاحب کے
اعتراضات کے جواب ادا کرنے سے عاری ہین اور ہمین خوب جانتا ہون
کہ آپ اُن اعتراضون مین سے ایک کا ہی جواب نہ دے سکینگے
اسلئے آپ عمداً اُس سے اغماض کرکے یون تقریر کرتے ہین کہ جناب

اول ثابت کیجئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین
مرقوم ہے اُسی طرح پر اُس انجیل مین نہین ہے جو محمد صلعم کے وقت
مین تہی اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے سوا اسکے مین اول
تو آپ کی بڑی راست بیانی یہہ ہے کہ آپ اس جملہ یعنی انزل من اللہ
کو قرآن کی طرف نسبت فرماتے ہین حالانکہ یہہ لفظ کسی جگہہ قرآن
شریف مین نہین آیا یہہ بڑے غضب کی بات ہے کہ آپ انجیل اور
توریت مین تصرف و تحریف کرتے کرتے قران کی طرف بہی متوجہہ
ہو گئے سو یہہ آپ کی محض خام خیالی ہے اور اگر لفظ انزل من اللہ سے
یہہ بات مقصود ہے کہ یہہ کتاب اللہ کی اُتاری ہوئی ہے تو خط اُردو
مین عربی کی کاہیکو ٹانگ توڑی دوسرے یہہ اعتراض وہی پرانا
اعتراض ہے جو آپ بار بار مجمع عام مین پیش کرکے اُسکا جواب پا چکے
ہین اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل تو نہ تہا
پر آپ کی پاس خاطر سے کچہہ تہوڑا سا لکہا جاتا ہے ذرا کان دہر کر سنئے
اور تعصب کو چہوڑ کے اپنے دلی منصف سے پوچہئے مین کہتا ہون کہ
آپ جو اس مجموعہ کو انزل من اللہ بتلاتے ہین اسکی دلیل کیا ہے

اسلیئے کہ قران مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہی کہ کلام جو حضرت عیسیٰ
پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تہا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین
حضرت عیسیٰ کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکہا انزل من اللہ
مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپ نے اعمال حواریین نام رکہا ہے
اور اُسمین حواریون اور اُنکے مریدون کے سفر و وعظ کا قصہ
مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بہی نہین
اور اپنے نامون مین خانگی باتین لکہتا ہے اُسی انزل من اللہ مین داخل
ہون جو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا نامہ یعقوب کہ جسے تین سو
برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علماء مسیحیہ نہین
مانتے تہے اور جناب مصلح دین عیسوی بہی اُسے کہا من سکوس
فرماتے تہے اُسی انزل من اللہ مین داخل ہو جو حضرت
عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک
کلام الٰہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدماء عیسائی تو اُسے سرنتہس ملحد کی
تصنیف بتلاتے تہے اور دیونیشیس بہی اُسکو یوحنا حواری کی

تصنیف نہیں جانتا اور بردقسراہی والشنا بہی خوب تحقیق سے
ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہیں ہے آسمی انزل من الله
میں داخل ہو سبحان الله کیسی کیسی کتابیں آپ حضرت
عیسیٰ ع کی سر تہو پے دیتے ہیں اور طرفہ تر یہہ ہے کہ آپ
یہہ چاہتے ہیں کہ ہم اُن لوگوں کی تصنیفات کو جنمیں سے ایک کو
بہی نہ پیغمبر نہ صاحب الہام جانتے ہیں خدا کا کلام کہہ دیں اور یہہ
بات یعنے اون لوگوں کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ عیسائی
لوگ بہی ایسا ہی جانتے ہیں چنانچہ باسوبر اور لیافان لکہتے ہیں کہ
روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسوں اور حواریوں نے
لکہا ہے اُنکے لیے کوئی زبان نہیں ٹہرادی ہتی بلکہ اوسنے اونکے
دلونمیں صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی میں پڑنے سے بچالیا اور
ہرایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت میں اسکو ادا
کرے اور جیسے ہم اُن پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق اُنکی
کتابوں میں محاورہ کا فرق پاتے ہیں ویسا ہی وہ شخص جو اصل
زبان سے ماہر ہو گا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ

مین ورق یا دیگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت بتلا دیتا تو
یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسصورت مین کتب مقدسہ مین سے ہر کتاب کا
محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام
کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہان
سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے
اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو آنکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر
لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اُسنے مناسب
جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہنچا دے حالانکہ مصنف جسے
ایسی باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ
جیسا مجہے روح القدس نے بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال
بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوس حال کے بیان کرنے کے لیئے لوقا کو پولوس
مقدس یا اسکے ہمراہون کی گواہی کے سوا کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے
دسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض نہین ——

اور واٹسن کی چوتھی جلد میں رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بنٹسن کے بار (یعنے تفسیر) سے لیا گیا ہے یون لکھا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا
اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکھتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون
نے جو پہلے سے دیکھنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تھے ہمسے بیان
کیا ویسا ہی مجہ سے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے
مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون
باتون کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکھون اور اسی بیان
کی موافق قدیم علماء کا بہی قول ہے اریناوس لکھتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا
نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکھتا ہے کہ لوقا
نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی
بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی —— بس دیکھئے کہ
یہہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو
الہام نہ تہا تو اسی قاعدے کے بنا پر مرقس کی انجیل بہی بدرجہ اولی غیر
الہامی ہو گئی پس اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو آپ اپنے زعم مین حواریون کی
تصنیف جانتے ہین سو اونکا بہی حال سن لیجئے کہ اونمین بہی نسبت الہامی

نہین ہے چنانچہ وہ ہی مولف رسالہ الہام کا کہ جسکا ذکر ابہی ہوا ہے
یون لکہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ
خزانہ الہام جو انکو حاصل تہا او نہین درست رکہتا تہا لیکن وے ان
اور ذوی العقول تہے اور اونہین الہام ہی ہوتا تہا اور جسطرح اور
آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وہ
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس
اسی لئے بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی
شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵
نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے تراوس
مین کرپس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق
لیتا آئیو جیسا ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو
یون کہے کو تو بس مین اسکے سوائے ایک کوٹہری میرے لیئے طیار کر جیسا کہ
ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ ارسطس کرنت مین
رہا ترفیمس کو مین نے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا ورس ۲۰ باب

باب ۱۴ نامہ دوم تمتھی مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین
بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۱ باب ۷ نامہ اول کرنتھون مین کہتا ہے
پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵
مین اسطرح کہتا ہے پر کنواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجھہ پاس
نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین
ہم دیکھتے ہین کہ جب اونسے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے
روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اوسنے بتانیہ
مین جانے کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین
کامون کے لیئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی روسے تو
عام کامون مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی کے
باب مین اسیلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی
خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تھے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳
اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین اور ورس ۵ و
۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول کرنتھون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸

نام ردوم گرنتہون مین اہتی — اور یہی عقیدہ اور علیا بو کا بہی ہے
چنانچہ جمع کرنے والے تفسیر ہری اور اسکاٹ کے اخیر جلد مین
ادسکی تفسیر کے یون لکہتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا
پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہوا ور اسلیے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی
کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی
الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور
موقع پر الہام کئے جاتے ہتے اہتی — قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب
صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیروم کے اوسکے مترجم کا نام
بہی معلوم نہین پس یہہ توکسی صورت سے الہامی نہین ہو سکتی رہی
انجیل یوحنا کی سوا دسپرا و لا یہی گفتگو ہے کہ وہ اوسکی تصنیف ہے یا
نہین محقق برشنیدر اور استاڈلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی
مین ہتا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور یہ قرین قیاس
بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے
انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارینیوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کا رپ
سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ

ارینیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا
مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ
ارینیوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ ارینیوس ذرہ ذرہ سی بات پولی
کارپ سے بار بار سینے اور اس امر مین ایکدفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر
و آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہتا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ
اوسنے ارینیوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینیوس منکرین کے مقابلہ مین
یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برٹشنیڈر اور اسٹاڈلن
کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بفرض محال آپکے
خاطر سے یہہ مان بہی لیا جاوے کہ یہہ حواریون ہی کی لکہی ہوئی ہین تب
بہی انکے لکہنے مین الہام کی حاجت نہتی کیونکہ اونکے مولفون نے اپنی
آنکہہ کا دیکہا یا سنا ہوا معاملہ لکہا ہے اور بامسوبرا ور لیا فان کا قول
گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر
لکہتے تہے تو وہان الہام کی حاجت نہتی پس جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہر چکین تو رسالہ اعمال حواریین بہی بدرجہ اولی

غیر الہامی ہوگیا اسلیئے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف سے اور لوقا مرد غیر الہامی تہا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون سے نامہ عبرانیہ اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا ہی نہین اس جہت سے کہ یہہ سب کونسل کے حکم سے الہامی اور حواریوں کی تصنیف ہوگئے ہین اور وہ حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کارتہیج نے کہ جسنے ۳۹۷ء مین مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہرا کے داخل قانون کیا کتاب جودتہہ اور کتاب توبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹکس اور دو کتابون مقابیس وغیرہا کو بہی الہامی تہرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین کافہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے ایک بہت سے علماء پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ اونکے قول اعجاز عیسوی کے مقدمہ کی تیسری فصل مین گذرے ہین تو باقی رہے ۱۴ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس کا اور ایک نامہ یوحنا کا سوا اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی

اور نہ وسے لوگ کبھی اسکا دعوی کرتے ہیں تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہہ
کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپنے عہد جدید رکھا ہے اور مسلمانوں کے دہوکا
دینے کے لیئے اوسے انجیل کہہ دیا کرتے ہیں غیر الہامی ہے تو پہر کیونکر
ہو سکتا ہے کہ یہہ وہی انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ میں ذکر آیا ہے کہ جسکی نسبت کہا گیا کہ وہ
تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی پس اب بخوبی ظاہر ہو ا کہ آپکا
اس مجموعہ کے حق میں اُنکو کلام اللہ سے استدلال کرنا محض بیجا ہے
اور آپکا دعوی ہرگز قابل التفات کے نہیں لیکن اگر اسپر بہی آپ تعصب
یا کسی اور وجہ سے کہیں کہ ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے
لیکن یہہ وہ انجیل جسکا کلام اللہ میں ذکر آیا ہے کیا ہو گئی اگر یہہ قدیمی کہو
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخوں اور قدما کی کتابوں سے بلکہ
ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے ہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہیں لکھوا گئے اور وہ جو ویسی لکھا ہے کہ لوگوں کی
یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کی وعظ یاد اور مشہور باتیں کچھ لکھہ لیا
کرتے تہے لہذا حواریوں ہی کے وقت میں بہت سے ملفوظ باتیں جاتے تہے بلکہ
جو لیکلرک اور کوپ اور میکیلس اور لیسنگ اور سیمیر اور اکہورن اور مارش

کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ ہی تہے سو یہہ
سب بہی آپکی کافہ علما کے نزدیک یقینی ثابت ہے کہ مفقود ہین پس
اب موافق قول آپ ہی کے علمار کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور
اگر لکہی ہی گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام
رکہا ہے اور جو حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی
ہین پس احتمال ہے کہ وسے جملے جو حضرت عیسے کے اقوال ہین شاید اوسی
اصل انجیل کے ہون اور اسیواسطے ہمارے ہان یہہ حکم ہی کہ لاتصدقو اہل الکتاب
ولاتکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین صرف چار ہی نہین بلکہ اور بہی کتنی ہی تہین
جیسیکہ برتولما کی انجیل توما کی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس
کی انجیل یوحنا کی دوسری انجیل اندریا کی انجیل فلپ کی انجیل مسیح کی طفولیت
کی انجیل یعقوب کی انجیل میتا کی انجیل برنباہ کی انجیل اور خدا جانے اور
کسقدر تہین کہ اونمین سے بہتیری تو کہو گئین اور جو باقی ہین سو اعمال اور
مشاہدات وغیرہ سمیت چہپہنے کے قریب ہین جیسا کہ قدر رکے قول سے معلوم
ہوتا ہے تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل
کے اقوال کتنے کتنے ان اناجیل مذکورہ مین تقسیم آئے ہونگے پس جو اقوال

حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہین چونکہ بروایت احاد آئے ہین تو انکاحکم ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارے مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنی جب وہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے جائینگے ورنہ راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر متروک ہونگے اور اناجیل کے مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر من الشمس ہے اور اسی خیال پر کہ شاید آپکو یہہ لفظ یعنی جناب مولفین کی طرف غلطی کا نسبت کرنا ناگوار خاطر ہووے اور آپ یہہ سمجھین کہ یہہ انتساب صرف میری ہی جانب سے وقوع مین آیا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے علما اور پیشواؤن کے اقوال کچھہ نقل کرون زونگلیس اور اور لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ کے کہتے ہین کہ پولوس کے نامون مین سب کلام پاک نہین ہے اور چند چیزون مین اسنے غلطی کی ہے ستر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تھا ڈاکٹر گوداپنی کتاب مباحثہ مین جو خادر کینین سے ہوا تہا کہتا ہے کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے بزنیئس جسکو جویل صاحب فاضل اور مرشد بخشندہ کہا ہے کہتا ہے کہ حواریون کے سردار پطرس نے اور برنباہ نے بھی بعد نزول روح القدس کے منہ کلیسا یروشلم کے غلطی

کہا ہی مسلک ذکی بر خنیس حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے
ہین وانی تنکر کہتا ہی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس
کے سب کلیسیہ نے غلطی کی نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے
جو غیر اسرائیلیون کو ملت مسیحی کی طرف دعوت کی اور پطرس نے رسوم
مین اور بہی غلطی کی ہی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول
روح القدس کے ہوئی ہین انتہی سو آپ کے یہہ علما اور پیشوا ایسا کہتے ہین
آپ کی یہہ مسیحی کتابین خود دیکہا رہی ہین کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تہے اور حضرت عیسی کی بات کو نہ
سمجہتے تہے مثلاً یہہ سمجہہ گئے تہے کہ قیامت ہمارے ہی زمانہ مین آجائیگی یہہ جانتے تہے کہ یوحنا حواری مین
اور کہان تک لکہون ایسی ایسی باتون سے تو آپ کی کتابین مالامال ہین
اگر آپ چاہین گے تو آئندہ زیادہ شرح و بسط سے عرض کرونگا اسپر بہی
اگر آپ اپنے دعوی بلا دلیل پر اصرار کئے جاوین اور یونہین فرماتے رہین
کہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین انجیل موجود تہی تو ہم
کہتے ہین کہ بالفرض محال اگر یہہ بات تسلیم بہی کیجاوے کہ اوسوقت مین
کوئی انجیل موجود تہی اور آپ ہی کی طرف کلام اللہ مین اشارہ ہے تو بہی
صرف اتنی بات ثابت ہوگی کہ وہ انجیل جو اوسوقت تہی فرق مقابلین کے

مقابلین کے استعمال مین تہی اور اونکی معتقد غلبہ ٹھر رہی ہی البتہ ثبوت
نہی اور تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ اُس زمانہ مین فرقہ تاکینز
اور فرقہ ابیونیہ اور کولیریڈنیس وغیرہ فرقے تھے نہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی ہے پس اگر ثابت ہوگا تو انہین
فرقون کی انجیلون کا موجود ہونا پایہ ثبوت کو پہنچیگا نہ انجیل مستعملہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اور آپ کے کاتب علمائ کو اسبات کا اقرار ہے کہ فرقہ ابیونیہ کے پاس صرف
ایک عبرانی انجیل تہی اور اُسمین نسب نامہ نہ تہا پس آپ کا یہ قول
کہ جناب ثابت کیجئے اور بتلایئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے
باب مین مرقوم ہے اسطرح برابر انجیل مین نہ تہا جو محمد صلعم کے زمانہ مین تہی
اور جسکو قرآن مین انزل من اللہ کہا ہے کیا لغو ہوگیا اور اسٹر اس
صاحب کے اعتراض کے جواب نہ دینے کا عذر کیا لوچ ہوا کیونکہ اُسوقت
کی انجیلون مین جو فرق مقابلہ کے استعمال مین تہین نسب نامہ ہی نہ تہا
چہ جاکہ ایسا ہو جیسا اب متی مین لکہا ہے پس آپ اپنی اس عبارت
کے موافق کہ اگر اسمین اور طرح کی ہے تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب
چاہئے الزام کہاں گئے یعنی وہ ساتون غلطیان متی کی آپنے مان لین

سوا اسکے کلام اللہ میں جو کچھ حضرت عیسے کے حالات بیان ہوئے وہ ان اصل انجیلوں سے جنکو آپ نے جھوٹا ٹھہرا رکھا ہے بانسبت آپ کی موضوعہ انجیلوں کے زیادہ تر مطابقت رکھتے ہیں لہذا ہمارے عندیہ میں اصلی اناجیل میں ان وضعی انجیلوں کی نسبت زیادہ ٹھیک ٹھیک حوال بیان ہوا ہے پس جیسا الزامی طور پر آپ کے علماء اور پیشواؤں کے اقوال سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ انجیلیں جو آپ کے نزدیک معتبر اور خدا کا کلام ٹھہر رہی ہیں ہرگز الہامی نہیں ہیں ویسا ہی تحقیقی طور پر بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیلیں ہرگز الہامی نہیں ہیں اس صورت میں آپ کو ہمارے مقابلہ میں ان اناجیل کی نسبت کلام اللہ سے استدلال کرنا اور ان وضعی انجیلوں کا الہامی ٹھہرانا ہرگز نہیں پہنچتا ہے آپ بتفصلہ تعالی ہمارے نزدیک آپ کے خط مورخہ ۲ جون ۱۸۹۵ع کا جواب کافی ادا ہو چکا خداوند تعالی آپ کو ایسی توفیق عنایت فرماوے کہ آپ تعصب اور طرفداری کو چھوڑ کے میرے اس خط کو انصاف کی نظر سے پڑھیں اب داب مناظرہ اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ آپ اس خط کا جواب دینے میں کوئی ایک بات بھی نظرانداز نہ کرینگے اور لازم ہے کہ جہاں میں نے آپ کے خط کی

ایک ایک بات کا جواب دیا ہے تو لیجئے ہی آپ بھی میرے اس خط اور
پہلے خط کی ساری باتون کا جواب دیجیگا ثانیاً یہہ کہ جب تک ہمارے اور
آپ کے درمیان کسی بات پر گفتگو رہے اب ان کتب منسوخہ و محرفہ
سے جنکی نسخ و تحریف کا اقبال آپ نے مجمع عام مین کیا ہے ہرگز استدلال
نہ کیجیگا ثالثاً یہہ کہ اگر آپ جواب نہ دے سکین اور یقین کامل ہے
کہ ادا ے جواب سے قاصر ہونگے تو اس صورت مین ایسی بے
اصل باتین جیسا آپ نے اپنے اس خط کے اتمام پر لکھا ہے کہ وہ باتین
ایسی ہین کہ آپ نے کچھہ توجہہ اور جواب چاہے ہرگز زبان قلم
پر نہ لائیگا اور اگر جواب مین آپ کو ایسا ہی آئین بائین شائین
لکھنا منظور ہو جیسا اس خط مین لکھا ہے تو اس سے تو یہی بہتر ہے
کہ جواب نہ لکھیگا کیونکہ مجھکو اتنی فرصت نہین کہ ایسی بے اصل باتون
مین اپنی اوقات ضایع کرون جیسا مین نے پہلے خط مین بھی عرض کیا ہے

الراقم

بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب

مورخہ ۹ جون سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب عرض یہہ ہی کہ جناب نے اس دفعہ بہت محنت کر کے بڑا خط لکھا اور اگرچہ آپ نے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین تو بہی آپ کی ایسی محنت کا ممنون ہون کسواسطے کہ نامہ ثانی آیندہ کے لئے مفید ہوگا اور کام آویگا فی الحال آپ کے خط طویل کا جواب دو تین بات مین ادا کرونگا اول تو آپ نے آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھی ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہین ہین شاید کہ جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے مگر کیا کرون حق تو یہی ہی جو مینے لکھا اور ایک جگہہ مین آپ نے ایسا بھی لکھا کہ گویا ہم لوگونکو آپ کی انگریزی دانی سے ہراس اور ترس آنا چاہئے مگر مقام شکر ہی کہ ابتلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو کچھہ کپکپی نہین آئی اور نہ کچھہ خوف ہی کہ آپ کے یا مثل آپ کے اشخاصون کے اعتراضات سے انجیل کو کچھہ نقصان یا خلل آویگا بلکہ آپ کو حضرت مسیح کے اس قول سے ڈرنا چاہئے کہ اس نے متی کے ۲۱ باب کے ۴۴ آیت مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے کہ جو اس پتھر پر گریگا (یعنی میری اور انجیل کی مخالفت کریگا) چور ہو جاویگا اور جسپر وہ گریگا اُسے پیس ڈالیگا اور پھر

لکھا ہی (یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت مین) کہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اُسپر رہتا ہے اور پھر فرقوم ہی دوسرے تسلونیقیون کے ۱ باب مین کہ یسوع مسیح اپنے زبردست فرشتون کے ساتھہ بھڑکتی آگ مین ظاہر ہوگا اور اُن سے جو انجیل کو نہین مانتے بدلا لیگا فقط اور یہہ بھی جان لیجیے کہ جو باتین آپ نے راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وہ کچھہ نئی یا چھپی بات نہین ہین کہ گویا صرف آپ ہی کی نظر مین آئی ہون وہ کتاب تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی ہین اور جو باتین اعتراض کے لائق ہتے وہ بیدار علماء مسیحیہ کے جواب مدت سے بخوبی درستی دیئے گئے ہین دوم رہی آپ کی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اُنکا جواب انشاء اللہ تعالے اُس وقت دیا جاویگا جب وے کتابین جنکے چھپنے کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چھپ جائینگی اور وہ کتابین جو اُنکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سیوم انجیل کے مضمون پر جو آپ کے اعتراض ہین اُنکا اب بھی وہی جواب ہے جو منے خط گذشتہ مین دیا گیا اُسے مرے جواب مین فرقہ بانیکہ اور

اپو قبر وغیرہ کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ رفقا ایو لیہ کے پاس
ایک نسخہ انجیل تہا جسمین متی کالب نام تہا تو یہہ مین ہی جانتا ہون
مگر ایسی بات کا ہمارے دعوی سے کیا علاقہ وے فرقے تو سب بدعتی تھے
اور مسلم مارکیون بدعتی کی مانند اصل انجیل کم و بیش کر کے اپنے واسطے کتاب
بناتے اور اسکو انجیل ہی کہتے تہے مگر اُنکی کتاب جمہور علماء عیسائیون مین کبھی
مقبول اور منظور نہین ہوئین بلکہ اُنکو اول ہی سے جعلی جانکر رد کرتے تہے
چنانچہ آپ کو انہین کتاب انگریزی سے خوب معلوم ہوا ہوگا اور میرا قول تو
یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے جو محمدؐ کے زمانہ کے عیسائیون مین مستعمل
تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مین انکی کتابون سے خواہ وہ اُنکو انجیل کہین خواہ
کچہہ اور نام رکہین ہمین کیا کام ہے کیا اگر بالفرض آپ مجہسے قرآن کی دلیل
مانگتے اور مین کسی بدعتی کتاب سے گو وہ اسے قرآن ہی کہا ہوا ور قرآن کے
سورہ ہی اسمین ہون آپ کا جواب دون بس کیا آپ ایسے جواب
کو کچہ حجتی نہین کہینگے ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت
کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپ کے قران مین ہے اور اُسکو من اللہ کتاب
اُس انجیل سے جو عیسائیون کے بیچ مستعمل ہے اور ہی ہے یعنی توزا

ہیں اہل کتاب کہلاتے تھے پس محمدؐ کے وقت میں نہ صرف کلام مسیح جیسا
آپ کہتے ہیں بلکہ وہ ساری کتاب جسمیں کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے انکے
پاس موجود تھی اور وہ کتاب انجیل تھی اور وہ انجیل اسوقت صحیح بھی تھی بقول
قران کیونکہ سورہ یونس میں مرقوم ہے فان کنت فی شك مما انزلنا الیك
فسال الذین یقرؤن الکتاب من قبلك اور سورہ انبیا میں ہے
فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون اب وہ کتاب انجیل جو اسوقت
سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تھی آپ یا کوئی اور محمدی پیش کرے
ورنہ وسے کہ وہ اوس مضمون اور اور مطلب پر ہے نسبت اس کتاب انجیل
کے جو اب ہے سمجھو کہ پاس انجیل کے ایسے نسخے اب بھی موجود ہیں جو
زمانہ محمدؐ سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہیں اور وے سب حال کی
انجیل سے موافق و مطابق ہیں چنانچہ میزان الحق میں اسکی تفصیل آئی ہے
اور اگر محمدی اس امر میں لاچار رہیں تو تعصب بیجا سے کنارہ کر کے موقوف
یا وجود سہو کا بتان کے انکی انجیل اسی مضمون و مطالب پر تھی جو ہمیشہ
ہا اور دعوا سے بے دلیل سے باز آویں تا کہ اور انصاف پر اگر انجیل کی حقیقت
صحت پر قائل ہوں اور جب تک کہ آپ ان دونوں باتوں سے انکو

ادا نہین کریں عیسائیون پر کچھہ واجب اور لازم نہین ہے کہ کسی اعتراض
پر جسے آپ یا کوئی اور محمدی انجیل کی کسی آیت یا کسی باب کے مضمون کی
یا انجیل کے صحیفون کے ایک ہی جلد مین جمع ہونیکے طور اور وقت پر یا حواریون
کے رسالت اور الہام پر پیش کرین کچھہ متوجہ ہوین یا جواب دیوین اور مین
ہی جناب کے حق مین یہی قاعدہ مرعی رکھونگا آپ تو محمدی ہین اور قرا
کو مانتے ہین پس قرآن کی وے آیات جنمین کتاب انجیل کا ذکر ہے اور
اسکو حق و صحیح کہا ہے آپکے لیئے کافی و وافی دلیل ہین اگر آپ ہندو
یا اور دین والے ہوتے تو آپ کے ساتھہ اور طریقہ سے مباحثہ کرتے اور
قرآن بیچ مین نہین لاتے فقط اور فرض کیا کہ جیسے آپ کے سب اعتراضونکا
جواب بخوبی و درستی و بالتفصیل تمام ادا کئے تو یہی کیا آپ اور محمدیون کے مانند
یہہ عذر پیش کرکے نہین کہوگے کہ تمہاری انجیل محرف ہے مین اسکو نہین مانتا
پس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل کی صحت پر قائل
نہین ہوتے محنت بے فایدہ اور تحصیل لاحاصل ہے لہذا جب تک آپنے مذکورہ
بالا دونون باتون مین سے ایک کو قبول نہین کیا آپ کے سب اعتراضات
انجیل کے مضمون پر بےموقع اور بیجا ہین +

اب اعتراض سائل کا جواب ہو چکا جاب کی تشفی خاطر کے لیے اختصار کی راہ سے دو ایک بات اُن اعتراضوں کے جواب میں مذکور کرونگا جنکو آپنے متی کے نسب نامہ کی بابت مسطور کئے ہیں اولاً جان لیجئے کہ نسب نامہ تفصیلاً بھی لکھا جاتا ہے اور اختصاراً بھی چنانچہ توریت میں مثلاً روت کی کتاب کے آخر باب کی اخیر آیتوں میں بھی ایک نسب نامہ اختصار سے مرقوم ہے اب متی حواری نے اختصاراً لکھ کر کئی ایک نام قصداً چھوڑ دئے مثلاً وے نام جنکا ذکر آپنے کیا اور ایسا ہی پانچویں آیت میں بھی سلمون کے بعد کتنے نام چھوڑ دئے گئے ہیں کہ آپنے ذکر نہیں کیا اور آپکی دریافت میں نہیں آئے اب اختصاراً ذکر کرنے کا سبب متی حواری نے نہیں بتایا ہے مگر ماوراے اور سببکے ایک یہہ معلوم دیتا ہے کہ وہ تین قسم کے سبب چودہ چودہ پشت پر انہوں نے ایسہی کیا ہے ثانیاً لفظ بیٹا عبرانی میں بن اور لفظ بہائی بحری میں اخ دونوں زبان عبرانی ہیں اور توریت کی بہت سی آیات میں خاص وعام دونوں معنی سے آیا ہے پس بن بیٹا اور پوتا اور پرپوتا اور آل اور نسل کے معنی اور اخ بہائی اور خویش اور اقربا بھی معنی رکھتا ہے اور اہل انجیل دانان کو معلوم ہے کہ الفاظ بیٹا اور بہائی انجیل کے اکثر مقاموں میں عبرانی محاورہ پر آئے ہیں اور لفظ پیدا ہوا بھی ایسی عام معنی سے آیا ہے

یعنی کہ اسکی نسل سے تھی لیس یہہ اُن اعتراضوں کا جواب ہے جنکو آپ الفاظ بیٹا اور بھائی کی نسبت بیچ میں لاتے الثانی یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ ان تین تقسیم پر ہر ایک کے واسطے جو وہ پشت درست نہین آتی ہین او اِس بات کو ایک بڑی غلطی بتاتے ہو تو ظاہر ہے کہ متی حواری بھی کچھہ عدد جانتا تھا اور پشتونکا عدد اسطرح سے کہ داؤد کا نام پہلی تقسیم کے اخیر اور پھر دوسری تقسیم کے شروع مین گنا جاوے اور پہلے اِسی سبب سے ہی کہ وہ یہودیونکا بڑا بادشاہ تھا او راسکو یہہ خاص وعدہ بھی دیا گیا تھا کہ مسیح اُسکی اولاد سے پیدا ہوگا اور پشت اصل یونانی مین گنیا نہ صرف ایک شخص یا ایک نسل سے بلکہ دو اور تین شخص سے بھی مراد ہی رابعاً رہی آپ کی ساتوین بات اور وہ یہہ ہے کہ متی نے ابیود کو زرو بابل کا بیٹا لکھا ہی حالانکہ اُسکے بیٹون میں یہہ کسی کا بھی نام نتھا تو آپ کی اِس بات مین صرف اتنا ہی صحیح ہے کہ اسکا ذکر توریت مین نہین آیا ہی نہ یہہ کہ اُسکا کچھہ ایسا بیٹا یا پوتا یا رشتہ دار نہ تھا آدم کے اور شیث اور انوس وغیرہ کے بھی سب بیٹون کے نام مسطور نہوئے ہین دیکھے پیدایش کے پانچ باب اور پھر وے سب نام جو زرو بابل کے بعد مذکور ہین وے بھی توریت مین کہین نہین پائے جاتے ہیں تو آپ کے قول کے موافق متی حواری نے اُنکو بھی غلط لکھا ہوگا خلاصہ

وے ساتوان اعتراض جنکو آپ نے منکر ڈاکٹر استراس صاحب کے قول بر ترجمے تمام
سے بیش کئے ہین سب بیجا اور بے اصل نکلے اور ہتی حواری کا قول سچا رہا
اور آپ کے حق مین وہ مثل درست آئی کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن شک نہین
کہ ڈاکٹر استراس صاحب کو خوب معلوم تہا کہ اُسکے اعتراض بے اصل ہین مگر زمرہ
منکرین مین شامل ہوکر اُسنے محض تعصب اور دشمنی کی راہ سے ایسے ایسے دعوے
اپنا بیشہ بنایا اور آپ نے بے تحقیق و دریافت اُسکی پیروی کرکے اسکے قول مان لئے
امید کہ آیندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے کسواسطے
کہ اسسے کچہہ فایدہ نہ نکلیگا فقط

المکلف

پادری فنڈر صاحب مورخہ بست دوم جون سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب مشفق مخلصان پادری فنڈر صاحب سلامت

بعد ماوجب کے یہہ التماس ہے آپ کا خط مورخہ ۲۲ جون کا جو آپنے میرے خط مرقومہ
۹ جون کے جواب مین لکہا تہا مجہے پہونچا آپ کے اس لکہنے سے اول تو آپنے
آگے سے بڑہکر اور زیادہ ایسی باتین لکہین ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہین الخ
دوم یہی اُنکی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اونکا جواب انشاءاللہ تعالی
اُسوقت دیا جائیگا جب وہ کتابین جنکے چہپنے کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے

کیا ہے عجب جاہلی اور وہ کتابین جو آپکی طرف سے چھپ چکی ہین ان سے مطالع
مین آ وینگی انھین سے معلوم ہوا کہ آپنے مباحثہ کو موقوف کیا لہذا ہم بھی چند باتین
لکھکر جو فی الجملہ آپ کے خط کا جواب بھی ہو جاویگا اس مباحثہ کو حسب خواہش آپکے
ختم کرتے ہین گو ہمکو تو کچہ اس مباحثہ کے شروع کرنے کی کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی
اور نہ موقوف کرنے کی معلوم ہوتی تھی لیکن جیسے ہمنے آپ کے شروع کرنے سے ہمنے
شروع کیا تہا ویسا ہی آپکے موقوف کرنے سے موقوف کرتے ہین لہذا آن چند باتون

سے اول یہہ ہے کہ قول آپکا اور اگرچہ اب غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین
اسوقت درست ہو تاکہ جناب میری کسی باتکو بیجا ثابت کر دیتے حالانکہ یہہ تو آپ سے
ہو سکا بلکہ آپ صرف تحکم کے راہ سے یا عوام کو مغالطہ دینے کے لیئے اب لکہتے ہین دوم
یہہ کہ قول آپکا اور ایک جگہہ مین ایسا ہی لکھا ہے کہ گو یا ہم لوگونکو آپکی انگریزی داولی
سے ہراس اور ترس آتا جاتا تھے مگر مقام شکر ہے کہ اب تک جناب کے علم اور قول سے ہمکو
کبھی کبھی نہین آئی تعجب ہوتا کہ کبھی ہمنے ایسا دعوا کیا ہو تا یہہ آپکی سمجھ کی خوبی ہے
سبحان اللہ آپکی طبیعت کیا ہی موزون ہے کہ ہر دفعہ ایک نئی اپج لیکر نئت تیار اگر کا
مین پہلا مینے یہہ کب دعوا کیا تہا کہ آپ میری انگریزی دانی سے خوف کیجیے یا یہہ کب
لکھا تہا کہ مجھے انگریزی مین بڑا دخل ہے کہ اوسکے خوف سے آپ اپنا دبرانزیکو سلا

لیجیے بلکہ میں نے تو یہی لکہا تہا کہ اپکے دہوکے دیئے میزان حق ہی تاب ہو چکے اب آگے نہ چل سکینگے اور وجہہ بہی اوسکی بتلا دی تہی کہ آگے ہماری طرف سے کوئی اُسکے جواب دینے پر متوجہ ہوا تہا پس اسی سبب سے جو آپ چاہتے تہے فرمایا کرتے تہے چنانچہ میزان حق میں بہی آپنے چالاکی سے ویسے باتین درج کین جسکے سبب سے مسلمان لوگ مغالطہ کہاوین از انجملہ وہ عبارتین جو مسئلہ نسخ ہی متعلق اور جنکے باب مین آپکو مجمع عام مین اقرار کرنا پڑا کہ غلط لکہا ہے یا وہ دہوکا آپکا جو اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ مین لکہا آپنے اس لیئے کہ یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ آپ کو یہہ بات بیشتر سے نہ معلوم تہی کہ کتب عہد جدید مین ڈیڑہ لاکہہ اختلافات عبارت کے کہ جن مین سے ۵۰ ہزار تو آپنے بہی تسلیم کر لیئے ایسے موجود ہین کہ اونمین سے ایک کو بہی بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے یا آپ یہہ نہین جانتے تہے کہ کتب مقدسہ محرف ہین کہ جنمین شاٰاٰثۃ جگہہ تو آپنے بہی اقبال کیا ہے یا آپکو یہہ نہ معلوم تہا کہ ورس ساتوان اور آٹہوان باب پانچوین نامہ اول یوحنا کا کسی تثلیثیہ یار کا الحاق کیا ہوا ہے لیکن باوجود اس سب جاننے کے آپ محض چالاکی کو کام فرما کے مسلمانونکو یون دہوکا دیتے ہین کہ اگر محمدی مسیحون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت توریت و انجیل کی) بابت نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ دعا کہ کتب مقدسہ مین تحریف ہوئی

ہین جیا ہوتا لیکن مقام تعجب ہے کہ جب مسلمانون نے اختلافات عبارت کے کہ اختلاف
قراءت سے کہین بڑھکر ہین ثابت کر دئے اور تحریف کو بہی آپ جیسے پادریات سے اوسکا
مشتہر ہونیکو بڑا فخر ہے اقبال کروا لیا اور رسالہ دو باب ۵ نامہ اول یوحنا کو الحاقی ثابت
کر دیا تب آپنے انصاف کی آنکہین بند کرکے زبان بے انصافی یون دراز کی کہ باوجود اِن سب
فراہم ہونیکے پہر بہی متن مین نقصان نہین ہوا ای صاحب مقتضاے انصاف تو یہہ تہا کہ جب
مسلمانون نے اون وجوہ ثبوت سے جو آپ طلب کرتے تہے زیادہ تر قوی دلائل پیش کیا
کر دئے اور اوسپر آپکے سلف کی گواہی بہی گذراندی اور آپنے سعادتمندی سے
اونکی گواہی مان کے سات ہشت جا تحریف کو قبول کر لیا تو آپ کو لازم تہا کہ پہر مسلمانون
سے تحریف کی بابت کچہہ نہ کہتے اور نہ اون کتب موضوعہ محرفہ کے حامی بنتے سیوم
یہہ کہ قول آپکا اور نہ کچہہ خوف ہے کہ آپکے یا مثل آپکے اشخاصون کے اعتراضات
سے انجیل کو کچہہ نقصان یا خلل آوے ماشاء اللہ یہہ تو آپ کو خوب سوجہی آپ صاحب
خلل کا خوف تو جب آتا کہ آپکو انصاف بہی منظور ہوتا لیکن جب آپ نے انصاف کی آنکہین
بند کرلیں اور یہہ سمجہہ لیا کہ جو کوئی حق کہیگا ہم اوسکو خواہ مخواہ جہوٹہ بنائے جاینگے
اور اوسکی ایک نہ سنینگے بلکہ اپنی گائے جائینگے تو پہر بہلا کیا خوف ہے مجہے تعجب ہے
کہ آپ نقصان او خلل سے کیا سمجہے ہین مین پوچہتا ہون کہ جب یہہ اناجیل موضوعہ

ثابت ہوگئین کہ نہ تو یہہ حواریون کی تصنیف ہین اور نہ وحی سے لکہی گئین اور نہ
انکی غلطیان بہی کرتے تہے اور تسپر کل یہہ کہلا کر محرف بہی ہوگئین تو اب وہ کونسا
خلل اور نقصان ہے جو باقی رہگیا چہارم یہہ کہ قول آپکا بلکہ آپکو حضرت مسیح کے

اوس قول سے ڈرنا چاہئیے جو اونہنے متی کے بائیسوین باب کی چوالیسوین آیت
مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے الخ جب یہہ پیرایہ کے قابل ہوتا اور اوسپر
کچھ التفات کی جاتی کہ پہلے آپ یہہ ثابت کر لیتے کہ حقیقت مین یہہ قول حضرت
مسیح کے ہین اور میری اون دلائل کو جو مینے آپکے علماء کی سند سے اپنے خط
مین اسبابت لکہی تہی کہ یہہ اناجیل موضوعہ وہ انجیل نہین ہین جسکا ذکر کلام الہی
مین آیا ہے اوٹہا دیتے اور ثابت کرتے کہ یہی اناجیل اربعہ حضرت عیسے کی خود
لکہی ہوئی یا لکہوائی ہوئی ہین یا متی اور یوحنا ہی کی تصنیف ہین اور اونکا تواتر
بہی ثابت ہے اور اونمین الحاق بہی نہین ہوا لیکن آپ سے ان باتون مین سے
ایک بہی ثابت نہوئی اور نہ ہوسکیگی پس اس صورت مین ان اناجیل سے تمسک دلیل
لانا محض بیجا قطع نظر اسکے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ مسیح علیہ السلام کے قول ہین
تو پہر کیا یہہ تو آپ اوسکو ڈراوین کہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی رسالت یا اوس
انجیل کا جو اونکو وحی کی گئی تہی منکر ہو بلکہ یہہ بات نہین ہملوگ جیسے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہین ویسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام
کو بھی نبی برحق جانتے ہین اور جس طرح سے قران شریف کو خدا کا کلام جانتے
ہین ویسا ہی اوس انجیل کو جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی نبی برحق
مانتے ہین ہان ان اناجیل موضوعہ محرفہ کی سبب عبارت کو تو البتہ خدا کا کلام
نہین جانتے نتیجہ یہہ کہ قول آپکا اور یہہ بھی جان لیجئے کہ جو باتین آپ نے
راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وہ کچھہ نئی یا چھپی بات نہین ہے
کہ گویا صرف آپ ہی کے نظر مین آئی ہون وہ کتابین تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی
ہین اور جو بات واعتراض جواب کے لائق تھے دیندار علماء مسیحی اسکے جواب
مدت سے بخوبی درستی دے گئے ہین ان ہی مغالطون اور چالاکی کے باتون
مین سے ہی کہ جسکی مشنریون کو عادت پڑگئی ہے آپ جو کہتے ہین راست
ناراست باتین بھلا آپنے کونسی بات ناراست ثابت ہی کی یا اون باتون کا کوئی
جواب ایسا دیا کہ جو التفات کے قابل ہوتا بلکہ بخلاف اسکے ہر خط مین آئین آئین
شائین بائین ہی اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ علماء مسیح اوسکے جواب مدت سے بخوبی
و درستی دے گئے ہین آیا کے لارڈنر صاحب کے یا اسوبرولیا فان کے یا جامعین تفسیر
ہنری و اسکاٹ کے یا ڈاکٹر بنسن اور واٹسن کے یا قدماء سلف کے یا انکے علیہم

وغیرہ کے کیونکہ جو کچھہ میننے اون اناجیل موضوعہ و محرفہ کے باب مین ثابت کیا ہے
سو انہین لوگون کی کتابون سے پس مین پوچھتا ہون کہ اگر ان لوگون نے نا راست
باتین لکھین تو پہر راست کون لکھتا ہے کیا مشنیری لوگ جو خاص مسلمانون یا
ہندؤن کے بہکانے کے لئیے نوکر رکھہ کے بھیجے گئے ہین ششتم یہہ کہ قول ابکا انجیل
کے مضمون پر جو آپکے اعتراض ہین انکا اب بہی وہی جواب ہے جو میرے خط گذشتہ
مین دیا گیا جب سچا ہوتا کہ حقیقت مین آپنے جواب دیا ہوتا بلکہ اون اعتراضات سے
تو آپنے ایک کا بہی جواب نہین دیا پہر یہہ کیا سمجھہ کے آپ لکھتے ہین کہ انکا اب بہی وہی
جواب ہے ہفتم آپکے اس قول سے اب میرے جواب مین فرقہ مانیکیا اور
ابیونیہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے اور لکھتے ہین الخ معلوم ہوتا ہے کہ آپ یہہ بہی
نہین جانتے ہین کہ جواب تحقیقی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور جواب الزامی کسکو کہتے ہین
اور جواب تنزلی کیا ہے اگر آپکو نہ معلوم تہا تو کسی سے پوچھہ ہی لیتے اے صاحب
مینے تو پہلے جواب تحقیقی دیا تہا کہ کلام اللہ سے کہین نہین ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل
اربعہ وہی انجیل ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی اور پہر الزاماً آپکے
علمائے قول سے یہہ بات ثابت کی کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا ہرگز وہ انجیل نہین ہو سکتا
من بعد بطور جواب تنزلی کے یہہ کہا تہا کہ اگر بفرض محال انکی پاس خاطر سے یہہ بات

مانی جاوے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کوئی انجیل تہی تو اون
فرقونکی انجیل کا وجود ثابت ہوگا اسلیے کہ یہی فرقے اوسوقت عرب مین موجود تہے
نہ یہہ کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کہ جسکا وجود سولہوین صدی مین ہوا ہے ہشتم آپکے
اِس قول سے اور میرا قول تو یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجیے کہ جو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین عیسائیون مین مستعمل تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مجہے حیرت ہے
کہ لفظ عیسائیون سے یہان کیا مراد ہے اور وہ کون لوگ تہے اگر کہیے کہ رومن
کہتیلک یا گریک تہے سو وہ تو آپکے نزدیک بت پرست ہین اور جو کہیے کہ نسطوری
و یعقوبی وغیرہ سو وہ بدعتی تہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا تو کچہہ نشان و گمان
بہی نہ تہا پس یہہ عیسائی ایکے خیالی لوگ کون ہین نہم یہہ کہ آپکے اس قول کا
ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت کیجیے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپکے قرآن مین ہے
اور اوسکو من اللہ کہا ہے اوس انجیل سے جو عیسائیونکے بیچ مستعمل ہے اوسکا جواب مین
پہلے خط مین مفصلاً ادا کر چکا ہون اور کچہہ مجملاً اس خط مین بہی کہا گیا ہے لہذا کہانتک
اوسی بات کو بار بار لکہون دہم یہہ کہ قول آپکا مسیح تو قرآن مین اہل کتاب کہلائے
گئے پس محمد م کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جیسا آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین
کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے اونکے پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل

اوسوقت صحیح بہی نہی بقول قرآن کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہے یہہ محض آپکا
دعویٰ بلا دلیل ہے لفظ اہل کتاب سے یہہ ہرگز نہین لازم آتا کہ اونکی کتاب محرف نہوئی
اور قرآن سے یہہ بات ہرگز نہین ثابت ہوتی ہے کہ انجیل اوسوقت مین صحیح تہی بلکہ
قرآن مین جا بجا اوسکے محرف ہونے کا ذکر آیا ہے اور اون دونون آیتونکو آپکے دعوے سے
کچہہ بہی علاقہ نہین اسلیئے کہ پہلی آیت کا تو صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اے مخاطب اگر تجہے
شک ہے کہ کلام الٰہی اسطرح کا نہین ہوتا ہے جیسا ہمنے اب اوتارا ہے اور خدا اسطرح
کی باتین (یعنے قیامت مین مردونکا پہر اوٹہنا اور اعمال کے موافق جزا سزا کا ہونا وغیرہ)
نہین کرتا پس پوچہلے اہل کتاب سے اور دوسری آیت کا یہہ مطلب ہے کہ کفار لوگ
کہا کرتے تہے کہ یہہ رسول تو آدمی ہے چاہیئے تہا کہ پیغمبر جن ہوتا یا فرشتہ پس اونکے
جواب مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے پوچہہ لو کہ آیا اگلے پیغمبر آدمی ہوتے تہے
یا نہین مقام حیرت ہے کہ آپ آیتونکے بہی جو معنی چاہتے ہین گہڑ لیتے ہین اگر کوئی کہے کہ حضرت
عیسیٰ نے یوحنا کے دسوین باب کے اٹہوین ورس مین جو کہا ہے کہ جو مجہسے پہلے آئے
ہین وہ چور اور راہزن ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جتنے آگے پیغمبر آئے
ہین موسیٰ داؤد یرمیا و اشعیا وغیرہم سب ایسے ہی تہے چنانچہ فرقہ مانیکیا اس
ورس کے یہی معنی سمجہتے تہے اور یہی ظاہر لفظی معنی ہوسکتے ہین پس کیا آپ یہہ

بات تسلیم کرلین سے حاشا وکلا بلکہ آپ یہہ کہین سے کہ یہہ معنی کسی مفسر نے نہین لکھے ہین لہذا انکو یہی چاہیئے تہا کہ جو مفسرون کے معنی لکھتے ہین اوسے تسلیم کرتے نہ یہہ کہ اپنے مطلب کے لیئے جو چاہے معنی گھڑ لیئے یازدہم قول آپکا وہ

انجیل جو اوسوقت سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا اور کوئی محمدی پیش

کرے اور بتاوے کہ وہ اور مضمون اور مطلب پر تھی نسبت اس انجیل کے جواب ہے سو اسکا بہی جواب پہلے خط مین بلکہ کچھہ اس خط مین بہی ہوچکا ہے تاہم یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ بات ہمپر ہرگز واجب نہین ہے کیونکہ جب ہم الزاماً اور تحقیقاً دونون طرح ثابت کرچکے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام پر وحی کی گیئی تہی تو اسصورت مین آپ پر لازم ہوا کہ یہہ ثابت کرین کہ یہی مجموعہ حضرت عیسے نے لکھوایا ہے اور اسمین تحریف ہی نہین ہوئی ہے بلکہ سندی اور متواتر ہے اور یہہ بہی دکہادین کہ نسخہ حضرت عیسے کے وقتکا ایکے نسخون کے مطابق وموافق ہے نہ کہ ہمپر اسلیے کہ ہم اپنا دعوی ثابت کرچکے ہین اور نہین معلوم کہ آپ عیسائیون سے کیا مراد رکہتے ہین کیونکہ آپکے زعم مین سوا پروتسٹنت کے اور کوئی عیسائی نہین ہے جومین سو دیے یا تو بت پرست ہین یا بدعتی اور جسے آپ عیسائی سمجہتے ہین سو وہ اوسوقت مین کہان تہے یہ تو لوتہر اور کالون کے صدقے سے سولہوین صدی مین اوٹھہ

لکھے ہوئے ہین دوازدہم قول آپکا مسیحیون کے پاس انجیل کے ایسے نسخے
اب بھی موجود ہین جو زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین
اور وے سب حال کی انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان حق مین اوسکی
تفصیل ابھی ہے سو یہہ آپکے زعم مین ہے نہ حقیقت مین کیونکہ جو تین نسخہ آپ نے
میزان الحق مین لکھے ہین یعنے نسخہ کوڈکس واطی کانوس وکودکس سکندریہ
نوس وکودکس افریمی سو یہہ تینون نسخے ہرگز آن حضرت صلعم کے زمانہ کے آگے کے
لکھے ہوئے نہین ہین اسلئے کہ کودکس واطی کانوس تو ساتوین صدی کا ہے جیسا کہ
دیوپن لکھتا ہے اور کودکس سکندریہ نوس یا تو اٹھوین صدی کا ہے جیسا میکیلس
کہتا ہے یا دسوین صدی کا جیسا اودن کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سمکلر
کہتا ہے اور نسخہ کودکس افریمی کو بشپ مارش ساتوین صدی کا بتلاتا ہے پس یہی
تینون نسخے جن پر آپ فخر کرتے تھے اور مسلمانون کے مغالطہ دینے کو کہتے تھے کہ آن
حضرت صلعم کے زمانہ سے پہلے لکھے گئے ہین اب کے علمار کے قول سے ثابت ہوئے کہ
اونکے بعد لکھے گئے ہین اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ وہ نسخے اپکی انجیل کے موافق و مطابق
ہین سو یہہ نہین معلوم یا تو آپ نے اونکا حال کتابون مین نہین دیکھا یا صرف عوام کی
سے مغالطہ دیا چاہتے ہین فی الواقع پچھلی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ملکو یہہ نہین کہ

باوجودیکہ آپ تفسیس کا درجہ پاوین اور یہ مشہور کتابین آپکی نظر سے گذرین
جنابمن نسخہ اسکندریہ نوس مین تو کتاب جوڈت ڈوبیاس دوزڈم اور چار
کتابین مقابیس کی اور کچھ جو ہرم گیت اور دونامہ کلی منت یکہ ور زبور مین سلیمان
کی بہی موجود تہین حالانکہ ان سب کتابون کو آپ جہوٹی سمجہتے ہین علاوہ برین متی
کے پچیسوین باب کے چہٹے درس تک اور یوحنا کے چہٹے باب کے پچاسوین درس سے
آٹھوین باب کے باون درس تک اور دوم نامہ کرنتہیون کے چوتہے باب کے تیرہوین
درس سے بارہوین باب کے ساتوین درس تک بالکل نہین ہین اور نسخہ واٹیکانو
مین اول کے چہیالیس باب کتاب پیدایش کے اور تیس زبور مین اور نامہ عبرانیہ
کے نوین باب کے چودہوین درس سے اخیر تک اور دونو نامہ تمتہی کا اور نامہ تیتوس
اور نامہ فلیمان اور تمام کتاب مشاہدات کی نہین ہین اور کودکس فریمی مین بہی اس
سے نقصان ہین قطع نظر اسکے کودکس وائیکانوس اور کودکس الکسندریانوس
مین تو عہد عتیق کی کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے
اور کودکس فریمی مین تو نشان و گمان بہی نہین خواہ اصلی ہون یا ترجمہ بلکہ
اسمین صرف عہد جدید کی کتابین ہین اور کوئی عبرانی نسخہ دسوین صدی کے قبل کا
نہین ہے چنانچہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکہتا ہے کہ اوسے جتنے نسخہ ملے وہ سب کے سب

ستنلم ترجمہ لیے شنعمہ ١١ نو ناب ہے لکہے ہوئے ہے اور سبب اوسکا یہہ بتلاتا ہی کہ یہودیون
نے ساتوین و آٹہوین صدی کے قبل کے لکہے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کے جلوا دیا
اور صرف اپنے نسخہ کو صحیح قرار دیا اور جو ایک پرانا نسخہ یعنے کوڈکس لادیانوس ہاتہ لگا اوسکے
بات آیا سو اوسے وہ دسوین صدی کا اور موشیو دی روسی گیا رہوین صدی کا
لکہا ہوا بتلاتا ہی اور صحت کا اوسکی یہہ حال ہہا کہ جب واندر ہوت نے بڑی ادعا صحت سے
عہد عتیق کا عبرانی متن چہاپا تو اس نسخہ سے چودہ ہزار جا خلاف کیا علاوہ اسکے
مارن جیا خود لکہتا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف نہین ہین جیسے
کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس لیپ آپ اِس مونہہ سے کہتے ہین کہ وہ
نسخے اپنے نسخون سے مطابق و موافق ہین ذرا انصاف کیجیے کہ جن نسخونکا یہہ حال ہو
انکی کیا سند ہے

نمبر ١٣ ہم قول آپکا اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے
کنارہ کر کے مقر ہون الخ جناب من محمدی تو جب لاچار ہوتے کہ انکے پاس کوئی جواب نہوتا
بلکہ انکے پاس ایک تو کیا کئی جواب ہین چنانچہ کچہہ تو اسی خط مین لکہے گئے ہین چہاردہم
قول آپکا کہ باوجود سہو کا بتانا کے ایکی انجیل اسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ ہی
الخ عجب حیرت افزا ہے کیونکہ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے
اختلافات عبارات کے جو اسمین ایک دوسرے کے متناقض ہین پائے جاوین اور

اونمین سے کسیکو بالجزم کہا جاسکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر
صدق اور کذب کا احتمال ہو تو بھلا ایسی صورتمین اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین
متعلق ہین کیونکر حکم قطعی ہوسکتا ہے لہذا بہت سے مسئلون مین شبہہ رہا مثلاً
حلت و حرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہوسکتا کہ کونسے جانور بنی اسرائیل پر
حلال ہے آیا وے کہ جنکے پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی تھین یا وے کہ جنکی
پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین کیلئے کہ درس ۲۱ باب ۱۱ کتاب
احبار کی دو عبارتین موجود ہین ایک وہ جو متن مین ہے سو یہہ ہے پر تم سب رینگنے
والے پرندون مین سے جو چار پانون سے چلتے ہین اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون
سے لپٹی ہوئی نہین ہین کہ وے اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونمین سے
کہا وا وریس جملہ کی عوض اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی نہین ہین
الخ عبرانی نسخونکے حاشیہ پر اور نسخونمے یہہ عبارت لیکر لکھی ہے اور اونکی پچھلی
ٹانگین اگلے پانون سے لپٹی ہوئی ہین اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی بھری و ترجمہ ہندی و فارسیہ مین یہی عبارت ترجمہ
ہوئی ہے یا لونڈی کے مسئلے مین کہ کوئی شخص اوسے آزاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے
اپنے نامزد کیا ہے یا وہ شخص جسنا وسے اپنے نامزد نہین کیا کیونکہ کتاب خروج کے درس

باب اوکی بہی دو عبارتین منقول ہین ایک جو متن مین ہے وہ یہہ ہے اگر وہ آقا اوسکا جوادسے اپنے نامزد نہین کرکے رکہیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکھے الخ اور حاشیہ عبرانی نسخہ کے اور نسخہ سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جوادسے اپنے نامزد کرکے رکہیا ناراض ہو تو اوسکا فدیہ دیکھے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون مین لکہی جاتی ہے یا حضرت مسیح کے زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دینے کا مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے اٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین بہی بہت سے اختلافات عبارت کے ہین بجدیکہ بہت سے علماء عیسائی نے اون ورسونکی صداقت پر گفتگو کی ہے اور اسی طرح سے اور بہت سے مسئلہ مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت مین انہون ہی پر اکتفا کرتا ہون پس آپ سے مجھے تعجب آتا ہے کہ باوجود ایسے اختلافات عبارت کے کہ ایسمین متناقض ہین پہر آپ کس موہنہ سے کہتے ہین کہ باوجود سہو کاتبان کے اب کی انجیل وہی مضمون اور مطلب رہے ہے جو ہمیشہ تہی پانزدہم یہہ کہ قول

آپکا اور جب تلک آپ ان دونون باتون مین سے ایک کو ادا نہین کرلین الخ جب مانا جاوے کہ ہمین اوسکے ادا کرنے سے قاصر ہون ہمین نے تو اکیلے ہی نہین بلکہ آپکے علماء کو بہی ساتہہ لیکے اون باتونکو اکہا اب اونکو اختیار ہے کہ اپنے سلف کو جہوٹا بتلاوین یا تصدیق کیجیے شانزدہم یہہ کہ قول آپکا اور فرض کیا کہ مینے آپکے سب اعتراضون

سکے جواب بخوبی و درستی دیا انفصیل تمام ادا کیے تو بہی کیا آپ اور محمدیون کے نامہ
یہہ فقد بیس کرکے نہیں کہہ سکتے کہ تمہاری انجیل محرف ہے ہین اوسکو نہین مانتے
یہہ انکا فرض محض فرض خیالی و وہم ہے کہ ہم جواب بخوبی دینگے کیونکہ بیشتر تو بار یون
سے جواب ادا ہوتے نہین دیکھے چنانچہ کچہہ تو انہین خطون سے جو آپنے مجھے لکھے ہین
ظاہر ہے مقدمہ ہم قول آپکا بس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل
پر قایل نہین ہوتے محنت بیفایدہ اور لاحاصل ہے الخ عجب تعجب انگیز ہے کیونکہ
پہلے آپ کو یہہ کیون نہ سوجہی تہی کہ مسلمان لوگ تو اس انجیل کو محرف ثابت کر چکے ہین
اور مینے بہی ساتہہ اسکے جا بجا تحریف کا اقبال کر لیا ہے پہر محمدی لوگ اس کتاب کے
کیونکر قائل ہونگے پس آپنے میری کیون اوقات ضایع کی خیر غنیمت ہے کہ اب بہی
آپ چیتے نہم دہم یہہ کہ قول آپکا اب کہ نامہ سابق کا جواب ہو چکا جناب مین میرے خط
کی تو ایک بات کا بہی جواب نہین ہوا ہان آپنے اقرار کیا ہے کہ انکا جواب اسوقت
دیا جائیگا کہ جب وہ کتابین جنکا ذکر جناب مولوی رحمت الله صاحب نے کیا ہے چہپ
جائینگی اور وہ کتابین جو آپکی طرف سے چہپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آ دیکی ہوہم
وعدہ آپ کا ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہا کرتے ہین کہ اگر فلانا کام ہمسے اس جنم مین نہ ہوگا
تو دوسرے جنم مین کرینگے اور جو وہ دوسرے جنم مین بہی نہو سکے گا تو تیسرے جنم مین کرینگے

پس آپکے اس وعدہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اوس خط کے جواب سے عاجز ہوئے
اور اپنے عجز کو صرف اس لحاظ سے چھپایا کہ مبادا آپکی اپنے قوم مین سبکی اور خفت ہو
لیکن اب ہی عاقل اور صحیح الفہم یہی سمجہیگا کہ آپ عاجز ہوئے ہیں لہذا اس حیلہ سازی سے
بہی آپکا مطلب نکلا تو نمبر ۱۹ یہہ کہ قول آپکا متی حواری نے اختصاراً لکہکر کسی ایک نام
قصداً چہوڑ دیئے ہین الخ آپکے عذر بدتر از گناہ ہی کیونکہ ابتک ان لیستون کا جہوٹ جانا صرف
متی کے سہو پر محمول کیا جاتا تہا لیکن اب معلوم ہوا کہ متی نے پاس سخن کے لئے قصداً
چہوڑ دیے لہذا کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ اسیطرح اوسنے پاس سخن کے واسطے بالکل
انجیل طیار کی ہوگی پس آپنے بیچارے متی کی خیانت مین بہی فرق ڈالا نمبر ۲۰ یہہ کہ آپکے
قول سے اور ایسا ہی پانچوین آیت مین بہی سلمون کے بعد کتنے نام چہوڑ دیئے گئے ہین
کہ آپنے ذکر نہین کیا اور آپکے دریافت مین نہین آیا الخ آپکی سعادت مندی ظاہر ہو
ہے کہ جو بیچارے متی نے نہین کیا وہ بہی آپ اسکے سر تہوپے دیتے ہین اسے قطع نظر
کہ غلطی ہوئی ہی اور نام چہوٹے ہین تو کتاب اول اخبار الایام کے مصنف نے کیونکہ
اوس کتاب کے دوسرے باب مین لکہا ہے ورس ۱۱ ناشون کا بیٹا سلما اور سلما کا بیٹا
بوعز اور بوعز کا بیٹا اوبید اور اوبید کا بیٹا یسی اور یسی کا پہلوٹہا بیٹا الیاب
دوسرا ابی ناداب تیسرا سما چوتہا نتنائیل پانچوان ردی چہٹا اوزم ساتوان داؤد

داؤد لیس میں نے یہین سے نقل کرلیا ہوگا کہ آپ کے زعم میں متی نے عہد عتیق بہی نہ پڑہی تہی ہان اگر اعتراض ہے تو سیرینہہ ہے کہ چار سو برس کے عرصہ مین چار پشتین ہوئین اور یہہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے البنا اُنکی صاحب یہہ تو لکہا ہے کہ متی نے

بعد وربابل کے کئے نام چہوڑ دئے ہین نسبت دویم یہہ کہ ایک اس قول سے کہ بن بیٹا پوتا اور پڑپوتا

اور آل اور نسل کے معنی اور اخ بہائی اور خویش اور اقربا بہی معنی رکہتا ہے حضرت عیسےٰ کا مسیح ہونا بہی مشکل پڑا کیونکہ عہد عتیق سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح تو داؤد کے صلبی نسل سے ہین اور جب یہان بن کا لفظ ایسا عام ہوگیا تو کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح اور داؤد

مین کہین دور کا رشتہ ہوگا نسبت دویم یہہ کہ قول اُنکا اور پشتونکا عدد اس طرح

سے ہے کہ داؤد کا نام پہلی تقسیم کے آخر اور پہر دوسری تقسیم کے شروع مین گنہا گیا کچہہ بنا جواب نہین یہہ تو اور ون نے بہی لکہا ہے بلکہ ایسی پانچ توجہین اور بہی کی گئی ہین کہ آپ کو نہین معلوم پہلا یہہ کیا جواب ہے کہ ایک شخص کو دو دفعہ گنکے عدد پورا کرنا چاہئے ایسے تو تیرہ کے ۲۶ ر ۲۹ دا اکتالیس بہی ہوسکتے ہین قطع نظر اسکے تماشا یہہ ہے کہ اس تکلف پر بہی اعتراض نہین اوہٹتا کیونکہ اس صورت مین دوسری قسمت مین جو یکنیا پر ختم ہوتی ہے پندرہ پشت ہوجاوینگے نہ یہہ کہ قسمت سیوم ملکر تیرہ کی چودہ ہوون اسسے بہتر تو مین تمہین ایک توجیہ گہڑ دیتا ہوں وہ یہہ

ہے کہ آپنے یون کیون نہ کہدیا کہ عیسائیون کے عقیدہ کے موافق مسیح مین
دو صفتین ہین الوہیت کی اور انسانیت کی لہذا اونکو دو نسبتین لکھنا چاہئیے بس
اِس صورت مین تیرہ کی چودہ ہوجاٹینگے بست تیرہ معلوم قول آپکا خلاصہ وہ ساتون
اعتراض جنکو اپنے منکر ڈاکٹر استراس صاحب کے قول پر بڑے تفاخر سے پیش کئے
ہین سب بیجا اور بے اصل نکلے سو یہہ بات صرف آپ ہی کے زعم مین ہے ہان اگر
آپ جواب اوا کر دیتے تو ایک بات تہی لیکن اوس سے آپ قاصر رہے کیونکہ جو جواب
آپ نے دئیے وہ جواب نہین او سپر تو لڑکے بہی ہنستے ہین کیونکہ جو اصل اعتراض
تھا وہ نہین اوتہا بلکہ آپ اوسکی اور تصدیق کرتے ہین یعنے معترض کہتا ہے کہ
کہ جب کسی مصنف نے ایک زمانہ متعین کرکے یہہ کہا کہ اوس زمانہ مین اتنی پشتین
ہوتی ہین من بعد خواہ قصداً یا اس خاطر کسیکے چند نام چہوڑ دیئے تو ایسے شخص
کی تاریخ کا اعتبار نہین یہان تک نامہ ساتی کا جواب ہوچکا اب ہم آپ کو نبی نوع
ہونے کے سبب کچہہ سمجہاتے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ
یہہ ہے کہ آئندہ کو آپ کسی مسلمان سے ہرگز نہ اولجہین کیونکہ جب آپ سے
جواب نہین بن پڑتا تو آپکو آئین بائین شائین لکہنا ہوتا ہے اوسپر لوگ
ہنستے اور کہتے ہین کہ پادری صاحب خط کا جواب تو نہین لکہتے بلکہ اپنی

نوکری کا کام سمجھے اور جانتے ہین کہ مبیتی بیہہ جانے کہ پادری صاحب ایک کام
مین لگے ہوئے ہین تبا و تنخواہ مین خلل آوے اور ایسا ہو کہ جیسے کلیسہ
لوتہرین سے چرچ آف انگلنڈ مین داخل ہونا پڑا ویسا ہی کہین رومن
کاتہلک کی طرف بہی التجا کرنی پڑے لہذا آپکو مناسب ہے کہ اپنے قوم کے لوگون کو
کلیسا مین جمع کرکے وعظ و نصیحت کیا کرین اور کسی طرف طعن اور تشنیع سے پیش نہ آوین اگر
آپ مخفی ہین جیسا چاہین ویسا کرین ہمنے جو حق تہا سو کہدیا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ لوگ آپکو ایسا سمجہین
کہ حقیقت مین آپ کیسے ہی ہون آپ جو فرماتے ہین کہ شاید جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے لیکن حق تو یہ ہے
جو مینے لکہا جناب من بہلا مین آپسے کیون ناراض ہونے لگا یہہ تو پادریون کی عادت
مین داخل ہے کہ جب جواب سے عاری ہوتے ہین تب یا تو کہتے ہین کہ تم گستاخی
کرتے ہو تمہارا جواب نہ دینگے یا تمہاری بات قابل جواب کے نہین بس آپنے بہی
عادت کے موافق کیا اسمین آپ کی کیا شکایت ہے قطع نظر اسکے جب مین
پادری میدر صاحب کے اوس بہتان اور افترا سے جو اونہون نے مجہہ پر باندہا
اور پہر بے شرمی سے اوسے خیرخواہ ہند مین کرادے بدخواہ کہا چاہیئے چہپایا ناراض نہ
ہوا بلکہ پادریون کی دیانت کا حال دیکہکر جیسا ہونا تہا ہوا اب مین آپ سے کیا
ناراض ہونگا آیندہ جو کام میرے لائق ہو مجہے اطلاع کرتے رہینگا اور بس فقط

مگر یہہ ہی کہ میرا ارادہ ہے کہ آپ کے اور اپنے خطوں کو چھپواؤن تا خواص و
عوام کے ملاحظہ مین گذرین مگر چونکہ آپ کا اول خط میرے پاس سے گم ہو گیا ہے
لہذا آپ کو لکہا جاتا ہے کہ آپ از راہ مہربانی کے اوس خط کی نقل بہیجدیجیئے +

مورخہ آٹھوین جولائی الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد یاد حبی کے التماس یہہ ہے کہ آپ کے اصل دو خط اول و سوم باین عرض آپکی
خدمت شریف مین بہیجتا ہون کہ جیسے اس آخری خط مین انگلستانی نامون کو
انگریزی حروف مین بہی لکہدیا ہے اسیطرح ان دونون خطون مین بہی اردو کے
محاذی یا اوپر انگریزی مین ہر ایک انگلستانی نام کو لکہدیجیئے کہ اونکے پڑہے جانے مین
کچہ شبہ نرہے اور بعد انگریزی لکہہ دینے کے یہہ دونون خط واپس کر دیجیئے مہربانی
ہوگی اور جب یہہ دونون خط آپ کے پاس سے واپس آجاینگے تب مین آپ کے
اس آخری خط کا جواب لکہونگا فقط مرقوم ۱۲ جولائی ۱۸۵۲ع الراقم فنڈر صاحب

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۲ جولائی سنہ حال کا معہ میرے
دو خط اول و سوم باین غرض کہ مین اون انگریزی نامون کو جو اون خطون

میں رقوم و مسطور ہوئے ہیں انگریزی حروفوں میں بہی لکہہ دون بہیجا جائے

حسب خواہش آپکے میں اون ناموں کو ایک کاغذ پر لکہہ کر معہ اون دونوں خطوں کے

آپکے پاس میں بہیجتا ہوں امید کہ جناب خط سوم کا بہی خط آخری کے ساتھہ جواب باواپسی

الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مکرر عرض یہہ ہے کہ شاید میرے آخری خط

میں ناز ٹلی صاحب کی جاے ٹیلر صاحب بہوکاتب سے لکہہ گیا ہے اگر ایسا ہوا ہو تو آپ ازراہ مہربانی

سکو اوسے بنا دیجئے فقط مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی ✦

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط معہ فہرست اسمائے انگریزی اور دو لو

اصل خطونکے پہنچا اب عرض یہہ ہے کہ ازراہ مہربانی اون مصنفونکی کتابوں کے

نام اور اون صفحوں کے نشان بہی جنمیں آپکے وہ اقوال جنسے لیتے استدلال

کیا ہے واقعہ ہیں لکہہ بہیجئے کہ بعض انمیں غیر مشہور ہیں فقط

الراقم بندہ کشیش فنڈر صاحب مرقومہ ۱۵ جولائی ۱۸۵۴

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۵ جولائی کا اس استدعا کے

ساتھہ میں اون مصنفوں کی کتابوں کے نام اور صفحونکے نشان جنکو میں نے سند میں

ذکر کیا ہے لکھہ بہیجون اس وجہ سے کہ بعض اونمین غیر مشہور ہین پہچا اوسے
باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ ابہی چند روز ہوئے کہ آپ اپنے خط مین لکہہ چکے ہین
کہ گویا آپ اون سب مصنفون سے خوب واقف تہے اور انکی کتابین آپ کی
نظر سے گذر چکی ہین اور آج وہی لوگ غیر مشہور ہوگئے مگر آپنے پہلے ویسا لکہکر
اپنی بیخبری پر پردہ ڈالا تہا اب کی ضرورت پڑی تو پوچہا ہی مصلحت جانا وہ
جو پہان تہا وہی بر سو عیان ہے یہہ کیئے لنترانی اب کہان ہے بہرحال مجھے
اون مصنفون کے نام سے کہ جنہین آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اطلاع دیجئے
مین اونکی کتابونکے نام لکہہ بہیجونگا فقط الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط مورخہ ۴ جولائی سنہ حال کا میرے خط
کے جواب مین پہنچا مضمون معلوم ہوا اے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا
بات لکھنے سے باز نہین آتے مین نے تو کہین نہین کہا کہ وے سب کتابین میری
نظر سے گذر چکی ہین بلکہ یون لکہا ہے کہ جو آپنے انگریزی کتابوسے انجیل پر اراد
نکالے ہین کچھ نئی بات نہین ہے کہ گویا صرف آپ ہی کو معلوم ہوئی ہو اور جو بات اور اعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحیے کی نظر مین آ چکی ہون

اسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے پس ہماری بات کہان اور اپکا پایہ کہان خیر دہ کتابین جنکو میرا دعویٰ ہے کہ دیکھی ہوئی ہوں یا ہنوز بات اسپر نہین ہے بلکہ اسپر ہے کہ جناب میری عرض کے موافق ان سب مصنفون کی کتابین خواہ وہ مشہور ہوں خواہ غیر مشہور جنکے مصنفون نکا نام آپنے اپنے خطوط مین ذکر کیا اور بنا دلیل بنایا ہے اون سب کتابون کا مع نشان صفحہ اور کتاب کی جلد کے مشہور کیجئے کیونکہ مجیب کو مباحثہ کے وقت ایسی درخواست کرنا حق ہے اور اگر معترض اسکے انکار کرے تو البتہ مجیب یہہ کہیگا کہ معترض نے ان باتون کو اپنی انکہہ سے نہین دیکھا بلکہ صرف سنی سنائی بات لکھی ہے اور چونکہ میری درخواست سب کتابونکے نام کی ہے لہذا ضرور نہین جانا کہ اون مصنفون کی کتابون کا جو میری دانست مین غیر مشہور ہین نشان کرون اور ایک اور التماس ہے کہ آپ اون کتابونکا نام اور جلد اور صفحہ کے عدد سب انگریزی حرفون مین لکھیے جو کچھہ شبہ نہ پڑے فقط

الراقم

کشیش فنڈر صاحب — مرقوم ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۴ جولائی سنہ حال پہنچا کمال حیرت ہے کہ جناب یہہ کیا سمجہکے لکہتے ہین کہ اسنے صاحب آپ کسواسطے غیر

حق اور بیجا بات لکھنے سے باز نہین آئے کیلئے کہ آپ نے ان جملون سے یہہ
تو یہہ مین بہی جانتا ہون الخ اور چنانچہ انکوا ونہین کتاب انگریزی سے خوب
معلوم ہوا ہوگا الخ اور آپ نے ذکر نہین کیا اور آپ کی دریافت مین نہین آئے
الخ کچھہ اور نہین سمجہا جا سکتا مگر یہی کہ آپ یہہ جتایا چاہتے ہین کہ گویا وے سب
کتابین جنسے مین نے استدلال کیا ہے آپ کی ہی نظر سے گذری ہین
بلکہ اونسے بہی کچھہ زیادہ چنانچہ تیسرا فقرہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے پس آپکا
یہہ لکہنا کہ مین نے تو کہین نہین کہا کیا سمجہا ہے اور آپ جس عبارت کو نقل کرکے
کہتے ہین بلکہ یون لکہا تہا سو اوسے تو مین آپ کی چالاکی و مغالطہ دہی کی نوع
مین سمجہتا ہون کیونکہ آپ لکہتے ہین جو بات واعتراض جواب کے لایق ہے علماء
دینداران مسیحیہ دیکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین حالانکہ وہ
لوگ جنہین مین نے ذکر کیا ہے خود دیکھا دینداران مسیحیہ تہے اور اون کے کسی نے
جواب بہی نہین دیئے بلکہ اونکے قولون کو مستند جانکے اور علماء مسیحیہ اپنی کتابون
مین نقل کرتے ہین وزرا بشپ مارش و واقسن و مارن و لارڈنر کی کتابونکو
دیکھیے اور ان لوگون نے [illegible] مصنفون کی شان مین کیا کچھہ لکہا اور ان کی کتابونکو
کیسا مستند کہا ہے اور شرح تروالی ورحرٹ ومنسٹ کو ملاحظہ کیجیے کہ اوسمین ان

لوگون کی کتابون سے کتاپچہ نقل ہوا ہے بس وہ آپ کے خیالی علما دینداز لوگون سے ہین جنہون نے اِن لوگون سے کر دمین لکہا ہے تعجب ہے کہ آپ ایسی چالاکی اور مغالطہ دہی سے باز نہین آتے اور مجہے لکہتے ہین کہ اے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا بات لکہنے سے باز نہین آتے عجب تماشہ ہے او لٹے چور کوتوال کو ڈانڈے قطع نظر اس سے بالفرض اگر یہہ مانا بہی جاوے کہ اوسی عبارت کی طرف اشارہ ہے گو حقیقت مین ایسا نہین ہے تو بہی کیا مین پوچہتا ہون آپ کو یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ اونکا کسی نے جواب لکہا ہے آیا آپ نے اون کتابون کو دیکہا ہے یا نہین صورت اول مین تو ہمارا مطلب ثابت اور صورت دوسری مین کیونکر بے دیکہے آپنے لکہا کہ اونکے جواب ہوگئے ہین بس شکایت آپ کی بیجا و بے موقع نکلی اور بفرض محال اگر یہہ بہی ہم تسلیم کرلین کہ حقیقت مین یہہ بات بیجا ہی تو بہی آپ کو شکایت کرنی نہین پہنچتی کیلئے کہ آپ اس سے زیادہ بیجا و غیر حق باتین لکہہ چکے ہین مثلاً یہہ اور اس مرحلہ سے کہ آپ اپنی کتابونکو معقول سمجہتے ہین یہہ شبہہ ہوتا ہی کہ جناب بہی اونکے زمرہ سے ہین حالانکہ مین نے ایسا نہین لکہا تہا جیسا کہ پہلے خط مین ذکر ہوا یا مثلاً یہہ اور اپنے بے تحقیق و دریافت اوکی پیروی کرکے اوسکا قول مان لئے امید کہ آئندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے الخ

حالآنکہ مین نے ایسا کبھی نہین کیا کیونکہ اسسترا اس جناب صاحب کے اعتراض اوسکے محض قول
ہی نہین بلکہ اوسنے تو بیبل مین جگہہ بتلادین جو چاہے دیکہلے اور باقی مضمون مین
سے بتلائیے کونسا منکر یا بدعتی ہی شاید ہی آپ نوٹ ہو تو مضائقہ نہین کیونکہ اوسکے کلمہ سے
آپنے مونہہ موڑ لیا ہے دل تو چاہتا ہے کہ اس باب مین کچہہ اور بہی لکھون لیکن
چونکہ اصل مطلب سے دوری ہوئی جاتی اور خط بہی بڑہتا جاتا ہے لہذا بر سر مطلب آتا ہون
آپ جو اون کتابون کے نام چاہتے اور کہتے ہین کہ معترض کے ذمہ پر ہے کہ بتلا دے اور
مجیب کو پہنچتا ہے کہ پوچہلے سو سمجہے اس سے کب انکار تہا مین نے تو صرف اتنا ہی لکہا تہا
کہ جن مضمون کو آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اون سے مجہے اطلاع دیجئے مین اونکی
کتابونکے نام لکہہ بہیجونگا لیکن اب جو آپ سب کے نام پوچہتے ہین لہذا مین اون کتابون
کے نام ایک الگ کاغذ پر لکہہ کر اس خط مین ملفوف کرتا ہون امید کہ جناب ازراہ
مہربانی اون مضمون اور اونکی کتابون کے نام سے کہ جنہونے ان لوگون کے
خصوصاً بوسوبرا ورلیا فان و ڈاکٹر نیس و جامعین تفسیر ہنری اور اسکاٹ
وغیرہ کے جواب لکہے ہین اطلاع دیجئے فقط ٭

الراقم

ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب

مرقومہ ۲۴ جولائی ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ اون کتابوں کا نام جنکو آپ نے کل کے خط میں ساتہہ میرے پاس بہیجا آپ کے اگلے خطوں سے مقابلہ کرکے معلوم ہوا کہ ان مصنفوں میں سے جنکا ذکر آپنے اپنے خطوں میں کیا ہے آدہوں کی کتاب کا بہی نام نشان آپنے نہیں لکہا بلکہ میں نے تو آپسے اون سب مصنفوں کی کتابوں کے نام کی درخواست کی تہی پس التماس یہہ ہے کہ باقی کتاب کے بہی نام و نشان مع عدد صفحہ لکہہ بہیجئے مثلاً ایولت بر جیڈ استیلن لیکلرک کوتی میکابلس لیکلرک سملر شیایر الخورن مارش سونکلیس فاندر ہوف وغیرہا اور ہارن صاحب کی کتاب سے اس قول کا بہی نشان اور صفحہ بتا دیجئے جو آپنے فرمایا ہے کہ ہارن صاحب یوں لکہتا ہے کہ جہان میں کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہیں ہیں جیسے کوڈکس اسکندرینوس اور واتیکانوس فقط الراقم

بندہ کشیش فنڈر صاحب مرقوم ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ماوجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۲ جولائی سنہ حال کا پہنچا اور باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ جن لوگوں کی بابت آپ یہہ لکہتے ہیں ہم انکا

دال نہین کتابون مین بہی کہ جنکا نام مین پہلے لکہہ چکا ہون منقول ہے مثلاً
لیکلرک کوبیا اور میکالیس اور لیسنگ اور نمیرا در مارشس اور اکہارن کا حال
ہارن کی جلد ۴ کے صفحہ ۲۹۵ مین دیکہئے جیسا کہ مین آگے بہی لکہہ چکا ہون یہہ
حیرت کی بات ہی کہ آپ نے اوس صفحہ کو تو ملاحظہ نکیا اور مجہے لکہہ بہیجا شاید جلدی
اور گہبراہت کے سبب سے نظر اون نامون پر نہ پڑی ہوگی اے صاحب ایسی
اصطلاحی تو اچہی نہین ذرا دلمین تو انصاف باندہئے اور قول الیوالڈ اور استالن
کا تلک ہرلڈ مین موجود تہی چنانچہ اوسکا صفحہ بہی مین بتلا چکا ہون اور
ہر سینیڈا اور زدیگلیس نا کتابون کے نشان انگریزی مین لکہہ کر ملفوف
کرتا ہون جو وہ کتابین نہ ملین تو ہارن صاحب کی جلد چوتہی کے ۳۰۹ صفحہ
کو اور وارڈ صاحب کے ۳۷ صفحہ کو دیکہہ لیجئے اور قول ... ہارن
صاحب کی دوسری جلد کا ۳۷ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور نسخون کے اختلاف
کی بابت اوسی جلد کے ۳۷ صفحہ کو دیکہئے اور وانڈ رہوٹ کیلئے بہی اوسی
جلد کا ۳۲ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور چار رسالہ گفتگو کے جو آپ نے بنایت کئے سو وہ
حسب خواہش آپکے اون لوگونکو بہیجے گئے چنانچہ ایک تو مولوی رحمت اللہ
صاحب کو ڈاک پر روانہ ہوا اور دوسرا مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ

بنارس کو دیا گیا اور تیسرا جواب مولوی محمد منظہر صاحب کو بھیجا لیکن مولوی صاحب
موصوف نے اوسے ایک رقعہ کے ساتھ واپس کیا لہذا وہ ایکے پاس معہ
اوسی رقعہ کے اس خط کے ہمراہ بھیجا جاتا ہے اور وہ جو مجھے عنایت ہوا تھا
سو اوسے مینے بغور دیکھا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا ابھی اتنا کہتا ہون
کہ ایسی ہی حرکات کو ہماری اصطلاح مین تحریف کہتے ہین اور کیون نہو جب آپکے ہاتھ
سے کتب مقدسہ نہ بچین تو اسکی کیا حقیقت ہے اور مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ پہر ایک جلسہ مقرر ہو اور وہی اشخاص جو اوس جلسہ مین آئے تہے بلائے
جاوین اور اونکے سامنے یہہ رسالہ پیش کر کے پوچھا جاوے کہ آیا یہہ رسالہ
ٹہیک ہے یا وہ جو دہلی مین بعض لوگون نے بعبارت فارسی چھاپا ہے چنانچہ
اسیلئے مین نے آج اوسکی کئی ایک جلدین طلب کین ہین اور یہہ حال تو
مین پہلے ہی دیکہہ چکا ہون اور اسیکا مین نے چوتہی خط کے آخر مین اشارہ
کیا تہا لیکن اب زیادہ تعجب اسیلئے ہوا ہے کہ اوسپر یہہ لکہا ہے اب بار
فنڈر صاحب کی معرفت کچہہ تصحیح و تفصیل پاکر دوبارہ چہپنے مین آیا حالانکہ
اوسمین بہت سے بہتان صریح ہین از انجملہ وہ جو صفحہ مین دوسرے
سے سطر تک لکہا ہے کیونکہ مولوی صاحب نے تو جسٹن اور اگستاین وغیرہ

وہ عبارتین جنمین صاف صاف یہود یونکو تحریف کا الزام دیا ہے پیش کین تہین
لیکن آپ اونہین ایسا ہضم کرگئے کہ کوئی ڈکار بہی نہ لی یا جو شروع ہی مین مولوی
صاحب نے میزان حق کی وہ عبارتین کہ جنکی مین نے اپنے پہلے خط مین نقل بہی کی
تہی پیش کرکے کہا تہا کہ یہہ آپکا قران اور معبرون پر بہتان صریح ہے اور
اوسکے جواب مین آپ سے غلطی کے اقرار بجز کچہہ بن پڑا چنانچہ اوسکو تو آپکے
منشی قمر الدین خانصاحب نے بہی ۱۰ و ۱۷ رجولائی کے پرچونمین چہاپا ہے
شاباش مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ❊

الراقم ____ فقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۲۶ رجولائی سنہ ۱۸۵۴ع

مکرر عرض یہہ ہے کہ مین نے لفظ ڈاکٹر و صاحب محض اس لئے لکہوایا تہا تا آپ
اسبات سے مطلع ہون کہ آپ خلاف محاورہ اردو کے دستخط لکہوایا کرتے ہین
لیکن چونکہ اسپر آپ نے چہپے لہذا کیا ضرور ہے کہ مین وہی بات کیے جاؤن فقط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب دام لطفہ سلامت
بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ کل کے خط مین مینے یہہ عرض کی تہی کہ اوس رسالہ کے باب مین
جواب نے مجہے عنایت کیا تہا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا لیکن
حسب وعدہ آج کچہہ ارادہ تہا کہ گذارش کرون لیکن چونکہ اوسمین

کئی ایک بات کا پہلے استفسار ہو لینا ضرور ہے لہذا مستکلف خدمت ہوا ہون
امید کہ جناب مہربانی سے اون باتون کا جلد ہی جواب عنایت فرما دین

اول یہہ کہ جناب ۲۴ صفحہ مین لکھتے ہین ہمارے علماء مثل گریس باخ
اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخونکو نزدیک اور دور ملکون سے
جمع کر کے بڑی محنت اور وقت سے اونکا مقابلہ کیا اور چھہ سو چوہتر نسخون
مین سے قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو و غلطی پائی گئی ہین

اب مجھے اسمین کئی باتین پوچھنی ہین اولاً یہہ کہ جناب یہہ بتلا دین کہ
آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یا ملکر اور اون
مین سے کیسے تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئے ہین ثانیاً
یہہ کہ آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یعنے ہر ایک نے چھہ سو چوہتر کا یا کسینے کم اور
کسینے زیادہ ثالثاً یہہ کہ یہہ سب نسخہ پورے پورے تھے یا ادہورے یعنے کسی مین صرف کچھہ خبر تھی اور
کسی مین ایک ہی انجیل اور کسی مین چار انجیلین اور کسی مین خالی پولوس کے نامہ اور کسی
مین اعمال رابعاً یہہ کہ لفظ سب سے کیا مراد ہے آیا کوئی نسخہ جہان مین بغیر مقابلہ
کیا ہوا نہین ہے یا اب بہی ایسے نسخہ باقی ہین خامساً یہہ کہ جناب
نے جس کتاب سے یہہ لکھا ہے اوسکا نام اور صفحہ بتلا دیجئے دوم
یہہ کہ ویرلوس ریڈنگ کی کیا تعریف ہے اور اسکا اطلاق کیا ... مین کیا ...

ہے جناب جس کتاب سے اوسکا حال لکھین اوس کتاب کا نام و صفحہ کا نشان بھی بتلادین
اور اس بات کا بھی لحاظ رکھین کہ جواب مفصل ہو کیونکہ مجمل تو اوس رسالہ مین
بھی مرقوم ہے فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۲ء

جناب یاور لطف شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد بادو حبیبہ التماس ہے کہ آج خط لکھنے کے وقت ایک بات مجھے فراموش ہو گئی
حالانکہ اوسکا استفسار ہونا بھی بہت ہی ضرور ہے لہٰذا تکلیف دیتا ہوں کہ مہربانی سے
اوسے بھی بتلا دیجیے اور وہ یہ ہے کہ جناب صفحہ ۱۵ مین لکھتے ہین مگر زیادہ تحقیق سے
معلوم ہوتا ہے کہ آیات متشابہ چار پانچ سے زیادہ نہ ہونگی پس جناب اون آیات
متشابہ کو نشان دیدیوین کہ وہ کونسی ہین فقط

الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی سنہ ۱۸۵۲ء بعد دو پہر

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد یاد حبیبہ التماس یہ ہے کہ آپکا خط پہنچا صفحات محولہ آپ کی کتاب سے مطابق کیے گئے
تو ہارن کی ۴ جلد کے ۲۹۵ صفحہ مین صرف میکابیس کا نام ہے اور ۳۰۰ صفحہ مین جسکو
آپ نے اپنے خط مین نشان کیا صرف سیراک اور اکیبارن اور بارنس کا نام ہے مگر لیکلرک
اور نیمیر کا نام نہین ہے اور پھر ہارن کی دوسری جلد کے ۶۰۰ صفحہ مین وہ نام نہین ہین

آپنے اشارہ کیا اور پھر بازنقاضا کی اس جلد کے ۸ صفحہ مین نسخون کے اختلاف کے بابت
کچھ بات نہین ہے اور فانڈر صاحب کا بھی ۳۱۴ صفحہ مین کچھ ذکر نہین ہے شاید آپکا نسخہ
اور ہو اس حال مین آپ اپنے نسخہ کا نام بتفصیل بتا دیجیے یا ہمارے پاس بھیج دیجیے ہمارا
نسخہ وہی ہے جو لندن مین ۱۸۵۴ء مین چھاپا گیا اور اسکا چھاپا چھاپہ ہے پھر یہہ بھی
عرض ہے کہ مین نے آپ سے اُن سب مصنفونکی کتابکا نام اور عدد صفحہ بتفصیل مانگا تہا
انکے نشان اور کتابون مین اور یہہ جواب فرماتے ہین کہ شاید آپنے جلدی اور گھبراہٹ
کے سبب صفحہ نہین دیکھا یہہ آپ کی ذہن بیجا بات نہین ہے پھر ایک بات ہے جسکا ذکر
مین نے نہ کبھی کیا فقط   الراقم کشیش فانڈر صاحب   مرقومہ ۲۷ جولائی ۱۸۵۴ء

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۷ جولائی سنہ حال کا پہنچا حسب
خواہش آپ کے مین کتابین نشان دیکر بہیجتا ہون امید کہ جناب ملاحظہ کرکے واپس
کردین لیکن ایک حوالہ مین نہ معلوم آپنے غلطی کی یا میرے خط مین سہو ہوا ہے کیونکہ میرا
مسودہ تو درست ہے یعنے دوسری جلد کے ۲۰۰ صفحہ کے بدلے چوتھی جلد ۲۰۰ صفحہ چاہیئے پس اگر
میرے خط مین سہو ہوا ہو تو آپ بنا دیجیے اور وہ جو آپنے لکھا ہے یہہ آپکی ذہن بیجا
بات نہین ہے پھر ایک بات ہے الخ سو اسکا حال تو آپ اپنے دلمین خوب

جانتے ہین کہ ہین سے لیں بجا لکھا تہا بقول شخصے اپکی صورت ہی گواہی دیتی ہے لیکن
آپنے اپنی عادت کے موافق اوس بیجا کو بجا لکھا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو جناب کی خدمتمین دو خط اس مدعا سے بہیجے
تہے کہ جناب یہہ بتلادین کہ وہ چار پانچ آیات مشتبہ جنہین آپنے زیادہ تحقیق سے معلوم کیا
کونسی ہین اور وہ جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین نسخونکے مقابلہ اور سہو کاتبونکی بابت
لکہا ہے کہان سے نقل کیا لیکن ہنوز جنابنے اوسکا جواب نہین دیا لہذا امیدوار ہون کہ
جلد ہی اون سوالونکا جواب جو اون خطون مذکورہ مین آپسے کئے گئے ہین ادا کیجیے نہین
تو آپکی نسبت بہی وہی گمان جو آپنے خط مورخہ بیستوین جولائی سنہ حال مین لکہا ہے
مین کیا جاویگا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۵ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مکرر عرض یہہ ہے کہ جناب یہہ بہی بتلادین کہ اپکے نزدیک آیات مشتبہ کی کیا تعریف ہے آیا یہی
مراد ہے کہ وہ آیات بعض نسخ مین پائی جاتی ہین اور بعض مین نہین یا کچہہ اور فقط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت بعد
ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۲۷ جولائی سنہ حال کو آپکی خدمتمین دو خط
بہیجے تہے اور اونمین اوس رسالہ مباحثہ کی بابت جو آپ کی کچہہ تصحیح اور تفصیل پاکر

جیسا کہ چند باتین استفسار کین ہین مگر جناب نے اونکا کچہہ جواب دیا تب مین نے آپکو یاد دلانے کے لیئے ۵ اگست کو ایک اور خط لکہا اوسپر بہی جناب خاموش ہورہے اور ہنوز جواب نہ لکہا اس لیئے یہہ تکلیف دیتا ہون کہ آپ عنایت کرکے اون سوالونکے جواب ادا کرین اور جو کچہہ اُس رسالہ خصوصاً اوس حصہ کی بابت جو آپنے پیچہے الحاق کیا مجہے عرض کرنا ہے مفصل گذارش کرون لہذا آپکو لکہتا ہون کہ اگر آپنے اون سوالون کے جواب ایک ہفتہ کے اندر نہ دیئے تو مین یہہ سمجہونگا کہ جیسا آپ عاجز ہوکر تیسرے خط کے جواب دینے سے قاصر ہے اور اسلیئے مباحثہ کو ایک عذر پر موقوف کیا ویسا ہی آپ اُن سوالونکے جواب دینے سے بہی عاری ہین اور جو کچہہ آپنے اون رسالہ ذکومین لکہا ہے سب بے سند اور غیر واقع ہے اور یہہ بہی جانیئے کہ جب تک آپ اون سوالونکے جواب دینگے تب تک ہم بہی اور کچہہ نہ لکہینگے اور یہی خط ہمارا اخیر خط ہوگا پس اگر آپکو کچہہ لکہنا منظور ہو تو اول اسی بات کا لکہیئے نہ کسی اور بابت فقط الراقم
حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۵

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد بادعیہ عرض یہہ ہی کہ نامہ سامی مورخہ ۸ جولائی پہنچا اور بندہ اُسکے مضمون سے حالی ہوا مگر جائے افسوس ہی کہ جناب نے اس دفعہ غیر حق اور بیجا باتون پر طعن بہتان بہی علاوہ کیا ہے اور یہہ نہ صرف مجہہ اور اور پادری

صاحبان پر بلکہ جناب منی پر بھی جو حضرت مسیح کا رسول تھا لہذا مناسب یہی تھا کہ آپکا خط بے جواب واپس دیتا لیکن اور ونکی خاطر اور فائدہ کے واسطے جواب لکھتا ہون اور اُنس بہتان سے جکو آپ نے ہمارے اور اور پادری صاحبون کے حق مین قلمی فرمایا ہے نہ تو مجکو کچھہ نقصان عائد ہوگا نہ اور پادری صاحبونکو اور صاحبان انصاف قدر دانون کے نزدیک آپ کی عزت کا باعث بھی نہوگا شاید جناب ایسی ایسی بات اپنے قدر و منزلت کے موافق و مطابق جانین اور قانون ہمین آپکا اختیار ہے فالجواب اول جناب نے سوائے اُن چودہ نام کے جنکا ذکر آپکے پہلے خط مین ہی دوسرے خطوط مین بیس مصنفون کے نام مسطور کیے اور انکا دلیل بنانا چاہا اور ویسا لکھا ہے کہ لوگ گمان کرین کہ آپ نے اُن سب مصنفونکی کتاب دیکھی اور پڑھی ہین مگر آپ کی ایسی مغالطہ دہی صرف اُن لوگون کے سامنے کچھہ چلے گی کہ اُن مصنفون سے بے خبر ہین مجھے تو اول ہی سے معلوم تھا کہ آپ اکثر انکی کتابون کو نہ دیکھی نہ پڑھی ہین اور صرف براے نام انکا ذکر کیا ہے کیونکہ بہتیری جرمنی اور بعض لاتینی زبان مین لکھی ہوئی ہین اور اُن زبانون سے آپ واقف نہین ہین اور جب مین نے آپ سے اُن مصنفونکی کتابونکا نام ونشان پوچھا تو آپ آدھون کے بھی نام نہین

بناسکے اور آپ کو اقرار کرنا پڑا کہ ہین نہ وہ کتاب ملاحظہ نہین کی بلکہ صرف
نام دیکھا اور سناتھا اور اسطرح میری بات صادق آئی اور مطلب حاصل ہوا
اب آپکا بڑا بول کہان رہا دانا اور منصف خود جانے کہ آپ کی ایسی بات کا کیا
نام رکھنا چاہئیے **دوم** آپنے اس بات مین بھی خلاف کیا کہ آپنے یا سہواً یا
قصداً ایسا لکھا کہ گویا ہم لوگ ہر مصنف کو معتقد علیہ جانین یا اسکو معتبر جانکے
اسکی ہر ایک بات تسلیم کرین سو ایسا تو نہین چنانچہ آپکو بھی معلوم ہی اور ایک
جگہہ آپنے بھی لکھا ہے کہ ہم محمدی محدثین کا قول صرف اُسوقت قبول کرتے
ہین کہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہو پس جیسے محمدی مصنف
کے قول بے دلیل قبول نہین کرتے ایسے ہی ہم لوگ بھی لہذا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
صرف اپنے مفاد کے واسطے ایسا لکھا کہ گویا ہم اپنے سب مصنفون کے قول
قبول کرلین اور مان لیوین اور یہہ کہ منکرین سے مثل اسٹراس
دبین وولٹیر وغیرہ کے ہمین کچھہ کام نہین اور کہ انکے اعتراضون کے
جواب ہمارے دیندار علماء سے بخوبی ادا ہوگئے اسکا ذکر ہوچکا اور باقی علماء کا
ذکر آپنے کیا ہے پس انکا قول صرف اُسوقت دلیل ہوگا خواہ لوطر اور کلوین
بھی ہو جب معلوم ہو کہ کلام اللہ یعنی توریت اور انجیل کے مطابق اور موافق ہے

اور اگر علمی یا تاریخی بات ہی تو اوس حال مین قبول کرینگے کہ معتبر دلیلون سے مثبت ہو
لہذا اول یہہ لازم تھا کہ آپ ہمسے دریافت کرتے کہ فلانے مصنف کی فلانی بات آپکے
نزدیک معقول ہی کہ نہین اسکے بعد ہمارے واسطے دلیل بنا سکتے تھے نہ قبل
ظاہر ہی کہ معترض صرف اثبوت کسی کتاب سے دلیل لاسکتا جب اوسکو معلوم
ہو اکہ اوس کتاب کی سب بات مجیب کے معتقد علیہ ہین یہہ ہمارا جواب ہے اون سب
باتونکا جنکو آپنے ہمارے علما کے قول پر اپنے خطون مین لکھا یا اشارہ کیا
اور اسصورت مین کہ آپنے اول اس بات کو ہم سے نہین پوچھا پس آپکی وہ
سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی کچھ یہہ کہ آپکو بتایا اور سمجھایا کہ مذکورہ مصنفونکی
فلانی بات معقول اور میری معتقد علیہ ہی اور فلان بات نہین ہے یہہ بات معلوم
ہوگی کہ جناب اول انجیل کی حقیقت اور صحت پر مقر ہون اور تعصب خلاف
اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ہاتھ اوٹھا کر طریق حق جوئی پر آوین
وہ جو تکراری ہے تو اوس سے کسواسطے وقت بیفایدہ ضایع کرین اور مجری
جو لینے والے ہین پر خلاف انجیل کو غیر حق یا لا وجود کہتا ہے تو ظاہر ہے
کہ وہ تکراری ہے اور اوس سے کسو سطح جواب نتو کی وحی اور الہام کی بات نہین
مباحثہ کرین ہمیہ تو محض بیجا اور لا حاصل بات ہوگی مگر اتمام حجت کی راہ سے

جواب ہی میں درست بار نشان کر دکھاؤ اور بتاؤ کہ آپ نے میری جگہہ نہ اردو
قول خلاف واقع بیان کئے ہیں تا اسطرح اپنی دلیل نادرست ثابت کرو کہ
جنابنے جابجا کہا ہے کہ مینے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا ہے اور کہ ہمارے
علماء اور مصححین نے بھی اس بات پر گواہی دی مگر یہہ آپ کی ناراست
اور غیرحق باتون مین سے ایک ہی ہے اور بس انصاف مینے کب کہا کہ انجیل
تحریف اور تبدیل ہوئی اور اسکے مضمون اور مطالب ادلبدل ہوگئے یا ہمارے علماء
اور مصححین مین کسنے ایسی بات کہی کیا ہارن یا گریس باخ یا
میکا ایلیس وغیرہ نے اگر کہیں انکا ایسا قول ہو تو آپ بتایئے اور کتاب
اور صفحہ نشان دیجئے بلکہ برعکس اسکے سبکے سب اس بات پر متفق ہین کہ باوجود
سہو کاتبان کے مضمون اور مطالب اور تعلیمات بلاکم و بیش اب بھی وہی ہین
جو ہر وقت اور اول ہی سے تھے اور انکی انجیل اصل انجیل ہے چنانچہ مباحثہ کے وقت
گریس باخ اور کلیکات اور ترنگل صاحب کی گواہی اس بات کے حق مین
آپکو سنائی گئی اور ہارن کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے ۲ باب ۳ فصل کے پہلی دفعہ کے
اخیر مین یون مرقوم ہے کہ سترہ سو برس کے بعد باوجود مختلف فرقہ کے مسیحیوں کے
بیچ تھے اور باوجود دشمنون کی عداوت اور زمانہ کی مخالفت کے انجیل مقدس

اب بھی وہی ہے جو اول مین تھی یعنی قدیم نسخے اور قدیم ترجمے اور قدیم مسیحی
معلمون کی کتابین بادقت تمام مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ انجیل مین کم و
بیش نہ کچھہ تغیر و تبدیل ہوئی ہی بلکہ سب نسخون مین وہی اناجیل اربعہ ہے
وہی کتاب اعمال اور وہی نامجات ہین اور سب مین وہی تعلیمات اور وہی احکام
ہین اور میکاایلیس نے بھی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے ۲ باب ۵ فصل مین اور دوسری
جلد کے ۱۶۳ اور ۱۸۱ صفحہ مین اس بات پر گواہی دی ہے اور مباحثہ کے وقت
بھی ہماری یہی بات تھی تان مین ویرلوس ریڈنگ یعنی کاتبون کے سہو کا
مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی اب میں پر آپ لکھتے ہین
کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا مگر یہہ وہی بات ہے کہ مین کہون اُس حال مین
کہ آپ قرآن مین اعراب و قرأت کے اختلاف کے مقر ہین پس آپنے قرآن کا
تحریف اقبال کیا ہے اور یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ انجیل مین اختلاف عبارت اتنے
بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہہ اصل مصنف کی عبارت ہے یا تحریف تو
یہہ صرف آپ ہی کا قول ہے اور بس اور آپ تو یونانی نہین جانتے اور آپ تو
ایسا علم نہین رکھتے کہ دو نسخے کیا بلکہ دو آیت بھی اصل زبان مین مقابلہ کر نہین سکتے
پس آپ کی بات کو ہمارے محقین کی نظر مین کیا ہی کے سامنے جو زبان دان اور عالم

کامل سمجھے اور اپنی عمر قدیم نسخون کے مقابلہ کرنے مین صرف کی ہے کیا قدر ہوگی ظاہر ہے کہ ہر صاحب انصاف اور مرد دانا آپکا قول محض بیجا اور کمال غرور اور بے وقوفی جانیگا ویس اگر کوئی شخص جو عربی سے کچھ بھی واقف ہو کہے کہ اس صورت سے کہ مین نے سنا اور کسی اُردو کتاب مین دیکھا کہ قران کے اعراب و قرأت مین اختلاف ہے پس ظاہر ہے کہ بالجزم نہین کہہ سکیے کہ قران کی اصل عبارت باقی ہے یا سب تحریف ہوئی بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے تو کیا محمدی ایسی بات کو محض غرور اور کمال بے وقوفی نہین جانینگے اور نہین کہینگے کہ تو اول عربی سیکھ اور بعد اسکے قران کی قرأت کے باب مین بات کر فقط چہارم آپنے بار بار لکھا کہ مینے انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچائی تو اسمین اتنا سچ ہے کہ اسکا دعویٰ جناب نے بہت جگہ کیا ہے مگر کوئی اور دلیل نہین لائے صرف وہی دو برہین ردینگ جنکی خبر آپکو ہماری کتابون سے ملی ہے اور اُن مین سے وہ دو آیات انجیل بھی ہین جنکی طرف آپ نے اشارہ کیا یعنی پہلے یوحنا کی ۵ باب کی ۷ و ۸ آیت اور یوحنا کے ۸ باب کی پہلی سے ۱۱ آیت تک جنکو اکثر مصحین مشتبہ جانتے ہین اور اُسی جگہہ آپ یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسی آیات اور بھی بہت ہین مگر یہہ صراحتہً آپ کی غلط باتون مین سے ایک بات ہے اور بس کیونکہ

انکے سوا صرف وہ آیات اور ہین جنکی صحت پر شبہ ہے یعنی یوحنا کے ۵ باب کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت اور سکیر دو مقام ہین جنکی بابت نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہ ھی یعنی رومیون کے ۸ باب کی پہلی آیت اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیت مگر یاد رکھنا چاھیئے کہ اُن چار آیتونکا غیر صحیح ہونا یقین نہین صرف شبہ ہے کیونکہ وہ آیات سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہیں اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہون تو بھی انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ کوئی حکم اور نہ کوئی گزارش بدل گئی ہے اب اگر آپکو ذرا بھی انصاف ہوتا تو کبھی یہہ بات نہین کہتے کہ اُن ویریوس ریڈنگ کے سبب سے انجیل تحریف ہوئی ہے کیونکہ آنہین مصححین نے جنہون نے انکو بیان کیا اُن ہی مقامون مین یہہ بھی کہا چنانچہ مذکور ہوا کہ سب نسخہ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ باوجود اِس تحریف در حروف اور الفاظ و شبہ در بعض آیات تھوڑی کچھہ ایسی غلطیان ہم نہین پائین جن سے کسی حکم یا کسی تعلیم یا کسی گزارش مین کچھہ خلل آیا یا انجیل کا مضمون تغیر و تبدیل ہوا ہو اور کیا انکی یہہ بات آپنے نہین دیکھی اور انکی اِس گواہی سے اپنے انصاف کی آنکھہ کسواسطے بند کی جناب نے کسواسطے اِس تفصیل وہ بیان ہو

جو پادری [illegible] ہارن کی دوسری جلد کے پہلے حصہ کے ۹ باب مین اور تیسری جلد
کی پانچ جلد کے ۲ باب مین انجیل کے ویدلوس ریڈنگ کے بیان مین مفصل
مذکور و مسطور ہے اور کیا اس بات سے کہ آپ ان مصححین کے بیان اور گواہی پر
کچھ بھی توجہ نہین کی آپکا تعصب اختلاف اور تکرار بیجا ثابت نہین ہوتا لازم
و واجب تھا کہ آپ یا تو ہمارے علما کی اور اپنی انجیل کی صحت اور اصلیت کے حق مین
قبول کرتے یا زبان یونانی سیکھکر قدیمی نسخونکو خود مقابلہ کرتے اور اگر مقابلہ
کے بعد آپ بتا سکتے کہ قدیم نسخون کے مطابق یہہ باب کی انجیل سے مثلاً ان
مین مسیح کی الوہیت اور نہ تثلیث ہے نہ مسیح کی ابنیت اور نہ اسکا کفارہ
و شفاعت کی خبر نہ اسکی موت اور قیامت وغیرہ اس مین ہے تو آپکا دعویٰ
ثابت ہوتا مگر جب تلک آپ نے یہہ امر عمل مین نہین لایا آپکا قول محض ایک
دعوی بلا دلیل ہے اور بس تجسیم جو آپنے خط مورخہ ۹ جون مین انجیل کے
غیر حق اور غیر الہامی اور مصنوعہ ہونے کی بابت تطویل سے لکھا تو اسکا جواب
یہہ ہے اولاً محمدیون سے مباحثہ اس بات پر نہین ہے کہ انجیل الہام سے
لکھی ہوئی اور حق اور خدا سے ہے کہ نہین اور کسطرح آسکے صحیفے ایک جلد مین
جمع ہوئے ہین کیونکہ کوئی دیندار محمدی انجیل کا حق اور خدا سے ہونیکا شک

نہین لاسکتا بلکہ صرف اس بات پر ہے کہ اب کی انجیل وہی ہے جو محمد صاحب کے وقت مین
تھی یا نہین مگر اِس مطلب سے آپ کے وے اعتراضات کچھ علاقہ نہین رکھتے
ثانیاً وے علما جنکو آپ نے انجیل کے غیر الہام ہونیکے لیئے اپنی دلیل بنایا تو انکے
قول بالفرض آپ نے خلاف نہین سمجھے اور راست بھی نقل کیئے ہون پر تمامے
متفق علیہ نہین اور نہ یہہ جمہور مسیحی علما کے قول کے مطابق ہی اگر بعض نے
الہام و وحی کے حق مین خلاف واقع بیان کیا ہے تو کیا اس سے ثابت ہوگا
کہ انجیل الہام سے نہین لکھی گئی ہے اور کیا آپ نے نہین دیکھا جو ہارن کے پہلی
جلد مین توریت اور انجیل کے الہام و وحی سے لکھے ہونیکی بابت مفصلاً بیان اور
مدلل ہوا ہی اور پھر وہ جو ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین اناجیل اربعہ اور مکتوبات
کے حق اور اصل ہونیکے بیان مین مفصلاً مسطور ہے اگر آپ ابواب مذکورہ کو
غور اور انصاف سے دیکھتے اور حق گوئی پر آتے تو یہہ بات کبھی نہ کہتے کہ انجیل غیر
الہامی اور مصنوعی ہے اور پھر یہہ بھی دیکھئے جو منسوب ولیس کی کتاب اسناد
کی پہلی جلد مین اور پھر بالدمین صاحب کی کتاب اسناد کی پہلی جلد مین اور پھر وہ جو
ڈاکٹر کمننگ صاحب کی اسناد کی کتاب مین انجیل کے حق اور الہامی ہونیکے بیان
مین مفصلاً لکھا ہوا ہے اور میزان حق کے ۲ باب کی ۷ فصل مین بھی ہمنے

بیان اور نا بت کیا ہے کہ حواری رسول اور صاحب معجزہ تھے اور الہام اور وحی
انکو پہنچا تہا اور رسالت اور الہام کا دعوی بہی کرتے تھے مگر آپنے اُن سب باتونکو
قصداً اپنی نظر سے ڈالا ہی ثالثاً پہر آپ لکہتے ہین کہ انجیل عبرانی مین لکھی گئی اور
اپنی ایک علما کے نام اس بات کی دلیل بتلاتے ہین اب یہہ بات اور اُن علما کے نام
آپ نے ہارن صاحب کی ۴ جلد مین دیکہا مگر قصداً خلاف واقع بیان کیا کیونکہ وہان
تو نہ ساری انجیل بلکہ صرف متی اور مرقس اور لوقا کا ذکر ہے اور اُن مصنفونکے
قول کا یہہ بیان ہے کہ کہا شاید متی مرق اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایسا صحیفہ
تہا جسمین حضرت مسیح کے کذا رشات لکھے ہوئے تہے اور انہون نے اُس سے نقل کیا متی
نے بہت اور مرق اور لوقا نے تہوڑی نقل کی مگر ہارن صاحب اُسی جگہہ بتاتا اور
مدلل کرتا ہی کہ قول مذکورہ باطل اور اُن علما کی بات قابل تسلیم نہین ہے اور کیا ہارن
صاحب کی یہہ بات آپنے نہین دیکھی بس قصداً ایسا خلاف واقع بیان کرنا یہہ
کیا انصاف ہے ہان متی کی انجیل کی بابت بعض علما کا یہہ گمان ہی کہ اول عبرانی
مین لکھی ہوئی تھی اور بعد یونانی مین لیکن اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ متی
نے یونانی مین لکھا ہے اسکا بیان ہارن کی ۴ جلد کے ۲۶۶ صفحہ مین دیکھئے رابعاً
پہر اُسی جگہہ آپ لکھتے ہین کہ موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم ہوتا ہے

کہ انجیل لکھی نہین لئی اور اگر لکھی بہی لئی ہو تو مفقود ہی آپ ایسی جھوت بات سے جواب
مین کیا کہین اُن علما کا نام اور کتاب جسمین ایسی بات ہے آپ نے کسواسطے مسطور
نہین کیا ہے اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا ایسی بات کہنا اُن سب اسناد اور دلیل
کے روبرو جو ہارن صاحب نے اپنی کتاب کی ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین انجیل اور
انجیل کے ہر یک صحیفہ کے حق اور اصل آنکے بیان مین مفصلاً منقول کی ھین اور
ضرور آپکے دیکھی ہوئی بھی ھین یہہ البتہ ہی کہ مسیح نے خود اپنے ہی ہاتھ سے انجیل
نہین لکھی بلکہ اپنے حواریون کے ہاتھ سے الہام کی راہ سے لکھوائی اور یہہ بھی درست
ہی کہ حواریون کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخے اب موجود نہین ھین مگر اس بات کو
ایسا بیان کرنا اور کہنا کہ انجیل لکھی نہین گئی یہہ بعینہ ایسی فاحش جھوٹھہ بات
ہی کہ گویا مین کہون کہ قرآن لکھا نہین گیا اور ہی نہین کسواسطے کہ وے اوراق
اور صحیفے جن پر محمدؐ کے اصحاب نے قرآن کو لکھا تھا مفقود ھین خاص آپ بہر آپ
کہتے ھین کہ چونکہ وضعی انجیلین بہت سی تھین تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل کے اقوال کتنے کتنے اناجیل اربعہ مین آگئے
ہونگے مگر یہہ بھی صرف آپکا خلاف بیان ہی اور بس سچ ہی کہ اگلے دنون مین
وضعی یا جعلی انجیلین بہت نہین جنکو ہم لوگ اپاکرفیکل انجیلین کہتے ھین

اور انکے بعض نام آپ نے ہماری کتابون سے نقل کیے ہیں مگر ان ہی کتابون میں آپ
نے یہہ بھی دیکھا ہوگا کہ وے کتاب کبھی اناجیل اربعہ کے برابر نہین گنی گئین بلکہ ان
ہی سے جمہور علماء مسیحیہ نے انکو غیر حق اور جعلی جانکر رد کیا ہے چنانچہ مارٹن صاحب
بھی پہلی جلد کے اخیر مین اسباب کا تفصیلاً بیان کیا ہے صرف بعض بدعتی لوگ
بعض کو ان مین سے مانتے تھے مگر مسیحی لوگون نے انکو کبھی حق سمجھا اور نہ کبھی قبول
کیا اب ایسی کتابون سے جنکو جمہور عیسائی اول ہی سے غیر حق اور جعلی جانتے تھے
گو انکے مصنفون نے اسکا نام انجیل بھی رکھا ہو اصل انجیل کی صحت پر کیا شبہ یا خلل
لہذا ظاہر ہے کہ آپکا شبہ اور دعویٰ بیجا اور بے اصل ہے اور ایک ایسی بات ہی کہ کوئی کہے
اس صورت مین کہ بہت حدیثین غیر حق ہین پس قرآن کے واسطے صحت کا شبہ ہے
یا کوئی محمدی کہے کہ غیر معتبر حدیث اور قرآن یکسان ہین **ششم** جناب نے آخر خط
کے مرحلۂ دوم مین ایسا لکھا ہی کہ گویا مین نے مسلمانونکو دہوکا دینے کے واسطے
میزان الحق مین کاتبون کے سہو و غلطیان ذکر نہین کین مگر یہہ بھی آپکا قول
اور ایک غیر حق بات ہے کیا آپ کو یاد نہین تہا کہ مین نے ۲۰ صفحہ کے آخر مین لکھا
کہ کتب مقدسہ مین تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین کاتبونکا سہو از
قسم تبدیل اعراب حروف و الفاظ بہت سا وقوع مین آیا مگر اسی مقام مین

یہہ بہی کہا کہ باوجود ان سب ہوکے سب صحیح مطلب اور مضمون مین موافق اور مطابق ہین * پہر آپنے میزالحق سے ہمارے یے الفاظ نکالے کہ اگر محمدی مسیحیون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکتے تو البتہ انکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی ہین سچا ہوگا اب دوسرے بات جو حلقہ مین ہین جناب نے علاوہ کین اور مقصداً جہوت لکہی ہین مین تو اِس مقام مین کسی بات سے اُس اختلاف کی طرف جو قرآن کے اعراب اور قرأت مین واقعہ ہین اشارہ بہی نہین کیا ہے بلکہ صفحہ ۲۱ سے ۴۹ تک مین نے تفصیلاً سنیی لوگونکی وہ بات ذکر کی ہی جو کہتے ہین کہ عثمان نے قرآن کو کم کردیا اور بعض آیات اور سورہ اصل قرآن سے نکالین ہین اور دوسرے بات جو کتاب مشکات سے مسطور کی کہ عثمان نے قرآن کو تصحیح دیکے اور آپ کا نسخہ مشہور کرکے اگلے نسخون کو سب جلادیا اِس امر کے حق مین مینے کہا کہ اگر محمدی الخ اب قرآن سے سورہ نکال دینا اور اُسکے سب اگلے نسخون کو جلا دینا اور بات ہی اور اختلاف قرأت اور ہے اور میری اُن باتون کو اختلاف قرأت لکہنا یہہ البتہ قصداً جہوت ہے لکہنا ہے اگر کسی ظالم عیسائی بادشاہ نے انجیل کی بابت کبہی کوئی ایسا کام کیا ہوتا جیسا عثمان نے کیا تو البتہ ہم پہر اس دعوی کو نہین

رکھتے تو انجیل اپنی اصل پر ہوتی اور ظاہر ہے کہ عثمان کے اس امر کے بعد محمدی بہ تحقیق
نہین کہہ سکتے ہین کہ ہمارا یہ قرآن اصل قرآن ہی اگر عثمان صرف سورتون
کی ترتیب اور کرتا جیسا سنی کہتے ہین تو چاہیے تھا کہ اگلے نسخون کو خراب کرکے
انکے مقابلہ سے تحریف و تبدیل کا شبہہ دور ہو جاتا پس اُنکے سب کے سب جلا دینے
سے کچھہ اور بات نہین نکلتی مگر یہہ کہ یا تو عثمان نے قرآن کو فی الواقع کم کر دیا ہے
یا یہہ کہ اگلے نسخے ایک دوسرے سے ایسے مختلف تھے کہ معلوم نہوا کہ صحیح کون اور
اصل کون ہے پس اُس فرق اور اختلاف کے چھپانے کو سب نسخے جلا دئے فقط
ہفتم آپ کہتے ہین کہ وے کوڈکس یعنی انجیل کے وے قدیمی نسخے جنکا
ذکر مین نے کتاب میزان الحق مین کیا محمد سے آگے نہین جیسا مینے لکھا ہے بلکہ محمد سے
پیچھے لکھے ہوئے ہین مگر آپ کی یہہ بات بھی درست نہین اور آپ نے یہہ قصداً تارن
صاحب کی کتاب سے خلاف واقع بیان کیا ہے صاحب موصوف نے اپنی کتاب
کی دوسری جلد مین اُن قدیم نسخون کا بیان کرکے ذکر کیا کہ بعض علما مثلاً وے
جنکے نام آپ نے اُسکی کتاب سے نقل کیے یہہ گمان کرتے ہین کہ شاید وے نسخے
ساتوین صدی کے بعد لکھے ہوئے ہون مگر اکثر مصحح ہین چنانچہ تارن صاحب بھی
اُسی مقام مین بتاتا ہے اس بات پر متفق ہین کہ وے نسخے ساتوین صدی سے

آگے یعنی محمدؐ کے وقت سے آگے لکھے گئے ہین مثلاً گریجی شولزح ویطیستین
دوید مونتفاسون ہوک وغیرہ ہارن کے مذکورہ مقام کے سواد یکھئے
بروفیسر ہوک کی کتاب کی پہلی جلد ۲۵۲ صفحہ سے ۲۹۳ تک اب ان ناموں سے
اپنی آنکھ بند کرنا اور قصداً خلاف لکھنا اور بعض کو کل کہنا یہہ کیا انصاف ہے
اور یہہ کہ ان نسخون مین بعض اوراق کھو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور
اُنکا بتونکی غلطی بھی اُن نسخون مین پائی گئی اور کہ کودکس الکسندریوس کے
جلد مین اور کتاب بھی اُسکے ساتھ مجلد ہین یہہ سب آپنے ہارن صاحب کی
کتاب مین دیکھا کہ اُسکی دوسری جلد مین یہہ بات تفصیلاً بیان ہوئی ہے
او مجھے بھی آگے سے معلوم تھی اور مینے میزان الحق مین صرف خوف تطویل کے واسطے
نہین لکھی مگر اُن باتون سے یہہ کبھی ثابت نہین ہوتا کہ گویا وے نسخے معتبر نہین
جیسا آپ کہتے ہین البتہ ہمارے علما کے قول آپ کی بات سے کہ علم اور زبان یونانی
سے واقف نہین اور اُن نسخونکو نہ دیکھا نہایت ہی زیادہ معتبر اور قوی تر
دلیل ہے اُنھون نے تو وے نسخے دقّت سے دیکھے اور مقابلہ کئے ہین اور مقابلہ
کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیمات اور گزارشات اور احکام انجیل جیسے اب کی
انجیل مین ہین ویسے ہی اُن قدیمی نسخون مین بھی ہین اور اس لحاظ سے

کہ اگر ان الفاظ میں کچھ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ اسوقت اہل کتاب کے پاس یعنی عیسائیون کے پاس ایک کتاب انجیل موجود تھی اور اسوقت وہ انجیل صحیح بھی تھی اور یہہ کہ اسوقت کو ہی اور انجیل عیسائیونکے بیچ مشہور نہین تھی مگر یہہ جواب ہی اسکا بیان و ثبوت ہو چکا اور آپ بھی ایک جگہہ کہتے ہین کہ ہم اُس انجیل پر کہ حضرت مسیح کو وحی کی گئی ایمان لاتے ہین پس آپ اُس انجیل کو ظاہر کیجئے اور بیچ مین لاکر بتائیے کہ یہہ اور انجیل ہے اسکے سوا جو مسیحون کے بیچ مین ہمیشہ مستعمل تھی اور اب ہی یہہ تو آپسے برابر ہماری درخواست تھی مگر ابتک آپ نے اُسکو ظاہر نہین کیا اور اسصورت مین کہ محمدی اس بات مین لاچار ہین پس ایسے دعوی بیجا اور بے دلیل سے آپ ہاتھ اٹھائیے اور انصاف سے اقرار ہو جئے کہ ایکی انجیل وہی اصل انجیل ہے فقط

نہم ۹ آپ کئی ایک جگہہ کہتے ہین کہ معلوم نہین کہ عیسائی آپ کسکو کہتے گریک یا رومن کتولک یا نسطور یا پروتستنت اب اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے محض تکرار کی راہ سے ایسا لکھا ہے تو بھی اور و نکی خاطر کے واسطے اسکا بھی جواب دونگا پس منکرین انکو کہتے ہین جو نہ کلام و الہام نہ وحی اور نہ نبی اور نہ رسل کو مانتے ہین بلکہ ان سبسے انکار کرتے مدعی وہی ہے جو

یا اگر تعلیمات انجیل کو قبول نہیں کرتا اور اور بات اپنے علاوہ دیتا ہی عیسائی وہی
ہی جو انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے مثلاً وحدت تثلیث مسیح کی الوہیت
اسکی ابنیت اور شفاعت اسکی موت اور قیام و عروج گناہ کی بخشش مسیح کے
کفارہ اور فدیہ کے سبب سے اور روز انصاف و قیامت وغیرہ چنانچہ قانون الٰہیہ
دینیہ میں اختصاراً مذکور ہوا ہے وہ جو اُن سب کو مانتا اور مقر ہی سو ظاہری
عیسائی ہی اور وہ جو انجیل کی سب بات مانتا اور عمل میں بھی لاتا ہے سو
حقیقی عیسائی ہے خواہ گریک یا نسطوری یا ارمنی یا رومن کاتولک یا
پروتستنت اسکا نام ہوا ور ہم صرف ان رومن کاتولک اور گریک وغیرہ
کو بت پرست کہتے ہیں جو فی الحقیقت صورت اور مورت کو مانتے اور انکی پوجا
کرتے ہیں و ھذا ... تم آپ کہتے ہیں کہ اگر منیتے اُن لوگوں کو یعنی (استراس
اور پاین اور ولتایر اور اسپینوزہ کو) مسیحیہ لکھا تو کیا غضب کیا جواب
کیہ غضب آپنے کیا کہ یہ ایک غیر حق اور جھوٹ بات لکھی استراس
پاین اور ولتایر تو منکرین میں سے تھے اور اسپینوزہ ایک یہودی تھا
اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیوں کے مجمع سے بھی نکالا گیا ۔ یازدہم
جو خباب مرحلہ ششم میں لکھتے ہیں کہ جو بخارہ مینی نے پھیر کہا وہ بھی آپ

اسنے سرکو پٹ دیتے ہیں الخ تو یہہ ہی ایک کی بیجا اور غیر مناسب باتوں میں سے ایک ہے اور آپ کی لائق بھی نہیں کرتے کہ متی کے حق میں جو حضرت مسیح کا حواری اور رسول تھا ایسے طعن اور بہتان لکھتے ہیں ایسی بات کا کیا کون منصف آپسکے ایسے انصاف کی منسعی کرے اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت میرے جواب میں لکھا سو سب بیجا و بے مطلب ہے اور معلوم ہوا کہ آپ نے محض کچھ کہنے کے واسطے جو قلم میں آیا سو لکھا ہے کیونکہ میں نے تو نہیں کہا کہ متی حواری سے غلطی ہوئی یہہ آپ ہی کا انصاف ہے بلکہ میں نے نسب نامہ کی پانچویں آیت پر اشارہ کرکے کہا کہ اس میں بھی متی نے نام چھوڑ دئے ہیں اور یہہ کہ اخبار الایام میں بھی وہی نام چھوڑ دئے گئے ہیں یہہ اسی ہماری بات کی دلیل ہے کہ توریت میں بھی بعض مقام میں نسب نامے اختصار لکھے ہوئے ہیں فقط آپ پھر نسب نامہ کے حق میں لکھتے ہیں کہ تماشا یہہ ہے کہ اس تکلف پر بھی اعتراض نہیں اٹھتا کیونکہ اس صورت میں دوسری قسمت میں جو یکنیا پر ختم ہوئی پندرہ پشت ہو جائینگی الخ آپ یہاں بھی آپنے قصداً خلاف کہا اپنے اعتراض کی نادانوں کے سامنے کچھ صورت بنائیں کیا آپ کو معلوم نہوا کہ جب دوسری قسمت داؤد کے نام سے شروع

جیسا مین نے بیان کیا تو اسکی اخیر پشت یعنی جو دھوین پشت کو سمیا سے
اور پیکینا تیسری قسمت کا پہلا پشت ہے اور اس طرح تین قسمت کی پشت
ٹھیک آتی ہین **یازدھم ۱۲** آپ اپنے خط کے آغاز مین لکھتے ہین کہ
مین نے اس مباحثہ کو شروع کیا ہے مگر یہہ بھی درست نہین ہے کیونکہ مین نے
تو وہ تین کتاب انگریزی زبان مین صرف آپکے ملاحظہ کے لیئے بھیجی تھین نہ
آپ سے اُن کتابون کا جواب طلب کیا نہ جواب میرا مقصد اور مطلب تھا
بلکہ آپ نے کتابون کو واپس دینے کے وقت انکے ساتھہ اپنا پہلا خط بھیجا
اور جواب طلب کرکے مباحثہ شروع کیا + پھر آپ کی ایک اور غیر حق بات
ذکر کرکے اس جواب کو ختم کرونگا اور وہ یہہ ہے کہ آپ پہلے خط مین لکھتے
ہین کہ مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا یہہ تعجب کی بات ہے
کیا آپ نے اسکا جواب ہماری کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۹۹ سے ۱۲۰
تک نہین دیکھا اور آپکو یاد نہین ہے کہ اب سات برس ہوئے کہ وہ کتاب
طبع مین آئی ہے فقط خلاصہ آپ کے خطونکا جواب ادا ہوا اور بچاس
کی غیر حق اور بیجا باتونکا بیان اور ثبوت کہ جسکا طلب آپ نے کیا ہے یہہ بھی عمل
مین آیا اور اگرچہ مین نے آپ کے سب غیر حق اور بیجا باتون کا بیان نہین کیا

آتا جو لکھا گیا کافی اور وافی ہے کہ منصف اور دانا پر آپ کا الفاف اور حق گوئی ظاہر و عیاں ہوئی اور اگرچہ مین نے اس جواب کو کچھ سختی آمیز لکھا تو یہہ خوشی یا عداوت کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی آپ نے مجھہ پر لازم کی ہے فقط فی الجملہ الصاحب اگر آپ کے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچھہ جگہہ ہو اور آپ ایسی بات کو طعن نہ سمجھیں تو محبت کی راہ سے یہہ بھی مجھے کہنے دیجئے کہ انجیل مقدس کو حق جوئی کی راہ سے غور و تفکر سے پڑھیئے اور اگر حواریوں کا کلام آپ کو فی الحال ناگوار معلوم دیتا ہے تو اس پر جو خاص حضرت مسیح کا قول ہے خوبی و دوستی سے متوجہ ہوجیئے اور خدا سے دعا مانگیئے کہ آپ کو حق کی طرف ہدایت کرے تو بیشک بفضل الٰہی رفتہ رفتہ تمام انجیل کی فضیلت اور اسکے نجات بخش مضمون آپ پر بھی روشن ہونگے اور مسیح کی شفاعت اور الوہیت کو قبول کرکے اور اس پر ایمان لاکر اسکی نجات کے فیض سے مشرف ہونگے یہی اس بندہ کی دلی دعا اور التجا ہے درگاہ الٰہی سے اس جناب کے حق مین ۔ آمین

الراقم

کشیش فانڈر صاحب ۱۳ اگست سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

مگر اتنکہ آپ نے جو میرے پہلے خط کی نقل مانگی تہی سو اسکا مسودہ اگر ہوتا تو مین خوشی سے بھیجتا مگر اسکا مسودہ مین نے نہین کیا تہا منشی کو زبانی مطلب بتاکر خط لکھوا دیا تہا اب اسکی نقل کہان سے ہو مین اسمین معذور ہون

چونکہ پادری صاحب نے باوجودیکہ ایسا ترا خط لکہا لیکن اوس عبارت کی جو اونہون نے رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین لکھی ہے اور جسکی بابت اونسے کئی بار استفسار بہی کیا گیا سند نہ بتلائی تو ڈاکٹر صاحب نے ۱۵ تاریخ کو خاص اوسی کی نسبت ایک خط لکہا وہ یہہ ہے   جناب پادری لیفا شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ماوجب کے یہہ التماس ہے کہ آپنے آیات متشابہ کو تو نشان دیا لیکن آپ نے میرے اون سوالون کے جواب جو مین نے خط مرقومہ ۲ جولائی مین آپ سے اوس عبارت کی بابت جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین لکھی ہے کیے تہے نہین لکھے لہذا امیدوار ہون کہ جناب اونکا جلدی جواب عنایت فرماوین تاکہ مجھے آپ کے خط مورخہ ۱۴ اگست کے جواب دینے مین دیر نہو لیکن اوسکے جواب مین اس بات کا ضرور لحاظ کیجیے گا کہ ڈیریوس ریڈنگ کی تعریف کسی معتبر کتاب سے نقل ہو نہ یہہ کہ آپ کہدین کہ اوسکے یہہ لغوی معنی ہین کیونکہ مین یہہ نہین پوچھتا ہون کہ آپ اوسکا کیا ترجمہ کرتے ہین بلکہ ہین اوسکی تعریف

پوچھتا ہون فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان محررہ ۱۵ اگست

اس خط کو پادری صاحب نے اپنے خط مین ملفوف کرکے ۱۶ تاریخ واپس کیا اور مراسلات موقوف کئے اور سید ڈاکٹر صاحب نے بہی پادری صاحب کے اخیر خط کی نقل رکہکر اصل خط کو اپنے خط مین ملفوف کرکے واپس کردیا وہ دونو خط جانبین کے یہہ ہین * پادری فانڈر صاحب ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سے عرض کرتا ہے کہ مین نے اپنے اخیر خط مین اسبات کا اشارہ کیا اور اب صاف لکہتا ہون کہ آپ صاحب سے نہ اور کوئی خط قبول کرونگا نہ انکو لکہہ بہیجونگا کیونکہ صاحب موصوف غیر مناسب اور بیجا بات لکہنے سے دست بردار نہین ہوئے بلکہ طعن و بہتان بہی علاوہ کیا پس اسکے لایق نہ تہرے کہ آیندہ اونسے یہ رسم خط کتابت جاری اور برقرار رہے لہذا اونکا خط بے کہولے اور بے پڑہے واپس دیتا ہون اور صاحب ممدوح یہہ خط میرے پاس نہ بہیجین کہ مین قبول نہ کرونگا جو اونکے صاحب کے خطوط کا ضروری جواب تہا سو میرے اخیر خط مین ادا ہوا ہے اور اگر وہ صاحب چاہین کہ اور کچھہ لکہین تو لکہہ کر چہپوا دین اور اگر جواب کے لایق ہوگا تو مین بہی چہاپے کی راہ سے جواب دونگا فقط ۔

پادری صاحب کے انگریزی دستخط مرقومہ ۱۶ اگست ۱۸۵۴ء

سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان پادری فنڈر صاحب سے عرض کرتا ہے کہ اوسنے تو کبھی کوئی بات بیجا یا نا مناسب اول نہین لکھی کہ فرضیہ باتین ایک عبارت کی بابت استفسار کی نہین اور نہ کبھی اوسنے اپنی طرف سے کسی سخت بات کے لکھنے مین تقدم کیا ہان جب پادری فنڈر صاحب نے بیجا اور غیر مناسب بات کا لکھنا شروع کیا تب اوسنے بہی لاچار ہوکر کچھہ سختی اختیار کی چنانچہ یہہ بات طرفین کے خطوط سے ہر شخص پر خوب روشن ہوگی اور حق یہہ ہے کہ وہ عبارت مذکور جو پادری فانڈر صاحب نے رسالہ مباحثہ کے ۱۴ صفحہ مین لکھی ہے بے سند اور غیر واقع لہذا اونکے پاس اب کوئی جواب نہین ہے اسلیئے یہہ حیلہ نکال کر گفتگو کو موقوف کیا ہے پس جواب دینے سے عاری ہوا اور اوسکے دفع کے لیئے ایک حیلہ نکال کے خط کو واپس کرنا اسلئے سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بڑا انسلٹ سمجھتا ہے گو یہہ حیلہ سازی بہی پادری فانڈر صاحب کی کچھہ کارگر نہوگی کیونکہ ہر دانشمند اب بہی سمجھ لیگا کہ وہ صاحب موصوف جب سب طرف سے بند ہوا اور اوسے کوئی جواب نہ سوجھا تو لاچار ہو کر اس آڑ مین آچھپا اور اپنا پیچھا چھوڑا یا پس اس صورت مین سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بہی اون صاحب کا خط واپس کرتا ہے

اور لکھتا ہے کہ وہ صاحب جب ہی اب اوسے کوئی اور خط نہ لکھے اور نہ وہ اوس
صاحب کو کچھہ لکھیگا کیونکہ اوس صاحب نے آداب مناظرہ اور بھلے آدمیون
کی رسم کے خلاف کیا لہذا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھلا آدمی اوسے کچھہ لکھے یا اوس سے
کچھہ بات کرے فقط مرقومہ ۱۰ اگست ۱۸۵۴ء ڈاکٹر صاحب کے انگریزی خط کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے ایک لوچ وجہ کی بناء پر مباحثہ کو موقوف
کیا اور میرے خطوط مورخہ ۲ جولائی اور ۵ و ۱۴ اگست کے جواب مین جنمین یہہ
استفسار کیا گیا تہا کہ آپ نے جو رسالہ مباحثہ کے ۳۲ صفحہ مین یہہ عبارت لکہی ہے
کہ ہمارے علماء مثل گریس باخ اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخون کو نزدیک
اور دور ملکون سے جمع کر کے بڑی محنت و دقت سے انکا مقابلہ کیا اور ۴۴ سو
نسخون مین قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو اور غلطی پائی گئی فقط
اسکی سند بقید نام کتاب اور نشان صفحہ بتلا دیجیے کہ آپ نے کہان سے یہہ عبارت نقل
کی ہے پادری صاحب نے کچھہ نہ لکہا بلکہ جب مین نے ۵ اگست کو دوبارہ ایک خط بتاکید
طلب جواب خط مرسلہ ۲ جولائی بھیجی تو پادری صاحب نے خط کو واپس کر کے یون
لکہہ بھیجا کہ اگر ڈاکٹر صاحب کو یعنی مجہے انکے خط مرقومہ ۴ اگست کے جواب مین کچھہ لکہنا

منظور ہو تو اوسکو لکھہ کر چھپوا دون لہذا حسب خواہش پادری صاحب کے مین ایسا ہی کرتا ہون اور انکی باتون کا جواب لکھہ کر سامعین اور ناظرین سے انصاف چاہتا ہون لیکن جواب لکھنے سے پہلے کئی باتو نکا اظہار مناسب معلوم ہوا لہذا پہلے انہین ذکر کرتا ہون مخفی نرہے کہ پادری صاحب اپنے اخیر خط مین مباحثہ کو موقوف کرنیکی وجہہ یون مرقوم کرتے ہین کہ کیونکہ صاحب موصوف (یعنی مین) غیرحق اور بیجا باتات الخ حال آنکہ پادری صاحب کا یہہ لکھنا خود سراسر غیرحق اور بیجا ہے کیونکہ مین نے اس قسم کی باتین ابتداءً کبھی نہین لکھین اور نہ کبھی طعن وبہتان کے الفاظ کو روا رکھا ہان جب پادری صاحب نے بیجا اور نامعقول باتین لکھنی شروع کین اور مغالطہ دہی اور چالاکی کا شیوہ اختیار کیا تب مین نے بھی لاچار ہو کر اس امر مین کچھہ لکھنا ضرور جانا اور بضرورت فی الجملہ سختی اختیار کی اور مین اوسمین معذور تھا کیونکہ پادری صاحب نے اس ڈھب کی باتین کرنی مجپر واجب و لازم کردین اب مین پادری صاحب کی غیرحق اور نامعقول باتون مین سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ ہر ملت اور مذہب کے صاحبان انصاف علی الخصوص وے عیسائی لوگ جنکے دلمین کچھہ خوف خدا بھی ہو وے تعصب کو کنارے رکھکر پادری صاحب

ی باتون اور میری باتون کو میزان انصاف مین تولین اور دیکھین کہ کونسا پلہ بھاری ہے اور درشتی اور سخت کلامی کا بادی ہم دونون مین سے کون ہوا ہے اولا یہہ کہ پادری صاحب نے باوصف عدم اتحاد سابقہ اور باوجود اسکے کہ میرے اور اونکے درمیان کبھی رسم مراسلت بھی نہ تھی دفعتاً بلا باکانہ ایک خط کے ذریعہ تین جلد انگریزی کتابین میرے پاس بھیجدین جنکے مصنفون نے اپنا منہہ کالا کرنے اور اپنی عاقبت بگاڑنے اور اپنی قبر مین انگارے بھرنے کے لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید اور حدیث شریف کی نسبت کلمات نامناسب اور اتہامات بیجا اور بہتان ناروا لکھے ہین پس اب صاحبان انصاف دیکھین کہ یہہ کیسی بیجا بات ہے اور درشتی اور سخت کلامی کسنے شروع کی ہے کیونکہ بہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کو زبان سے برا کہنا یا کچھ لکھ کر اسکے پاس بھیجدینا برابر ہے سو پادری صاحب کا ان کتابون کو میرے پاس بھیجنا بمنزلہ اسکے تھا کہ گویا انہون نے میرے سامنے سرور کائنات علیہ افضل الصلواۃ والتحیات کی خدمت مین گستاخی اور بےادبی کی اس جہت سے میرے لئے جائز بلکہ واجب تھا کہ جو چاہون سو کہون اور جو کچھ دل مین آوے لکھون لیکن مین نے پادری صاحب کی

اس حرکت کو بارہا ان لوگون کی سی بات سمجھکر اور سمجھا پادریون کی عادت
اور انکی خلقت اور جبلت کا مقتضا جانکر طرح دی اور اپنی چھاتی پر پتھر رکھکر
چپ ہو رہا تا انکہ پادری صاحب میرے اس تغافل اور طرح دینے
پر بھی متنبہ نہ ہوئے اور شاید یہہ جی مین سمجھے کہ مین انسے دب گیا اور انکی
نالائق باتون کا متحمل ہو کر ان ناشنیدنی باتون پر راضی ہو اسواسطے انہون نے
زیادہ جرات پائی اور رسم و عادت کے خلاف دوسرے خط مین میری نسبت
ایسے کلمات لکھے جن سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ گویا مین دہریون کے زمرہ مین سے ہون
اور نہ صرف میری ہی نسبت لکھا بلکہ اور اہل اسلام پر بھی بہتان باندھکر کہا کہ
چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہت لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن
مین دہریہ ہین علی ہذا القیاس چوتھے خط مین مجھکو استرا اس صاحب کا پیرو
قرار دیا اور خط اخیر مین تو انہون نے کربلا اور لودیانہ کے حیلہ بنکر جو جو دل
مین آیا خوب ہی فرمایا پس اب مین عموما سب صاحبان خصوصا صاحبان
بالانصاف سے داد خواہ ہون کہ تعصب اور طرف داری سے باز آکر طرفین
کی باتون کو ملاحظہ فرما دین اور انصاف کرین کہ پادری صاحب کی حرکتین
در باطن غیر حق اور بیجا ہین یا میری قولہ (از فقرہ اول) جناب نے سواسکے

ان چودہ نام کے اخ اتول پادری صاحب کی یہہ موہنہ زوری اُسوقت
درست ہوتی اور اُنکا وہ طعن وتشنیع حسب بجا ٹھہرتا کہ حقیقت میں مینے
ایسا لکھا ہوتا کہ وہ سب کتابین مین نے پڑہی ہین بلکہ مین نے تو پہلے ہی
جب پادری صاحب نے اُن کتابون کے نام اور صفحات پوچھے صاف صاف
لکھہ بھیجا کہ مین نے فلان فلان کتاب سے نقل کیا ہے لہذا مارن اور وارڈ
اور کاتھلک ہرلڈا ور واتسن وغیرہ کی کتابون کے صفحے تبلا دیئے پر اُن کتابون
کے صفحات جنکے اوپر اِن مصنفون کی کتاب مین حوالہ دیا گیا ہے نہ لکھے حالانکہ
کتب محول الیہ کے صفحات اور جلد وغیرہ کا نشان بصراحت تمام اِن کتابون مین
موجود تھا مگر مین نے اِس جہت سے کہ وہ کتابین میری نظر سے نگذری
نہین انکے صفحات وغیرہ کا نشان دینا اپنے شیوہ کے خلاف سمجھا اگر مجھکو بھی پادری
صاحبون کی طرح مغالطہ دہی منظور ہوتی تو کون مانع تھا کہ مین بیباکانہ
اُنکے صفحون کا نشان بتلا دیتا لیکن یہہ طریقہ صاحبان پادری ہی کو مبارک
رہے معہذا پادری صاحب کا یہہ لکہنا کہ مین اُنہون کے بھی نام نہ بتلا سکا
ایک دروغ بیفروغ اور محض بہتان صریح ہے پس باقی رہا یہہ طعن کہ مین
یونانی اور لاطینی اور جرمنی زبانون سے آگاہ نہین ہون سو اول تو یہہ

نقض کسی طرح پادریصاحب کے کارآمد اور مفید نہین ہے کیونکہ مقصود
اصلی تو یہہ ہے کہ جو کچھہ اعتراضات مین نے مصنفان مذکورہ بالا کی کتابون
سے نقل کئے ہین صحیح ہین یا غیر صحیح اگر صحیح ہین تو فہو المراد اور اگر غیر صحیح ہین
تو پادری صاحب اسکو ثابت کرین صرف زبان سے ٹاپین ٹاپین کرنا لاحاصل
محض ہے اسکے سوا مین حیران ہون کہ پادری صاحب نے کس دلیل سے یہہ
جانا کہ مین ان زبانون سے واقف نہین ہون شاید روح القدس نے
او نپر اوتر کر اونہین کہدیا ہو پر افسوس اوسمین بھی سہو ہوا لیکن معلوم
کس سے اور ہر چند اپنی زبان سے فخریہ کلمات کہنے معیوب ہین اور مجھکو ہرگز پسند
نہین آتا کہ ایسی بات زبان پر لاؤن جس سے میری علمیت اور استعداد کا
اظہار ہو لیکن پادریصاحب کی بڑہ بولیان سب کچھہ کرواتی ہین لہذا مین
پادری صاحب کے مقابلہ مین بلاچاری کہتا ہون کہ مین انکی عربی دانی سے
لاطینی اور یونانی اور عبرانی بمدارج بہتر جانتا ہون کیونکہ پادری صاحب کی
عربی دانی تو اوس مجمع عام مین جسمین ہزارہا آدمی فراہم تھے مجھہ اور سب
حاضرین جلسہ پر کھل گئی کہ پادریصاحب قرآن شریف کی دو آیت جسکو انہون
نے اوس کتاب مین جسے اپنی تصنیف قرار دیتے ہین داخل کر رکھا ہے

نہ پڑھ سکے حتی کہ قاضی القضاۃ صاحب نے عین جلسہ مین اُنکو ٹوکا اور فرمایا کہ آپ عربی عبارت نہ پڑھئے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کیونکہ لفظ کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہین اور پادری صاحب کو مجبوری کا اقرار کرنا پڑا کہ مجھے معاف رکھئے کہ میری زبان کا قصور ہے باایہمہ اگر پادری صاحب کو بہی عربی دانی کا دعویٰ ہو اور میرے اس کہنے پر کچھہ اعتراض و شک رکہتے ہون تو پہر ایک مجمع عام قرار دیوین اور اُس مجمع مین میرے سامنے کتب عربیہ پڑھہ سنا دیں اور جو پادری صاحب چاہین گے تو مین بہی اون زبانون کی کتابین پڑھہ دونگا ہی زبان جو منی سوا اُسکے نجاننے سے کسی طرح مضرت نہین ہے اور مباحثہ کی باتون مین اُس سے فتور نہین آتا کیونکہ مباحثہ کچھہ اس بات پر موقوف نہین ہے کہ آدمی ساری دنیا کی زبانون سے آگاہ ہووے اور اگر پادری صاحب کے عندیہ مین ساری زبانونکا جاننا بہی شرط ہے تو خود بہی ذرا خدا سے ڈر کر سوچین اور گریبان مین منہ ڈالین کہ آپ کس کس زبان سے آگاہ ہین ہم کہتے ہین کہ پادری صاحب ترکی اور سریانی اور کاہنگ اور سنسکرت وغیرہ زبانون سے آگاہ نہین ہین بلکہ گمان یہہ ہے کہ شاید عبرانی بہی نہین جانتے بس اب منصف لوگ انصاف کرین کہ زبان دانی کا مباحثہ سے کیا نسبت ہے قطع نظر اس سے اکثر جرمنی کتابون کا

انگریزی کا ترجمہ بہی ہو گیا ہے خصوصاً اون مصنفون کی کتابونکا جنکا بین نے ذکر
کیا ہے لہذا پادری صاحب کا وہ سب طعن و تشنیع محض ایک امر لغو ہوگیا
قولہ دفعہ دوم آپ نے اِس بات مین بہی خلاف کیا الخ اقول اول تو پادری
صاحب کا یہہ قاعدہ کہ پہلے معترض مجیب سے دریافت کرے کہ کونسی مصنف کی
کونسی بات اسکی معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین ایک عجیب قاعدہ ہے کہ امر مباحثہ
مین اوسکا جاری ہونا منجملہ محالات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر دین مین لاکہون
کتابین لکہی گئی ہین سو ہر کتاب کی یا تو نکو چہانٹنے اور اونکی ایک ایک بات کی نسبت
اعتقاداً و عدم اعتقاداً وکا حال دریافت کرنے کے لیئے ایک عمر نوح چاہئے دوم
اگر بالفرض یہہ قاعدہ تسلیم بہی کیا جاوے تو ہر شخص جس بات کو اپنی خواہش کے
موافق دیکہیگا اسکو مانیگا اور جو اسکی مرضی کے خلاف ہوگی اس سے انکار کریگا
اسصورت مین ہر شخص مجتہد ٹہریگا اور ممکن نہین کہ کسی شخص کی کسی شخص پر
حجت تمام ہو سوم اِس قاعدہ کے جاری کرنے کے لیئے یہہ بہی لازم ہوگا کہ آدمی
ہر زبان سے واقف ہو کیونکہ ہر دین کی کتابین مختلف زبانون مین تصنیف ہوئی
ہین مثلاً کتب اسلامیہ اردو فارسی عربی ترکی پنجابی و پشتو وغیرہ مین اور کتب
مسیحیہ عبرانی یونانی لاطینی ایٹالیہ جرمنی فرانسیسی انگریزی وغیرہ مین بیس

بناؤ تمکا جانا ہی محالات سے ہے چہارم قطع نظر ان سب باتوں سے عین
پوچھتے ھین کہ پادریصاحب نے جو میزان الحق مین بہت سی باتین ہماری کتاب
سے نقل کرکے اُن پر اعتراض کیا ہے کیا اونہون نے ہم محمدیون سے پوچھہ لیا
تہا کہ کونسی بات ہماری معتقد علیہ ہے اور کسبات کو ہم نہین مانتے اور کونسے
مصنف کی کونسی بات پر ہم اعتقاد رکھتے ہو اور کون سی بات پر نہین لیکن
پادری صاحب نے ایسا نہین کیا پس انکی سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی
سچ یہہ کہ پادریصاحب کو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہماری
معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین یہہ اسوقت ہوگا جبکہ پادریصاحب قران
شریف کی حقیت کے مقر ہون اور انحضرت صلعم کو نبی برحق جانین اور
تعصب خلاف اور تکرار بیجا او رطعن اور بہتان سے ہاتہہ اوٹہا کر طریق حق
جوئی پر آوین اسیطرح ہندو مشنری لوگون کے مقابلہ مین بہی کہہ سکتے
ہین کہ جو کچہہ تمنے ہماری کتابون سے نقل کرکے اُسپر اعتراض کیا ہے کیا تمنے
ہمسے پوچہہ لیا تہا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہم مانتے ہین اور کونسی
نہین لیکن ہرگاہ تمنے ایسا نہین کیا تو تمہاری سب محنت ایک محنت بیفایدہ
ہوئی یہہ یہہ کہ تمکو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کون سی بات ہماری

معتقد علیہ ہے اور کوئی نہیں بہہ اسوقت ہوگا جبکہ تم کرسٹن کو سچا اور باجاو
اور ہمارے بید کی حقیت کے مقر ہوا ور پادری بہی ایسی ہی کچہہ گفتگو کر بیٹہے اور نیز
پادری صاحب کے اس کلیہ سے یہہ بات لازم آتی ہے کہ کسی ملت و مذہب کا
آدمی دوسری ملت والے پر کسی طرح کا اعتراض نکر سکے گا کیونکہ طرف مقابل
اوسی وقت کہیگا کہ کیا تمنے ہمسے پوچہہ لیا تہا کہ یہہ بات ہماری معتقد علیہ سے
کہ نہیں لہذا آگے پہر کوئی جواب نہوگا سو اس صورت مین ہمارا تو کچہہ نقصان
نہیں ہوتا اور نہ کسی ملت و مذہب والے کا کچہہ بگڑتا ہے مگر صاحبان پادری
کی البتہ خرابی و بربادی نظر آتی ہے کیونکہ اگر صاحبان سوسیٹی کے ذہن مین
یہہ بات جم گئی تو پہر پادری لوگ کوڑی کوڑی کو مارے پہرینگے کیلئے ارباب
کمیٹی ہرگز اس بات کو روا نہ کہینگے کہ لاحاصل اور بیفایدہ محض ہزار ہا روپیہ
خرچ کر کے کتابین چہپواوین اور مشنری لوگون کو بڑی بڑی تنخواہین
دیکر نوکر رکہین پادری صاحب نے غضب کیا اپنے پانوءن آپ کہلاڑی ماری
اور بے سوچے ایک بات مہنہ سے نکال بیٹہے اور یہہ نہ سمجہے کہ اب کہنا اپنے
ہی حق مین کانٹے بونا ہے ای صاحبو ذرا انصاف سے بولو کہ اگر کوئی
دوسرا شخص ایسی لغو اور بیہودہ بات زبان پر لاتا تو کیا تم سب صاحب

یہہ فرقے کے رہبر مذہبان علماے امت یا تحویل جو لیا ہے بر بادری صاحب کی
نسبت تو ایسا کیونکر کہہ سکتے ہیں کیونکہ زیادہ تر صاحب تو اپنے تئین بڑا
عالم و فاضل سمجھتے ہیں پس معلوم ہوتا ہے کہ جب پادری صاحب کو اور کوئی جواب
نہ آیا اور دیکھا کہ الزام کہانا پڑا تو لاچار ہو کر ایسا جواب دیکر پیچھا چھڑانا چاہا لیکن
افسوس صد افسوس یہہ نہ سمجھے کہ اسمین تو اور بڑا نقصان ہے **قولہ**

اور محمدی جو لبنے قرآن سے بہی برخلاف انجیل کو غیر حق یا لا وجود دکھاتے ہے

الخ **اقول** صاحبا کہ ان اقوال سے دو باتین لازم آتی ہین ایک تو یہہ کہ
شاید پادری صاحب تفسیر منظور مفسر و حون اور جو کچھ خود مفسر ہو
حوالی کو بالکل نہین سمجھے اور یا یہہ کہ جان بوجہہ کر محض چالاکی اور مغالطہ دہی
کی راہ سے ایسا کچھہ کہتے ہین اگر پہلی بات ہے تو بڑا غضب ہے کہ پادری صاحب
باوصف اس استعداد کے کہ عبارت اردو کے سمجھنے مین بہی معذور ہین مباحثہ
کرنے اور کتابین بنوا بنوا کر اپنے نام سے جاری کرنے پر مستعد ہین اور نہ خدا سے
ڈرتے ہین نہ بندگان خدا سے شرماتے ہین اور اگر دوسری بات ہے تو
افسوس ہے کہ پادری صاحب دیانت دار کہلاوین اور ایسے ایسے فاش جھوٹ
بولین خدا انکو شرما دے اور راہ راست دکھلا دے **قولہ** سیوم جناب نے

جا بجا کہا ہے کہ مین نے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا اگر کیا ہو تو اسے صاحب
مین نے کب کہا کہ انجیل تحریف اور تبدیل ہوئی اقوال الله اکبر پادری صاحب
بھی عجیب شخص ہین مین حیران ہون کہ انکی بیان کیا مراد سے آیا اونہون نے مطلقاً تحریف
کا اقبال نہین کیا یا اسبات سے منکر ہین کہ سب کتابین نہین اٹھی گئی ہے شق اول مین
تو اسقدر کی بات ہے کہ اوسوقت ہزار ہا آدمی موجود تھے اور اونہون نے اپنے
کانون سے اقبال تحریف سنا ہے رہی شق دوم سو یہہ ہم بھی نہین کہتے کہ پادری
صاحب نے یہہ قبول کیا ہے کہ ہر ہر لفظ اور ہر جملہ بدل گیا ہے اور نہ یہہ ہمارا دعوی
ہے اور نہ ہمنے ایسا کبھی لکہا قطع نظر اسکے بڑی عبرت ہے کہ مین نے تو یہہ بات اول
و دوم و سیوم خط مین بہی لکھی تہی پہر کیا وجہہ تہی کہ پادری صاحب اوسوقت
خاموش ہو رہے اور انکار نکیا ظاہرا پادری صاحب یہہ سمجہے ہونگے کہ اب اتنی
مدت کے بعد ہمارا اقبال کرنا کسکو یاد ہوگا یا یہہ کہ جب مین نے جوتہے خط مین
لکہا کہ مین ان خطوط کو چہپواتا ہون تب پادری صاحب نے یہہ خیال کرکے کہ بڑا غضب
ہوگا کہ جو لوگ شریک جلسہ نتہے وہ بہی ہمارے اقبال سے مطلع ہو جاوینگے انکا کیا
اور اپنے خط مورخہ ۱۵ اپریل کا مضمون جسمین لکہہ چکے ہین کہ تحریف و تبدیل از قسم
کا بیان وغیرہ کتون اور حرفون اور لفظون مین اور بعض شقوں مین بہی ہوا بالکل کہول گئے قول ایام

علماء اور مسیحین ہین سے کسی نے ایسی بات لکھی الخ اقول پادریصاحب
نے جو ایسا انکار محض کیا ہے مین حیران ہون کہ اسکی کیا وجہ ہے بجز اسکے
اور کوئی بات قیاس مین نہین آتی کہ پادریصاحب اپنے علماء کی کتابون
سے ناواقف محض ہین اور کبھی اُنھون نے اپنے مفسرین اور مسیحین کی کتابین
نہین دیکھین پر یہہ قیاس تو ظاہر صحیح نہین ہے کیونکہ پادری لوگ تو اسی کام
کی روٹی کھاتے ہین اور نمک حلالی کے لیئے رات دن ایسی ہی کتابین دیکھا کیا
کرتے ہین پھر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنی دینی کتابون کے مضمون سے مطلقًا
آگاہ نہون مگر یہہ کہ مغالطہ دینے کے لیئے جھوٹ بولتے ہین سو یہہ اُنکا جھوٹ
بولنا اُسکے سامھنے چل سکیگا جو اُنکی جڑ و بنیاد سے واقف نہو لہذا پادریصاحب
کی تشفی خاطر کے لیئے مین دو چار قول انہین علماء معتبر کے جن کا ذکر پادریصاحب
نے اپنے خط مین لکھا ہے اور جنکے اقوال اُنکے نزدیک بہت ہی مستند و معتبر ہین نقل کرتا ہون اولًا
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۵۰ مین توریت کی بابت یون لکھتا ہے کہ الحاق
کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنی الحاقیہ)
موجود ہین پھر دوسری جلد کے صفحہ ۴۴ مین یہہ لکھتا ہے کہ عبرانی متن مین
تحریف مقامات تھوڑے ہین یعنی صرف وہی ہین جنھین ہم پہلا ذکر کر چکے اور

اسی جلد کے صفحہ ۱۳۳ مین عہد جدید کے الحاقات کے بیان کرنے کے بعد یہ لکہا ہے
کہ ایسے ہی بہت سے الحاق حواریون کے احمال مین ہوئے ہین جو صحیح کرنے کے خیال
سے وقوع مین آئے پہر اسی صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ مقصد اُن تحریف اُن لوگون نے
ہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اسکے وہی تحریف ترجیح دیجاتی اور مقبول
ٹہرتی تہی اس وجہ سے کہ یا تو مسئلہ مقبولہ کو تائید ہو یا جو کچھہ اعتراضات اُس
مسئلہ پر عائد ہوتے ہون اُٹھ جاوین اور مرتفع ہون ثانیاً اگر یس باخ نے ورس
۳۵ باب ۲۷ متی مین سے یہہ عبارت تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون
نے میرے کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے اور ورس
۷ باب ۵ نامہ اول گرنتہون مین یہہ عبارت کہ ثلیث اور جو کچھہ اسمین ہے خدا
کی ہے الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقون کا حال ناظرین
صاحب نے اپنی دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۱ اور ۲۳۳ مین لکہا ہے علاوہ اسکے
جسٹن شہید اور آگسٹائن اور کریزاسٹم وغیرہ نے یہودیون کو عہد عتیق مین
تحریف کرنیکا الزام لگایا ہے چنانچہ اون لوگون کے اقوال مباحثہ کے پہلے حصہ اور
اعجاز عیسوی مین منقول ہو چکے ہین اور پادری صاحب کو بہی جلسہ مین سنائے
گئے تہے پس اب مین پوچہتا ہون کہ تحریف کے ثبوت کے لئے اور کیا حاجت ہے

قولہ بلکہ انکے برعکس سب کے سب اسبات پر متفق ہین الی **قولہ** حیا کیجیے ساحب
کے وقت گریسباخ اور لیتی کاٹ اور ٹریگلس صاحب کی گواہی اسبات سے خوش
ہین آپ کو سنائی گئی **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب بڑے سچے اور بات
ہی خوب سمجھے ہین مین کہتا ہون وہ حالانکہ ہارن صاحب وگریسباخ وغیرہ اسبات
کے مقر ہون کہ ان کتابون مین تحریف ہوئی ہے اور انہین الحاقی عبارات موجود
ہین جیسا کہ اونکے قول ابھی اوپر گذرے ہین اور یہہ یون لکہین کہ انہین کچہہ نقصان
نہین ہوا تو کیجیے اونکی یہہ گواہی کب شنوائی کے قابل ہوگی خصوصاً ہم لوگون پر
کہ اونکے قول محض الزاماً نقل کرتے ہین کب دلیل ہوسکتی ہے علاوہ برین مجھے تعجب
ہے کہ کینی کاٹ نے تو عہد عتیق کے عبرانی نسخون کا مقابلہ کیا تہا نہ عہد جدید کا
پس عہد جدید کی بابت گواہی لکہنے کا کیا موقع تہا ذرا پادری صاحب اوس
کتاب کا نام اور صفحہ تو بتلا دین جہان کینی کاٹ نے عہد جدید کی بابت مذکورہ
گواہی دی ہے اور اسی جہت سے کہ پادری صاحب نے کینی کاٹ کو معتمد علیہ سمجہکر
اپنے خط مین اوسکا ذکر کیا ہے ضرور پڑا کہ مین اوسکے دو چار قول جو اوسنے
عہد عتیق کے باب مین لکہے ہین نقل کرون ذرا پادری صاحب انہین انصاف
کی نظر سے ملاحظہ کرین اول تو کینی کاٹ یہہ کہتا ہے کہ محققین پیل نے

اور سامریون کو تحریف کا الزام لگاتے ہین وہ الزام یہودیون کو دیا چاہیے
اور سامریون کی عبارت اسی ہے چنانچہ اسکا حال ادم صاحب نے جلد
دوسری کے صفحہ ۱۳ مین لکھا ہے اور کتاب صموئیل کے ۱ باب کے ورس ۱۲ سے
۱۷ تک مین ورسون کو کینی کاٹ الحاقی اور قابل الاخراج سمجھکر کہتا ہے
کہ جب ہمارے ترجمہ کی پھر تصحیح کیجاوے تو ان ورسون کو نہ داخل کرنا چاہیے چنانچہ
پارسلی نے جلد اول کے صفحہ ۳۰۲ مین ذکر کیا ہے اور اسی طرح جہان عبرانی اور سامری
مین فرق ہے وہان کینی کاٹ نے اکثر سامری کو ترجیح دی ہے اور عبرانی کو محرف
یا غلط کہا ہے چنانچہ اسکا کچھہ بیان اعجاز عیسوی مین کیا گیا ہے اور بشپ پارسلی نے
جابجا عہد عتیق مین تصحیح کی ہے جسکا جی چاہے اسکی کتاب مین دیکھہ اوسنے کتنے مقامات الحاقی
قرار دیے ہین اور کتنی جگہہ تحریف کا مقر ہوا ہے مثلاً ورس ۳ و ۴ باب ۲۶
کتاب گنتی اور ورس ۵ و ۸ و ۹ و ۲ باب ۱۳ کتاب یوشع اور ورس ۲۹ باب
۱۲ کتاب قضاۃ اور ورس ۲ باب ۲۰ کتاب اول صموئیل اور ورس ۱۶ باب
۱ کتاب ۲ صموئیل وغیرہ کو محرف کہا ہے اور ورس ۱۲ باب ۳ اور ورس ۱۵
باب ۱۰ اور ورس ۴ باب ۱۹ کتاب یوشع اور ورس آیتے ۱۰ تک باب اول
کتاب قضاۃ کو الحاقی مانا ہے اب ہمارے غور ہے کہ جن لوگون کی پادری صاحب

را مستند سمجھتے ہین اور جنکے بھروسے بہت بھولتے تھے اور اپنے خط مین
ہی انہین لوگون کے اقوال سے دلیل جاتے تھے انہون نے کیا لکھا ہے اور
پادریصاحب کی کیسی جڑ کھودی اسپر بھی اگر پادریصاحب ویسی ہی باتین
کئے جاوین اور تحریف کو نمانیں تو یہہ پادریصاحب کے انصاف اور دیانت
کی دلیل ہے خدا جانے اُنہون نے اپنے ذہن مین تحریف کس چیز کو سمجھہ رکھا ہے جو
ایسی بات بار بار کہے جاتے ہین اور جو پادریصاحب نے ارن کی دوسری جلد
کے پہلے حصہ کے تیسرے باب کی تیسری فصل کی پہلی دفعہ کا حوالہ دیا ہے سو ہمارے
نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۲ء مین جو لندن مین تیسری دفعہ چھپا ہے ایسی فصل کا
پتہ بھی نہین ہے بلکہ اُس باب مین صرف دو ہی فصلین ہین جنکو انگریزی
مین سیکشن کہتے ہین نہین معلوم پادریصاحب سے ایسی فاش غلطی
کیونکر ہوئی یہہ تو یقین نہین آتا کہ پادریصاحب ایسا صریح جھوٹ بولین
جو کسی طرح بھی مخفی نرہ سکے اور ایک گھنٹہ نچھپ سکے لیکن شاید سہو و غلطی
سے ایسا لکھہ دیا ہے یا جیسا اُنکی عادت ہے عوام الناس کو مغالطہ مین ڈالنے کے
لئے جال بچھایا ہے بہرکیف اگر پادریصاحب کے پاس اُسکا کوئی ثبوت ہووے تو پیش کرین
منصف لوگ خود انصاف کر لینگے قولہ ان مین دو سر لوش رنگ یعنی

کا ہون کے سہو کا مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل ہی
اب اسپر آپ کہتے ہین کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا اگر یہہ وہی بات ہے
تو مین کہون اوس حال مین کہ آپ قران مین اعراب و قرات کے اختلاف کے
مقر ہین پس آپنے قران کا تحریف اقبال کیا ہے انتہی اقول الله رے
پادری صاحب کی مغالطہ دہی کیا اونکے دل سے اکا خوف بالکل اوٹھہ گیا ہے جو ایسی
ایسی باتین کرتے ہین صاحبو ذرا انصاف کرو اور ذرا دورہ مین کہتا ہون
جس صورت مین ویریوس ریڈنگ یعنی مختلف عبارتون کو کہتے ہون
کہ جنہین بالیقین نہ معلوم ہو کہ اونہین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے
اور کونسی تحریف بلکہ ہر یک پر صدق اور کذب کا احتمال ہو اور اب جس
سب کی سب مشتبہ ہون چنانچہ ہارن صاحب بہی جلد دوسری کے ۲۵
صفحہ مین یون کہتا ہے کہ اراٹہ یعنے غلطی کاتب اور ویریوس ریڈنگ
یعنی اختلاف عبارت مین میکالیس کی تفریق سچی معلوم ہوتی ہے
(یعنے) جب دو یا زیادہ مختلف عبارتین پائی جاوین تب اونمین ایک
ہی سچی ہوسکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف یا بہول کاتب کی ہین اور اصل
عبارت کو جہوٹی و ساختہ عبارت سے تمیز کرنا اکثر دشوار ہے پس جب

ذرا بہی شبہ رہے تب سب کو اختلاف عبارت کہینگے مگر جب صریح معلوم
ہو کہ یہان کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تب اوسے غلطی کاتب کہینگے انہی
او معہذا ایسی ہی ڈیڑہ لاکہہ عبارتین عہد جدید کے متعدد نسخون مین پائی
جاوین اور اونمین سے ہم ہزار تو پادری صاحب بہی تسلیم کرلین او علاوہ
اسکے عہد جدید کی کتابون کا تواتر لفظی بہی محفوظ نہو تو بہلا کہئے پہر کونسی دلیل باقی
پادری صاحب ایسے اختلاف عبارت کو قبول کرکے تحریف سے انکار کرتے ہین ذرا
خدا سے ڈرین تحریف اور کسکا نام ہے اور انصاف کی کیون گردن مارتے
ہین جو ایسے اختلاف عبارت کو اختلاف قرات کے ساتہہ مناسبت دیتے
ہین ہان اگر اختلاف قرات ایسے ہوتے کہ صرف ایک ہی عبارت اللہ تعالی کیطرف
سے نازل ہوتی اور آنحضرت صلعم نے بہی ایک ہی طرح پڑہا ہوتا اور بعد آنحضرت صلعم کے
لوگ اپنی طرف سے عبارتین گڑہ گڑہ کر قران مین داخل کرتے اور قران کا تواتر لفظی
بہی نہوتا اور پہر یہہ بہی نہ معلوم ہو سکتا کہ اونمین سے قران کی اصل عبارت کونسی
ہے اور لوگون کی کونسی تو البتہ پادری صاحب کا کہنا درست ہوتا لیکن جبکہ
ایسی بات نہین ہے بلکہ قران کی ساتون قراتین آنحضرت صلعم سے بتواتر منقول
ہین تو پہر کیا جائے اعتراض ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پادری صاحب

اپنے زبان اور ہمارے زبان کی کتابون سے کچھہ خبر نہین رکھتے یا باوجود خبر
رکھنے کے محض خدا لاکی سے مغالطہ دیا چاہتے ہین **قولہ** اسیہہ کہ آپ کہتے ہین
انجیل مین اختلاف عبارت اسقدر بہت نہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ کونسی
مصنف کی عبارت ہے اور کونسی تحریف ہوئی ہے حرف آپ ہی کا قول ہے
اور بس الخ **اقول** صاحب ذرا انصاف کیجئے کہ جب ویرلوکس رینڈنگ کے
یہہ معنی سمجھے گئے جو اوپر مذکور ہین معہذا اوہی ویرلوکس رینڈنگ سوہہ جدید کے
نسخون مین ڈیرہ لاکہہ نشان دئے گئے ہین جیسا کہ آگے بیان ہو چکا اور
جنمین سے تیتیس ہزار تو پادری صاحب نے ہی اجمال کر لئے ہین تو کیئے مین نے
جو لکہا تہا کہ کتب مقدسہ مین ایسے اختلاف عبارت کے ہین کہ جنمین یقیناً نہین
معلوم ہو سکتا کہ ان مین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف
تو کیا خلاف کیا کیونکہ مین نے تو وہی بات کہی تہی جو اونکے نارٹن اور ہیکاٹیس
صاحب کہتے ہین بس اپنی کتابون سے بیخبر رکھنا یا باوصف خبر رکھنے کے انکو
خلاف بیان کرنا اور میری حق باتون کو جھٹلا کے درشتی اور سخت کلامی اختیار
کرنا ایسی نئی حرکت ہے اب منصف لوگ ملاحظہ فرماوین کہ کس کا قول محض بیجا
اور کمال ڈزہ بر اعوہ بیہودہ قوتی ہے **قولہ** (دفعہ چہارم) آپ نے بار بار لکہا کہ ہین انتہا

بجنبل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچا ئی الخ اقول سبحان اللہ پادریان
صاحب کیا خوب تقریر کرتے ہین شاید اُس مجمع عام مین پادری صاحب نے بلا دلیل
ہی تحریف کو قبول کر لیا تھا کیا اگستاین اور جسٹن وغیرہ کے قول جو پادری صاحب
اس بات کی نسبت سنائے گئے تھے کہ یہودیوں نے عہد عتیق مین تحریف کی
یا جلد بھول گئے اور ورس ۲۰ و ۲۱ باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جو پادری صاحب
نے الحاقی مانا اور ایسی ہی سات آٹھ جگہہ تحریف کا اقبال کیا تھا ابہی سے فراموش
کر گئے اگر ایسا ہی سمجھے تو خدا حافظ اور یہہ جو پادری صاحب کہتے ہین کہ
ویریوس ریڈنگ کے سوا اور کوئی دلیل پیش نہین ہوئی سو بالفرض اگر
یہہ صحیح بھی ہو تا ہم پادری صاحب کا کوئی مطلب حاصل نہین ہوتا کیونکہ ویریوس
ریڈنگ کا ہونا عین تحریف ہے اور ہماری اور پادری صاحب کی صرف نزاع لفظی ہے
آپکو ہم تحریف کہتے ہین اسکو پادری صاحب ویریوس ریڈنگ بتلاتے ہین
چنانچہ اسکا حال آگے آتا ہے باقی رہا یہہ کہ پادری صاحب جو کہتے ہین کہ چار آیتین
مشتبہ ہین اور انکے سوا اور نہین ہین سو یہہ بھی انکا دعوی بلا دلیل ہے
اور بس کیونکہ اول تو درست بیانی انکی یہہ ہے کہ آپ ہی بندرہ آیتون کا نشان
دیتے ہین اور آپ ہی انکو چار بتلاتے ہین خدا جانے یہہ انمین ہوش کی ہین

یا عالم مستی میں کچھہ کا کچھہ لکھتے ہیں دوم انکی راست بیانی یہہ ہے کہ ان آیات کو مشتبہ بتلاتے ہیں حال انکہ ہارن صاحب جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ میں لکھتا ہے
ذار اسمس اور کالوین اور بیزا اور گروتیس اور لیکلرک اور سیمون
اور سملر اور شلز اور موریٹ اور ہیمن لین اور پالس اور شمٹ اور
اور مصنف جنکا ذکر دولفیوس اور کوچ نے کیا ہے ان درسوں یعنی درس
باب ۷ سے تا درس ۱۱ باب ۸ یوحنا کی سچائی پر گفتگو کرتے ہیں اور یہہ لکھتا
ذکر یز استم اور تہیو فلکٹ اور نونس کی شرح میں جنہوں نے انجیل
کی شرح لکھی ہے نہ یہہ درس نقل ہوئے نہ انکی شرح کی گئی ہے اور یہہ درس
ٹیر ٹیولس اور سرٹولیانوس کے حوالوں میں بھی نہیں ہیں گو انہوں نے
عفت اور زنا کی بابت بہت کچھہ لکھا ہے اور اسی لئے نقل کرنے کا بڑا موقع
رکہتے تھے اگر یہہ درس اونکے نسخوں میں موجود ہوتے پس جب اتنے علماء
ایک طرف ہوں تو پادری صاحب یا فرض کریں کہ ہارن صاحب ان درسوں
کا حامی بنکر کہے کہ اونپر کچھہ شبہہ ہے تو بہلا کب پذیرائی کے قابل ہوگا سیوم
پادری صاحب کی راست بیانی یہہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ان آیات پر اسواسطے
شبہہ ہے کہ بعض نسخوں میں پائی گئیں اور بعض میں نہیں اور انکے

سوا اور ایسی آیتین نہین ہین حال آنکہ ایسی آیتین بہتیری اور بھی ہین
چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کسیقدر آیات کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً

ورس ۳۵ باب ۲۷ متی مین تا کہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہووے کہ انہون نے میرے

کپڑے آپس مین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا گیا ہے ہارن
صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۲ و ۳۳۳ مین لکھتا ہے کہ یہہ عبارت اکثر
یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سیہی ڈک اور اتھیوپک
اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور کریزاستم اور تھیو فلا
اور یوتھیمس اور تھیو فلکٹ اور آریجن اور اریتیوسس کے پرانے ترجم
اور آگستاین اور جوونکوس کے حوالون مین بھی یہہ عبارت نہین ہے گریسباخ
نے جو اسکو بلاشبہ ساختہ سمجھکر چھوڑا خوب کیا پھر ورس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اول
کرنتیون کی اسقدر عبارت کہ زمین اور اسکی آبادی خداوند کی ہے الحاقی
مانی گئی ہے ذرا سنیئے وہی ہارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۳۴ مین لکھتا ہے کہ یہہ
عبارت کوڈکس الکسندریانوس اور واٹی کانوس اور اور بارہ نسخون مین
اور کئی ترجمون اور بہتیرے مشائخون کے حوالون مین نہین پائی جاتی گریسباخ نے
اسکو متن سے خارج کیا ہے قطعی نظر اسکے کہ ہارن صاحب نے اُن سب ترجمون

اور مشایخ کا نام بھی لکھا ہے مگر مین نے خوف تطویل سے یہان چھوڑ دیا جسکو
کچھہ دیکھنا ہو پارن صاحب کی کتاب مین دیکھہ لے یا اعجاز عیسوی مین کہ وہان
کل عبارت ترجمہ کی گئی ہے اور درس ۱۳ باب ۶ متی مین یہہ عبارت کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہے اور درس ۵ باب ۸ یوحنا مین
یہہ عبارت کہ انکے بیچ ہوکر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے چنانچہ اسکا حال
اعجاز عیسوی کے ۳۴۴ صفحہ مین تفصیلاً بیان ہوا ہے پس اب پادری صاحب
کا یہہ فرمانا کہ اُن آیات کے سوا جنکا انہون نے نشان دیا اور آیتین مشتبہ
نہین ہین کیا اچھا ور بجا ٹھہرا اور میرے کہنے کو غلط کہنا کیا غلط ہو گیا
کیونکہ انکے سوا کئی آیتین الحاقی ثابت ہو گئین اور یہہ جو پادری صاحب لکھتے
ہین کہ وہ آیتین جنکا ہم نے نشان دیا اسلئے مشتبہ ہین . کہ وہ آیات
سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہین سو مین کہتا ہون کہ اگر پادری
صاحب کے نزدیک سب قدیم نسخون مین آیات کا نہ پایا جانا موجب اشتباہ
ہے تو ایسی آیتین تو بہتیری اور بھی ہین جو اگلے نسخون مین نہین پائی
گئین مثلاً درس ۱۷ باب ۲۳ لوقا کا کوڈکس الکسنڈر یانوس اور کریزین
اور استفنی اور ترجمہ کا پٹک اور سیہی ڈک اور ویرا نے اٹالک سے

نسخہ اسکندریس مین نہین ہے اور درس ۲۶ باب ۹ مرقس کا
کوڈکس واطیکانوس نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس استیفنی اور واطیکانو
نمبر ۳۵۴ اور سات اور نسخون مین اور ترجمہ کاپشک اور ایک نسخہ مین
اِٹالک کے نہین ہے اور آپ سے تھیوفلکٹ نے چھوڑ دیا ہے اور درس ۴۳ باب
متی کا کوڈکس بیزری مین نہین ہے اور درس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کا نسخہ
کوڈکس اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین چھوڑا گیا ہے کیونکہ بعض
دینداروں نے فرشتہ کا مسیح کو قوت دینا مسیح کی الوہیت کے خلاف سمجھا اور
بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور اُورِجین اور یوسیبیس
کے حوالون مین درس ۳۳ باب ۶ متی کے بعد یہہ عبارت زاید ہے بڑی چیزین
ڈھونڈھو اور چھوٹی چیزین بھی تمہین دے دیجاوینگی آسمانی چیزین
ڈھونڈھو اور زمینی چیزین بھی تمکو عطا ہونگی چنانچہ پادری صاحب کے بزرگ
معتبر نارٹن صاحب نے اپنی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۸ و
۳۳۳ مین اسکا ذکر کیا ہے **قولہ** اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہوں
تو بھی اُنکے مضمون سے ظاہر ہے کہ اُنکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی
کوئی تعلیم نہ کوئی حکم نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے **اقول** مین حیران

ہون کہ پادری صاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑہ گیا ہے جو کہتے ہین کہ ان آیات کے مشتبہ
ہونے سے کسی مسئلہ مین فتور نہین پڑا کیا پادری صاحب نہین دیکھتے کہ باب ۸
یوحنا کے ورس ۱ سے تا ۱۱ کے غیر صحیح ہونے سے کیا ایک بڑا مسئلہ اُلٹ
گیا کیونکہ ان ورسون مین اوس زانیہ عورت کا قصہ مذکور ہے جسکو
یہود نے حضرت عیسی اُسکے سامہنے لاکر کہا کہ یہہ عین حالت زنا مین پکڑی گئی
ہے اور ہمکو موسی نے توریت مین حکم دیا ہے کہ ایسی کو سنگسار کرین
اب تم کیا کہتے ہو پس اُسپر حضرت عیسی نے ایسی ایک وجہہ نکالی جسسے
وہ حد اُسپر جاری نہوئی پس اس قصہ کے غیر صحیح ہونے سے عیسائیون
کے اوپر چاہیئے کہ حد زنا جاری ہو ہان اگر اوس حکم موسوی کو منسوخ
مانین تو البتہ ایک عذر ہوگا لیکن ہوسکے واسطے انجیل یا توریت مین ناسخ آیت کا ثابت کرنا
اونکے ذمہ ہوگا علاوہ اسکے یہہ ورس توریت کے محرف ہونے کے لئے
ایک معقول دلیل ہین کیونکہ ان آیتون مین آیہ رجم کا ذکر ہے جو اُسوقت
توریت مین موجود تھی ورنہ یہود حضرت عیسی سے کیونکر کہہ سکتے کہ موسی نے
توریت مین ایسا حکم کیا ہے پر اب وہ حکم بالکل مفقود ہے لہذا معلوم ہوا
کہ اوس مقام مین یہودیون نے حضرت عیسی کے بعد تحریف کی ہے اور

مقام حیرت ہے کہ باوجودیکہ مین نے اپنے چوتھے خط مین اسی مسئلہ کے ساتھ
دو مسئلے اور بھی لکھے تھے مگر پادری صاحب اونکو ہضم کر گئے اور اونکے جواب
مین کان بھی نہ ہلائے اور جو پادری صاحب بار بار یہہ کہتے ہین کہ ہمکو ہمارے
علمار کی گواہی ماننی واجب و لازم ہتی تو ہم کہتے ہین کہ اگر پادری صاحب کے
نزدیک یہی بات مسلم ہے کہ شخص معترض جب فریق مقابل کے کسی مصنف
یا کسی کتاب سے کوئی بات الزاماً ذکر کرے تو اسکو یہہ بھی لازم ہے
کہ اسکی سب باتون کو مانے تو اس صورت مین پادری صاحب کے لیئے بڑی
مشکل ہو گی کیونکہ انھون نے بھی قرآن شریف اور تفسیر و حدیث کی
کتابون سے بہت کچھ الزاماً نقل کیا ہے حالانکہ قرآن شریف اور سارے
مفسرین اور محدثین کا اسپر اتفاق ہے کہ جو شخص جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق نہ جانے وہ کافر ہے اور اوسکا ٹھکانا دوزخ
کتب مقدسہ یہود و نصارا کی محرف اور اونکے احکام منسوخ ہین
تثلیث باطل اور صلیب کا قصہ جھوٹا ہے **قولہ** جناب نے کسواسطے اتنی
تفصیل اور بیان پر طول لانیکا جو ہارن صاحب کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے
پانچوین باب مین **الی قولہ** ویریوس ریڈنگ کے بیان مین مفصل

مذکور اور مسطور ہے **اقول** واہ واہ پادریصاحب نے یہہ تو خوب ہی کیا جو
ایسا لکہا کہ جس سے ہم ویرلوس ریدنگ کا کچہہ حال لکہین ہرچند کہ ہم تو ایک
مدت سے اسکو دیکہے اور پڑہے بیٹہے تہے پر اُسکا اعلان و اظہار بخیالات
چند در چند مستحسن نہ معلوم ہوتا تہا اسلیئے اوس سے اغماض کیا تہا اور کچہہ
ایک خیال تو یہہ تہا کہ شاید بے محل ذکر کرنے سے لوگ ہمارے اُس کہنے اور لکہنے
کو تعصب پر محمول کرین گے لیکن اب کہ پادریصاحب نے ہارن صاحب کا حوالہ
کیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچہہ ہارنصاحب نے اپنی کتاب کی دوسری
جلد مین ویرلوس ریدنگ کی بابت لکہا ہے اُسکا ذکر کرین لیکن اوس سے
پہلے ایک بات کا اظہار کرنا بہت مناسب معلوم ہوا اسلیئے اوسے پہلے ذکر کرتے ہین
اور وہ یہہ ہے کہ پادریصاحب نے ویرلوس ریدنگ کے بیان کی جگہہ اوس جلد
کے پانچوین باب مین نشان دی ہے حالانکہ ہمارے نسخہ مطبوع سنہ ۱۸۲۲ع
مین اوس باب مین انکا کچہہ ذکر نہین ہان البتہ ہارن صاحب نے اوسی جلد
کے اٹہوین باب مین ویرلوس ریدنگ کی بابت خوب لکہا ہے چنانچہ اوسکا
خلاصہ نقل کیا جاتا ہے سنو صاحبو ہارن صاحب نے ویرلوس ریدنگ کے
وقوع کے لیئے چار سبب لکہے ہین **اول** سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی

وجہہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہہ یہہ کہ لکہانے والے نے خود کچہہ کا کچہہ بتلا یا یا لکہنے والے نے بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا **دوسری** وجہہ یہہ کہ عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عوض سہوا دوسرا لکہا گیا **تیسری** وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا یا لکیر کو جو کسیطرح لکہتا تہا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب سمجہکر عبارت بنادی اور یون غلطی کی **چوتہی** وجہہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو سمجہا کہ چہیلے پس جہان سے چہوڑ دیا تہا پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکہہ چکا تہا اوسکو بہی رہنے دیا **پانچوین** وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا اور بعد کچہہ لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اصل مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ جا ملی **چہٹی** وجہہ یہہ کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچہہ عبارت رہگئی **ساتوین** وجہہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچہہ کا کچہہ سمجہکر پورا لفظ لکہدیا اور اسیطرح غلطی ہوئی **آٹہوین** وجہہ جہالت یا غفلت کاتبون کی ویرویس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجہکر داخل کرلیا **دوسرا سبب** اختلاف کا

نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بہی کئی طور پر ہے **اولاً** یہہ کہ
حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گئے اور محو ہو گئے **ثانیاً** وہی حرکات اور
شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تہے پہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے
ساتہہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجہے گئے **ثالثاً** یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ
مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکہہ دیا سو اس سے
دوسرے لکہنے والے کو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو
کہان داخل کرے **تیسرا سبب** اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے
اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی **اول** یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت
مین ناقص نہ تہی ناقص سمجہا یا مطلب کے سمجہنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ
اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی
دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ
عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق
اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا **سیوم** سبب یہہ زیادہ صحیت
یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اسطرحکا تصرف انجیلون مین

حضو سا ہوا اور پولوس کے ناموں میں اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ عہد عتیق سے جو حوالے اوسنے دیئے ہیں سپٹو اجنٹ کے موافق ہوں چہارم بعض محققین نے عہد جدید کو ولگیٹ (یعنے لاطینی) ترجمہ کے موافق بنا دیا **چوتہا سبب** اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لیئے کی ہووے عام اس سے کہ تحریف کرنے والا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم بدعتیوں مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہیں دیا گیا ہے اور یکوہی ایسی حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ ملامت کا مستحق تہا سوا اسکے یہہ بہی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی اون لوگوں نے کی ہیں جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی ہیں تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹہہ جاوے انتہیٰ ملخصاً مخفی نہ ہے کہ ہارن صاحب نے ویرلوس ریڈنگ کے واقع ہونے کے سببوں کے ساتہہ بہت سی مثالیں بطور نمونے کے لکہی ہیں مگر ان سب کا بیان موجب تطویل سمجہہ کر یہاں چہوڑ دیا گیا ہے پر کتنی نمونے جو ہارن صاحب نے فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنے کی بابت ذکر کئے ہیں نقل کئے جاتے ہیں مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا

ذکر اوپر ہوچکا اور ورس ۱۰ باب متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے کہ وے ہم بستر ہون اور ورس ۲۰ مین لفظ اوسکا پہلوٹھا بعض نسخون مین قصداً چھوڑ دیے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتھیون مین بجائے بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہودا اسخریوطی مرچکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچھ لفظ چھوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدون نے بہی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے موئید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین یہہ لفظ سریانی اور فارسی اور عربی اور اتہیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکنیس کے مقابلہ مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسی کے دو صفتون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا پس اے ناظرین انصاف کرین اور دیکھین کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین ذہن و قیاس مین گذرتی ہین ہارن صاحب نے سب کا بیان کردیا اور ہر طرح کی مثالین ذکر کرکے یہہ بات ثبوت مین

پہنچائی اگر کتب مقدسہ مین سب صورتون سے تحریف واقع ہوئی پس
اس صورت مین کہ ہارن صاحب نے ایسا لکھا ہے کہ جس سے یہہ بات اظہر
من الشمس ثابت ہوئی کہ دینداروں اور بدعتیون نے قصداً تحریف
کی اور کاتبونکے وہم سے سہواً بہی وقوع مین آئی یعنی کبہی تو حاشیہ کی
عبارت متن مین داخل ہوگئی اور کبہی متن کی عبارت خارج کردی گئی
کبہی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجہکر کچہہ کا کچہہ بنا دیا اور کبہی عبارت
غیرفصیح کو فصیح کیا کبہی دینداروں نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور
کبہی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بہلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی رہی اگر پادری صاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے
ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کہکر کیون لوگونکو اپنے اوپر
ہنسواتے ہین ذرا تو دلین سوچین اور خدا کا خوف کرکے خیال کرین کہ
کونسی وجہہ اور کس دلیل سے دینداروں اور بدعتیون کی قصداً تحریف
اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین
داخل کرکے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہ ہوگی بہلا یہہ کیا انصاف
کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادری صاحب بہی نامنصف کوئی نہوگا اور جواب بہی

پادریصاحب ان ساری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہئے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہیں ہے کیونکہ اس صورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہتی ہے جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین کو مقصود دونونکا ایک ہی ہے قولہ اور کیا اسبات سے کہ آپنے اُن مصححین کے بیان اور گواہی پرکچہہ بہی توجہہ نہین کی الخ اقول ہیہہ تو پادریصاحب کے علماء مصححین کے بیان اور گواہی پرخوب توجہہ کی ہے اور ایک مدت سے انکی باتسے حظ اُٹہاتے ہین ہان ہم مجملاً تحریف کا ذکر کرتے ہے اور ان علماء نے انہین بہت سی چیزین نکالی ہین اور ایسی وجوہ کافی سے ثابت کیا ہے کہ کسی نہج پر تحریف کے وقوع مین شک و شبہ باقی نہین رہا جیسا کہ ابہی مذکور ہوا قولہ (دفعہ پنجم) اولاً محمدیون سے مباحثہ اسبات پر الخ اقول محمدی تو اُسی انجیل کی حقیقت کے قایل ہین جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تہی نہ اس مجموعہ عہد جدید کی جسکے بعض اجزاء کونسلی حکم سے کئی سو برس کے بعد الہامی ٹہرے چنانچہ اسکا حال مطاعن قومہ اجوں مین مفصلاً اور مشروحاً بیان ہوچکا ہے پس اسی تحریر کے محمدیون کے ساتہہ اس مجموعہ کے الہامی ہونے کی بابت مباحثہ کیون نہین ہے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ پادریصاحب اسکے جواب دینے میں عاجز رہے ہین اسیلئے اس بحث سے گریز کرتا ہین قولہ ثانیاً وسے مثلاً جبکہ آپ نے

انجیل کے الخ **اقول** الحمد للہ کہ پادری صاحب نے یہان ایک بات تو ایسی کہی ہے جو بہت کام آئیگی یعنی یہہ کہ جمہور کے قول کے آگے بعض کا قول مستند نہین ہو سکتا پر خدا پادری صاحب کو توفیق دیوے کہ کہین اپنے عادت کی موافق اس قول سے بہی پہر نجا دین اور اسکو یاد رکہین پر جسے پادری صاحب کا یہہ دعوے کہ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ جمہور علما کا مذہب نہین بلکہ بعض کا قول ہے سراسر خلاف واقع اور محض دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ مین نے جن لوگون کے اقوال سند کے طور پر بیان کئے ہین وہ دو چار نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر کا وہی مذہب ہے اب انکی تفصیل سنئے تفسیر ہنری اور اسکات وہ کتاب ہے جو ایک سو کئی علمار کی کتابون سے جمع کی گئی ہے اور وہ عیسائیون کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند سمجہی جاتی ہے چنانچہ لندن کی ترکت سوسیٹی نے بہی اسکو ایسا ہی سمجہکر چہپوایا اور جو قول کہ مین نے اپنے خط مین نقل کیا ہتا وہ اسی کتاب مین الگزینڈر کی تیمن یعنی الگزینڈر کے اصول ایمانیہ سے نقل کیا گیا ہے جو بنفسہ بڑی سند کی اور اعتبار کی کتاب ہے چنانچہ پادری وارن صاحب نے بہی کاکرن صاحب کے مقابلہ مین انجیل کی صحت و عدم صحت کی بابت اسی کتاب کا حوالہ

دیا ہے اور ہاسب بمرا درلیا فان ہیں۔ بہرتسے نت مہور عالم ہین سے
ہین اور اُنکی کتاب بہی بڑی معتبر سمجہی جاتی ہے جیساکہ ہارن اور داقس نے
لکہا ہے اور ڈاکٹر بنسن کی کتاب کا بہی یہی حال ہے چنانچہ ریس کی
سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین ڈاکٹر بنسن کے حال مین یون لکہا ہے کہ بنسن نے
جوکچہہ الہام کے باب مین بیان کیا ہے وہ بادی النظر مین آسان اور قرین
قیاس معلوم ہوتا ہے اور جانچنے پر بہی نہایت بے نظیر اور لاثانی سمجہا جاتا
اور سائیکلوپیڈیا بریتنیکا کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۴۷۴ مین الہام کے بیان مین
لکہا ہے کہ اسبات پر گفتگو ہے کہ آیا کتب مقدسہ کی ہربات اور ہر معاملہ الہامی
ہے یا نہین جیروم اور گروٹیس اور ارامس اور پیڈوکوپیس اور بہت
اور لوگ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کی سب باتین الہامی نہین ہین پہر اُسی
کتاب کی ۱۹ جلد کے صفحہ ۲۰ مین لکہا ہے کہ جو لوگ اسبات کے قایل ہوگئے ہین
کہ کتب مقدسہ کا ہر معاملہ و تمام گذارشات الہامی ہین وسے اپنے دعوی
کو آسانی نہین ثابت کر سکینگے پہر لکہا ہے کہ اگر از راہ تحقیق ہم سے استفسار کیا
جاوے کہ کونسی عہد جدید کے اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم جواب دینگے کہ
مسائل اور احکام اور پیشین گوئیان اصلی چیزین جو دین عیسوی کی اصل الاصول

ہین انسے الہام کا خیال علحدہ نہین ہو سکتا لارڈنر صاحب شکیئہ حواریون کی ہی
کافی ہی اور ریس کی سائیکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکہا ہے کہ لوگون نے کتب
مقدسہ کے بتاما الہامی ہونیکی نسبت گفتگو کی ہے اور وے کہتے ہین کہ آن کونو
یعنی مولفین کے افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہے
متی کے ۱۰ باب کے ۱۹ و ۲۰ درس اور مرقس کے ۱۳ باب کے ۱۱ درس اور
اعمال کے ۲۳ باب کے پہلے سے تا ۶ ورس کو باہم مقابلہ کرکے دیکہو نیز یہہ
بہی کہا گیا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے
جیسا کہ یروشلم کی کونسل کی آپس کی بحث اور پولوس کے پطرس کو الزام دینے
سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدماء مسیحین آن لوگون کو خطا سے
خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات اُنکے افعال پر روک ٹوک کی گئی
ہے (اعمال کے ۱۱ باب کے ۲ و ۳ درس اور اعمال کے ۲۱ باب کے ۲۰ سے
۲۴ درس تک) اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ پولوس مقدس جو اَور حواریون
سے اپنے تئین کمتر نہین سمجہتا (دوسرے کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۵ درس
اور ۱۲ باب کا ۱۱ درس) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا

تہا کا پہلا کرنتہیون کے ۱۵ باب کا ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ ورس اور ۲
کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۱۷ ورس ۴ اور ۱۲ ہم نہین پاتے ہین کہ حواری
لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تہے
کہ گویا وے خدا کی طرف سے بولتے ہین یہ لکہا ہے کہ میکالس نے اپنی
ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کے واسطے ضرور تہا
طرفین کے دلائل کو تول کر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا مناسب جانا
ہاموں کے لیئے تو الہام البتہ مفید ہے لیکن تاریخی کتابون کے واسطے
مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام سے بالکل قطع نظر کیجاوے تو کچہ نقصان
نہین بلکہ کچہ فائدہ ہی ہوگا اگر تاریخی معاملون مین حواریون کی گواہی
دفتر آدم انسانون کی سی گواہی مانی جاوے جیسا حضرت عیسی نے
بہی ورس ۲۷ ۱۵ باب یوحنا مین خود کہا ہے تم بہی میرے گواہ ہوگے اسلیئے
کہ تم میرے ساتہہ شروع سے ہتے تو بہی کچہ نقصان نہین اور کوئی شخص منکر
کے مقابلہ مین دین عیسوی کے صداقت کی بابت کسی مسئلہ کو اولاً فرض و تسلیم
کر کے گفتگو نہین کریگا بلکہ مسیح کی موت اور جی اوتہنے اور معجزات کی صداقت
کی دلیلون کی بناء انجیل نویسون کے اعتبار پر رکہیگا یہہ سمجہکر کہ گویا وے

موزوں ہیں اور وہ لوگ جو اپنے ایمان کی بنا تو جانچیں اتنا لازم ہے کہ
انجیل نویسوں کی گواہی انسانوں کی سی سمجھیں کیونکہ انجیل کی گذارشات
کو الہامی قرار دیکر سچا ٹھہرانے میں دور لازم آتا ہے اسیلئے کہ انجیلیں
بلکہ مضامین الہامی ٹھہرائی گئی ہیں پس حالات مذکورہ بالا میں
بجز اسکے اور کچھ چارہ نہیں کہ انجیل نویسوں کی گواہی اور آدمیوں کی سی
گواہی سمجھی جاوے اور تمام تاریخی معاملوں میں حواریوں کو ایسا سمجھنے سے
دین عیسوی میں کچھ نقص و قباحت لازم نہ آویگی اور ہم کہیں صراحتہً لکھا نہیں
پاتے کہ عام معاملے جنہیں حواریوں نے اپنے تجربہ سے اور لوقا نے اپنی تحقیق
سے دریافت کیا الہامی ہو دیں بلکہ اگر ہمکو اس خیال کرنے کی اجازت
حاصل ہووے کہ بعض انجیل نویسوں نے کچھ کچھ غلطی کی اور پیچھے سے یوحنا
نے اسکو درست کیا تو انجیل کی تطبیق کے لئے بڑا فائدہ حاصل ہوگا مسٹر
لڈل صاحب کی راے اپنے رسالہ الہام کے دوسری فصل میں میکالس
کی راے کے ساتھ متفق ہے عہد جدید کی اُن کتابوں کے الہامی ہونے
کی نسبت جنکو حواریوں کے شاگردوں نے لکھا یعنی انجیل مرقس
اور لوقا اور اعمال حواریین میکالس تامل کرتا ہے انہیں ملخصاً بس اب

پادریصاحب بنظر انصاف دیکھین کہ یہہ لوگ بعض ہین یا ایک جم غفیر
کا ہی مذہب ہے قطع نظر اسکے اگر پادریصاحب ہارن صاحب ہی کے
قول کو جمہور کا مذہب سمجھتے ہین تو ہم اسپر ہی راضی ہین اُنہین کے
قول پر فیصلہ سہی پادریصاحب مہربانی کرکے بگوش دل سنین
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ
بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہین تو کہتے ہین کہ وے کتابین الہام سے
نہین لکھی گئی تہین اور اس بات کو اگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت
ایسی چیزونکا ذکر ہے جنکا بیان وہان نہین اور حوالا اونکے بیان کا اور
پیغمبرون کی کتابون کیطرف ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرونکا بہی مذکور
ہوا ہے اور وے کتابین اس قانون مین جسکو کلیسہ خدا واجب
التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا سوا اسکے نہین بتلا سکتا کہ تحریر
یعنے اگستائن
پیغمبرون کی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزین سند مذہب کی الہام
کرتا تہا دو طرح تہی ایک مثل مورخون دیانت دار کے (یعنے بغیر الہام کے) دو
الہام سے اور انکے دونون قسم کے مکتوبات مین ایسا فرق تہا کہ اول

انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہوئے تھے اور دل سے ہمارے علم
کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند مقصود تھی
پہر اُسی جلد کے صفحہ ۳۴ مین جنگنامہ کے گم ہو جانے کے بیان مین جسکا ذکر
ورس ۱۴ باب ۲۱ کتاب گنتی مین ہے یون لکھتا ہے کہ یہہ کتاب جسکا گم ہونا
مظنون ہے موافق رائے بڑے محقق ڈاکٹر لائٹ فٹ کے وہی تھی جسکو موسے
نے بعد شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع
کے لکھا تھا پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا
اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین اور
اسطرح سے وہ الہامی نہ تھی اور نہ جز کتاب قانونی کا سچ اُسی جلد کے صفحہ
۲۴۸ مین حاشیہ پر یون لکھا ہے کہ جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام
ہین ہماری یہہ مراد نہین ہے کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکھوایا ہے یا ہر چیز
جو اُسمین ہے کلام خدا ہے بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام
کے بیان اور اُن تاریخی حصوں مین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول
و احکام کے برخلاف ہے نتیجہ دکہایا گیا ہے تفریق کرنا چاہیئے پہلا تو پاک اور
کلام خدا ہے اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اُسمین بعض کلام نیک آمیز اور

اور بعض شریر کا اور بعض کلام شیطان کا ہے اور اسی سبب سے اسکو
کلام خدا نہیں کہہ سکتے انتہی ملخصاً اور یہہ اُسی جلد کے ضمیمہ اول مین یون لکہتا ہے
کہ جب یہہ کہا جاوے کہ کتب مقدسہ خدا کی طرف سے وحی کی گئی ہین تو ہم یہہ
نسمجہین کہ خدا نے ہر لفظ یا ساری عبارت بتلائی ہے بلکہ اختلاف محاورہ
اور مختلف طرز بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن مصنفونکو اجازت ہی کہ
اپنے اپنے مزاج اور سمجہہ اور عادت کے موافق لکہین اور علم الہام اُسی طرح
اور قاعدہ پر جیسا اَسی علوم کام مین آیا کرتے ہین کام مین آیا اور یہہ
خیال کیا جاوے کہ ہر ایک معاملہ مین جو وہ بیان کرتے تہے یا ہر ایک حکم مین جو وہ
دیتے تہے اُنکو الہام ہوتا تہا انتہی ملخصاً پہر لکہتا ہے کہ عہد عتیق کی تاریخی کتابون
کے مصنفونکو کبہی کبہی تو الہام ہونا متحقق ہے پہر یون لکہتا ہے کہ اُنہین سے
بعض کتابین پیچہے سے اُن پاک ملفوظات سے جنکے مصنف پیغمبر یا سیر لوگ تہے
اور اُن دفتر کے کاغذات یا اور سچے ملفوظون سے جمع کی گئین جو غیر الہامی
لوگون کی تصنیف تہی انتہی اب منصف مزاج لوگ ذرا انصاف کرین اور دیکہین
کہ ہارن صاحب جیسکے اوپر پادری صاحب کو بڑا بہروسا تہا اور جیسکے اوپر
پادری صاحب بہت پہولتے تہے کیا کہتا ہے رسالہ الہام کے مصنف نے کیا

بجا لکہا ہے جسپر پادریصاحب اتنا کہدیتے تہے اب دیکہین کہ پادریصاحب
اور مصنف رسالہ کے کلام مین کیا فرق ہے کیا پادریصاحب کے اقوال سے
یہہ بات بخوبی تمام ثابت نہین ہوتی ہے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید بالیقین خدا کا کلام
نہین ہے بلکہ اسمین کلام غیر الہامی بہی شامل ہے پس اب اگر پادریصاحب
اسکے برخلاف دو چار آدمیون کی سند بہی ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے نکال لاوین تو
اس جم غفیر کے مقابلہ مین ہرگز قابل اعتبار نہین **قولہ** پہر آپ کہتے ہین
کہ انجیل عبرانی مین لکہی گئی الخ **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب مطلب بہی
خوب سمجہتے ہین افسوس کہ عبارت اردو بہی انکے فہم مین نہین آتی اے
صاحبو مین نے تو یہہ لکہا تہا کہ اگر آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ
ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن پہر وہ انجیل جسکا ذکر کلام اللہ
مین آتا ہے کیا ہو گئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے
مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کوئی کتاب آپ نہین لکہوائی
اور وہ جو ڈیبی لکہتا ہے کہ لوگونکی یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسی کے وعظ اور
مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا کرتے تہے لہذا ہوا یون کہ وقت مین بہت سے ملفوظات

پاسے جاتے ہیں یا جو لیکلارک اور گریسبا اور سمیکلین بیسنگ اور تیمبرا ور اکہورن اور
مارش کہتے ہیں کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی ہیں سو یہہ
سب بہی لینگے کا نہ علما کے نزدیک یقینی بات ہے کہ مفقود ہیں بس اب بموافق
قول آپ ہی کے علمار کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہیں گئی اور اگر لکہی بہی
گئی ہو تو مفقود ہے رہیں یہہ کتابیں کہ جنکا آپنے انجیل نام رکہا ہے اور جو
حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنوں کے بعد لکہی گئی ہیں الخ پس
دیکہیے کہاں میری گفتگو کہاں پادری صاحب کا جواب اسمین اور اسمین زمین
آسمان کا فرق ہے قولہ رابعاً پہر اسی جگہہ آپ لکہتے ہیں کہ موافق آپکے
کے علمار کے الخ اقول اب حضرات ناظرین ذرا بچشم انصاف ملاحظہ فرمائیں
کہ عبارت مرقومہ بالا سے بجز اسکے اور کونسی صورت نکلتی ہے کہ یا تو انجیل
لکہی نہیں گئی اگر کچہہ لکہی بہی گئی ہوگی تو مفقود ہے کیونکہ نہ تو حضرت عیسے کا
کچہہ لکہنا لکہوانا ثابت ہے اور نہ اُن ملفوظوں کا جنکا ذکر عیسی کرتا ہے اور نہ
اوس عبرانی نسخہ کا جسکا میکائلس وغیرہ نے ذکر کیا ہے وجود ثابت ہے
لیکن آپکا نمین پادری صاحب کی السی سخن فہمی کو ہم کیا کہیں رہا قول انکا
کہ انجیل کی بابت بعض علماء کا یہہ گمان ہے الخ سو اس مقام پر

یا تو براہ مغالطہ دہی ایسا لکھتے ہین اور اخفار حق کرتے ہین یا صحیح تاریخ انکو معلوم نہین ہے کیونکہ متی کی انجیل کا عبرانی زبان مین لکھا جانا جمہور متقدمین کے نزدیک ثابت ہے اور بہتیرے متاخرین کا بھی یہی مذہب ہے کچھہ بعض علما کا یہہ گمان نہین ہے جیسا پادری صاحب لکھتے ہین اب ذرا گوش دل پادری صاحب متوجہہ ہوکر سنین ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے انجیل یونانی مین لکھی تھی اسلیئے کہ یوسبیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکھی ہے نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین پائی تھی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سیری اکے کتب خانہ مین رکھی تھی کہ وہانسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا ٹھیک نہین معلوم یہان تک قول ریو کا ہے اور تفسیر ہورنے اوفکا اسکات مین ہے کہ سبب مفقود ہوجانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ فرقہ ابیونیہ نے جو منکر الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشالم کے نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودیون نے جو نئے عیسائی ہوئے تہے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور فرقہ ابیونیہ نے بہت سے

فقرے اوسکے نکال ڈالے ہتے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ
کاریئیس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی ہے اور کلیات لارڈ نر کی
دوسری جلد کے ۱۰ صفحہ مین یون لکھا ہے کہ پی پیس لکھتا ہے کہ متی نے انجیل
عبری مین لکھی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۱
مین یون مرقوم ہے کہ اریپوس لکھتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیئے اونکی
زبان مین انجیل لکھی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے
ہتے پہر صفحہ ۷۱ مین یون مسطور ہے کہ یوسی بیس کہتا ہے کہ پین ٹی نس
جب انڈیا (یعنے حبش) مین آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی
کا پایا جو وہان کے لوگونکو برتولما حواری سے پہنچا ہتا اور اوسوقت سے اونکے
پاس محفوظ ہتا اور جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ
مین لایا اور لارڈ نر بعد نقل کے قول یوسی بیس کی تضعیف کرتا ہے اور صفحہ ۷۴
مین لکھتا ہے کہ ارجن سے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کیا ہے
کہ متی نے انجیل یہودی ایماندار ونکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ روایت ہے کہ
متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ متی نے لکھا عبریون کے لیئے جو
منتظر اوسکے ہتے جو ہونے والا ہتا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر جلد ۴ کے

صفحہ ۹۵ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس لکہتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ اور
جب ارادہ جانے کا اور قومونکی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکہکر
دیدے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین قول انحانی سبش یون نقل کرتا ہے کہ متی نے
اپنی انجیل عبری مین یروشالم مین لکہی تہی اور یعقوب خدا وندکے بہائی نے اوسکا
ترجمہ کیا (یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۱۶۴ مین لکہتا ہے کہ سرل کہتا ہے کہ متی نے
انجیل عبری مین لکہی اور صفحہ ۱۶۰ مین لکہتا ہے کہ ابی فانیس لکہتا ہے کہ متی نے
وعظ کیا اور لکہی انجیل عبری مین پہر لکہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبری مین لکہا اور وہی
صرف لکہنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۹۴ ہم
مین لکہتا ہے کہ جیروم لکہتا ہے کہ متی نے یہودیہ مین ایماندار یہودیونکے لیئے انجیل عبرانی مین
لکہی اور سوا یہ امر کا ساتھ سچ انجیل کے نہین ملا یا اور صفحہ ۴۴۱ مین لکہتا ہے
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین یہودی
ایمانداروں کے لیئے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہہ بات کہ
اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے
تحقیق نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سیزیا مین جسکو پمفلس شہید نے بڑی
جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون کے

جو بڑیا صلح سریا مین ستے تھے اور اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے تھے ایک نقل
لی اور صفحہ ۱۰۵ مین لکھتا ہے کہ اگستائن لکھتا ہے کہ ان چارون مین سے متی کو
صرف کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری مین لکھی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ ۵۳۸
مین لکھتا ہے کہ کریز استم لکھتا ہے کہ کہا گیا ہے کہ متی نے بدرخواست یہود
ایمانداروں کے اپنی انجیل عبری مین لکھی یہہ جلد پانچوین کے صفحہ ۱۳۱ مین لکھتا
کہ ایسی دود لکھتا ہے کہ ان چارون سے متی نے صرف عبرانی مین لکھی اور باقیون
نے یونانی مین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈمینٹ مین ہے پچھلے زمانہ مین بڑا
اختلاف تھا کہ کس زبان مین یہہ انجیل لکھی گئی اور بہت قدما صراحۃ کہتے ہین
کہ متی نے انجیل اپنی عبری زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی
جاتی تھی لکھی ہے اور اس قسم مین قول متفق علیہ قدما کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل
عبری زبان مین تھی) قول فیصل گنا جاوے اور ہارنصاحب جلد چوتھی اپنی تفسیر مین
نام اون شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکھے ہین

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
بلیمس	کرڈیٹس	کسابن	بشپ والٹن	بشپ ٹاملائن	ڈاکٹر کیو	[illegible]

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ڈ	ل بارڈو	اڈون	کیمن بل	ڈی کلارک	سیاہمیر	پری مینٹ

دوپن کامٹ میکالس اڈمی ٹیس ارچن سٹرل اڈ آئیس گریزیا

۱۱

جو قوم اور علمار متقدمین اور متاخرین کے نزدیک مختار قول پی پیس کا ہے کہہ
انجیل عبری مین لکہی گئی تہی انتہی ادسایکلوپیڈیا برتینیکا کی ۱۰ جلد مین لکہا ہے "
کہ عہد جدید کی سب کتابین یونانی مین لکہی گئین الا انجیل متی اور نامہ ابرانیان
جنکا عبرانی زبان مین لکہا جانا بدلایل متیقن ہے پس ان علمار کثیر کے مقابلہ مین
اگرچند علمار پروٹسٹنٹ کے قول سے استدلال کیا بہی جاوے تو ہرگز اہل دانش
کے نزدیک قابل اعتبار نہین قولہ اور کیا آپ کو لی خا نہین آیا الخ اقول
ہارن صاحب نے تو صریح یہی لکہا ہے کہ متی کی انجیل متی ہی نے لکہی اور علی ہذا القیاس
ہر صحیفہ کے حال مین ایسا ہی کچہہ بیان کیا ہے یعنی جس شخص کی طرف اسکی نسبت
کیجاتی ہے اسی کی تصنیف ہے سو اس بیان کو ہمارے اعتراض سے کیا علاقہ ہم تو
یہہ کہتے ہین کہ مجموعہ عہد جدید کا بعینہ وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسے کو دی
گئی تہی اور جسکا ذکر کلام الله مین آیا ہے ہان اگر پادری یہہ بات ثابت کرتا کہ
یہی مجموعہ عہد جدید کا حضرت عیسیٰ کو وحی کیا گیا تہا اور حضرت عیسیٰ نے اسکو
لکہوا یا ہے تو البتہ ہمارے اعتراض سے کچہہ علاقہ ہوتا حال آنکہ ایسا نہین ہے
اور جو دیباچہ تفسیر بائبل ہی اسبات کے مقر ہین کہ مسیح نے خود اپنے ہاتہہ سے انجیل نہین
لکہی اور نہ انکا یہہ دعوی کہ اپنے حواریون کے ہاتہہ سے الہام کی راہ سے لکہوائی

سو یہہ دعوی بلا دلیل ہے بہلا یادر کہنا ایک جگہہ تو بتلادین جہان حضرت عیسےٰ نے حواریونکو لکہنے
کے واسطے حکم کیا ہو بلکہ بخلاف اسکے متی نے اُن یہودیون کے لیئے جو نئے مسیحی
ہوئے تہے اپنی انجیل کو لکہا لوقا نے اپنی تحقیق کے موافق تہیوفلس کے لیئے اور
علی ہذا القیاس ہر جز و عہد جدید کسی خاص وجہہ سے لکہا گیا ہے مثلاً یوحنا نے
سرنتہس اور ابیون کے جواب مین اپنی انجیل بنائی علاوہ برین یہہ سابقے
معاملات تاریخی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے گذارشات مین الہام کی
حاجت نہین جیسا پاسو یرا ور لیافان اور میکالس وغیرہ علماء کے اقوال سے
بخوبی تمام ثابت ہو چکا ہے قولہ پہر آپ کہتے ہین چونکہ فرضی انجیلین بہت سی
تہین الخ اقول الحمد اکبر یادری صاحب کی سمجہہ بہی بہت ہی خوب ہے آپ ہی
اعتراض کرتے ہین اور آپ ہی اسبابات کو تسلیم بہی کرتے ہین کہ فرضی انجیلین
بہت سی تہین ہمنے فرض کیا کہ ایک گروہ نے اُنکو نہین مانا بلکہ صرف انہین
چار انجیلونکو مانا ہے تو بہلا اس سے ہماری اس تقریر پر کیا اعتراض
پڑتا ہے قولہ جناب نے اخیر خط کے مرحلہ دوم مین ایسا لکہا ہے الخ اقول
سبحان اللہ پادری صاحب نے وہان تو دہوکا دیا ہی تہا لیکن یہان بہی اُنہو نے
اِن اتنا ہی فرق ہوا تہا کہ وہان صرف الفاظ کی تقدیم و تاخیر کا اقبال

کیا تہا اور بیان تبدیل اعراب اور حروف و الفاظ کا اقرار کیا لیکن شاید یہہ
بات کہنے سے کہ ورس کے ورس پلٹ گئے اور ورس کے ورس خارج ہوگئے
اور ورس کے ورس داخل ہوگئے پادریصاحب کو شرم آئی **قولہ**
مین نے تو اس مقام مین کسی بات سے اُس اختلاف قرارت کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرات مین واقع ہے اشارہ بہی نہین کیا بلکہ ۸۸ صفحہ
سے ۹۰ صفحہ تک تفصیلاً شیعہ لوگونکی وہ بات ذکر کی ہے جو کہتے ہین کہ
عثمان نے الخ **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب بڑے سچے ہین مین پوچہتا ہون
کہ ۹۰ صفحہ مین جو پہلی حدیث لکہی ہے اور اسمین بجز اختلاف قرات کے اور
کچہ مذکور نہین سو اسکے ذکر سے کیا مقصود ہے پس پادریصاحب کا بالکل انکار
کرنا کہ مین نے اختلاف قرارت کو ذکر نہین کیا صریح جہوٹ بولنا ہے اور جو کچہ کہ
پادری صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نسبت اعتراض کرتے ہین سو کئی
چند وجوہ سے قابل التفات نہین اولاً یہہ کہ پادریصاحب اسی خط مین لکہتے
ہین کہ بعض کا قول جمہور کے مقابلہ مین سند نہین تو اُس صورت مین اگر
کوئی شخص اہل سنت مین سے بہی ایسی بات کا قایل ہوتا تو اسکا قول
بہی جمہور کے مقابلہ مین معتبر نہوتا چہ جاینکہ دوسرے فرقہ کے بعض لوگونکا

قول جنکی خود اُسی فرقہ کے علماء معتبر اور محققین تکذیب کرتے ہین ثانیاً یہ
کہ پادری صاحب نے بموجب اپنے قاعدہ کے ہمیشہ توجہ نہ لیا کہ اُن لوگون کا قول
ہمارا معتقد علیہ ہی یا نہین ثالثاً یہ کہ یہہ وہی پرانا اعتراض ہے جسکا جواب جناب
استفسار اور مصنف ازالۃ الاوہام بخوبی تمام دے چکے ہین مگر پادری صاحب نے
جوانمردی سے اُسی اعتراض کو پھر پیش کر دیا ہے حالانکہ آج تک اُسکا جواب الجواب
نہین دے سکے بہر حال کم فہم عوامون کو مغالطہ مین ڈالنے کے لیئے بار بار وہی باتین پیش
کیئے جاتے ہین اب بنظر وجوہ مذکورہ بالا اگرچہ جواب دینے کی کچھ حاجت
نہتی لیکن ناواقف مسلمانون کے فائدہ کے واسطے یہان پر دونون طرح
کے جواب یعنی الزامی اور تحقیقی لکھے جاتے ہین جواب الزامی موشیم اپنی تاریخ
کی جلد اول کے صفحہ ۰ مین لکھتا ہے کہ فرقہ ابیونیہ جو اول صدی مین تھا یہہ
عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت عیسیٰ صرف ایک آدمی تہے اور حضرت مریم اور یوسف
نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوئے اور اطاعت شریعت موسوی کی صرف
یہودیون ہی پر نہین بلکہ اور لوگون پر بھی واجب ہے اور اسکے احکامون پر
عمل کرنا نجات کے لیئے ضرور ہے اور جو لوگ اوس پر عمل کرنے کو ضروری
نہین کہتا تہا اور بڑے زور سے انکا مقابلہ کرتا تہا سو اُسکو بہت برا کہتے تھے

اور اسکی تحریرون کی نسبت بڑی بے ادبی سے پیش آتے تھے انتہی لارڈنر
اپنی کتاب الاسناد کے ۲ جلد کے صفحہ ۳۰۳ میں قول آوگسٹین کا یون نقل کرتا
ہے فرقہ ابیونیہ کے دونون گروہ کے لوگ پولوس کے نامجات کو رد کرتے اور پولوس
کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے اور قول تھیوڈورٹ کا اسی صفحہ مین یون
نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا اور اوسکو مرتد بتلاتا تھا انتہی
بل صاحب اپنی کتاب مین اس فرقہ کے بیان مین یون لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق
کی ساری مقدس کتابون مین سے صرف توریت ہی کو مانتا اور داؤد اور
سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تھا اور عہد جدید
سے انکے پاس صرف انجیل متی کی تھی اور اسمین بھی بہت جا انہون نے تحریف
کی تھی اور دونون باب اول کے خارج کر دئے تھے اور پھر بل صاحب مارسیونی فرقہ کے
بیان مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق
کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین اور پھر
لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسیٰ ع بعد مرنے کے جہنم مین اوترے اور وہان
سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ وے عیسیٰ ع کے

سامہنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تھی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور تمام نیکون کی روحون کو دوزخ مین رہنے دیا کیونکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا کہ خالق جہان کا وہی خدا نہین جسنے حضرت عیسی کو بہیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابونکو الہامی نہ مانتا تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دو باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے نامجات سے دس نامے مانتا تہا لیکن انمین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر آٹہوین جلد کے صفحہ ۴۸۹ مین لکہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سب گناہون اور برائیون کا خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین اسلیئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسیکے مخالف ہین اور کہتے ہیے کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہانکے پیدا کرنے اور ساول کو بادشاہ کرنے سے پچہتایا پہر صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی کے حالمین لکہتا ہے یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی اون کتابونسے

جسکو وہ مانتا تہا اون سب رسولون کو جنہین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا
یا اوئنہین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا یا اوئنہین حضرت عیسی کے آنے کی
پیشین گوئی ہتی یا اوئنہین باپ کو دنیا کا خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے
اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے ہین کہ یہودیونکا خدا اور رب اور عیسی کا
باپ اور اور عیسی امین ہے کے مثانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا اور اوسکی
جلدمین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے ابلوخیلا کے
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان کتابون
کو بہی ناقص و ربتدیل کی تہوی اور اونکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامہ
اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی مانتا تہا اور نامون سے پولوس کے نامجات کو
اور ان دونون قسمونسے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا
پہر لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مانی کینز کے بیان حال مین قول آگستائن کا
یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور
عبرانی پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانون
کا اور عہد جدید کی مقدس کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا اونمین قایل ہے
اور جو اوسکے پسند آتا ہے لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابونکو

اون پر ترجیح دیتے لکہتا ہے کہ یہ کتابین بائبل کی صحیح ہین پر لکہا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانیکیز کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد
عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہ عقیدہ لکہا ہوا ہے
کہ شیطان نے یہودیون کے پیغمبرون کو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور یہود
کے پیغمبرون سے بولا ہے اور دوسرے باب یوحنا کو سند کرتے ہین کہ مسیح علیہ السلام
ان سب کو چور اور قزاق کہا ہے اور اعمال حواریین کو خارج کر دیا تہا اور فاسٹس
کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہئے کہ سب اون چیزون کو مانو جو اوسمین
لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزونکو جو اوسمین لکہی
ہین یقین کرتے ہو یا کہ اون پیشین گوئیونکے جو اوس بادشاہ یہود کے حق مین
نہین جسکو تم مسیح کہتے ہو اور سوا بعض اخلاقی نصیحتون کے تم اوسکی کچہہ زیادہ قدر
نہین کرتے بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس کیون مین عہد
جدید کے ساتھہ ایسا ہی نکرون کہ جو میری نجات کے لئے مفید اور درست ہے اوسے
مانون اور اون چیزون سے انکار کرون جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے
اوسمین الحاق کر دی ہین اور اوسکی خوبصورتی اور بہتری کو بدشکل اور خراب کر دیا
کیونکہ یہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک شخص نے

نام کفن کش کہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ مبادا اوسکو اون حالات سے جو کتاب مین تحریر ہین
سمجھکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقون کے نام لگا دیئے ہین اور اوسنے عیسے کے نام
وبڑی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیان اور تضاد ہے شامل
یا یہہ حضرت عیسے کے مریدون کے ساتھہ جو باہم متفق اور یکدل تھے برائی کرنی نہین چاہئے
اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ عقل اور رواج کے ثابت کرکے
ون چیزونکو جو ایمان مین مفید اور مسیح اور اونکے باپ خدا بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول
رین اور اون چیزونکو جو مفید اور قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق
ین بعض چیزونکو سیکھا یا اور اورونکو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت عیسیٰ نے انجیل
ن وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد کرین اور کسلیئے ہم روح القدس کی دی
ہد جدید مین وہی نکرین جو ہمنے مسیح و سیکے عہد عتیق مین کیا خصوصًا اوس حالمین جیسا کہ
ہا گیا کہ اوسے نہ عیسیٰ نے لکہا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے صرف بیشین گوئیان اور
تین اخلاق کی لیئے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو ہمارا اسمین
یا مباحث ہے کہ ہم ہی عہد جدید سے صرف وہی چیزین لین جو ابن کی عزت کے قابل ہین اور اونکو جو اوسنے یا
یاریون سے لیا ہے اونکو خارج کرین اونکو جو حواریون نے جہالت سے کہین یا جہوٹ اور حیلہ سازی سے اونکی طرف منسوب
دین انتہی اور فرقہ رومن کاتہلک جو باتفاق علماے پروٹسٹنٹ کے ہی سنہ ۱۵۰۰ء مین زیادہ سے زیادہ بہت ملکون مین پہیلا ہوا تہا

اور اب بھی پروٹسٹنٹ کے سواے فرقون سے جنکا حصہ زیادہ ہی ایسی مجموعہ
بیبل مین نو دس کتابین آوٗر الہامی ٹھہراکے داخل کرتا ہی اور عشاء ربانی
مین حضرت عیسیٰ کی حضوریکا قایل ہے اور اُسکو سجدہ کرنا فرض جانتا ہے
پس پادری صاحب جو بعض فرقہ کے قول کو دلیل گردانتے ہین اور ہمارے
مقابلہ مین پیش کرتے ہین ذرا بچشم انصاف اپنے فرقون کے حالات پر نظر
کرین کہ کیسا عقیدہ رکھتے ہین اور لارڈنر کی کتاب الاسناد کی جلد پانچوین
کے صفحہ ۲۴ مین مرقوم ہے کہ جب قسطنطنیہ مین مسالہ حاکم تھا پاک انجیلین
مصنفون کی جہالت کے سبب سے بحکم بادشاہ اناسطیشوس بری ٹھہرائی
گئین اور اُنکی پہر کر تصحیح ہوئی اور ریس کے سائیکلوپیڈیا کی جلد ۴ مین بیبل کے
بیان مین لکہا ہے کہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکہتا ہے کہ قریب تمام نسخ موجودہ عہد عتیق کے
ہین سنہ ایکہزار اور چودہ سو ستاون کے لکھے گئے ہین اور اسی سے اُسنے الک
یہہ بات کہتا ہے کہ تمام نسخے جو ساتوین صدی یا اٹہوین صدی کے لکھے ہوئے تھے
ردیون کی کونسل کے حکم سے سبب اسکے کہ وہ نسخے اُن نسخون سے جنکو وہ
ہر سمجھتے تھے بہت مخالفت رکھتے تھے نیست و نابود کیئے گئے اور بشپ والتن
ناآکی و تحقیق یہہ کہتا ہے کہ قریب سو برس کے نسخے کمیاب ہین اور ہمات ...

اہتہ سوبرس کا نسخہ نوبت ہی ہا ب ہے ! رلفعاحب جلد دوسری کے صفحہ
دو مین لکہتاہے کہ اکہارن ان علماء جرمنی مین سے ہی جو حضرت موسی کو اکم
الہام کے قائل ہین اور صفحہ دو مین لکہتا ہے کہ مثلا اور ڈ اہتہ اور روزن ملر
اور ڈاکٹر جدیس سبات کے قائل ہین کہ موسی کو الہام نہ ہتا بلکہ اسنے
اپنی پانچون کتابین اسوقت کی مشہور روایتون سے جمع کی ہین اوریہی را
ایسے علماء جرمنی مین بہت ہی پہیل ہوئی ہی اور مستر کارن نے رسالہ ۴۰ مین لکہا ہے
کہ اسٹاہلن جرمنی کہتاہے کہ اشعیا کے ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک اشعیا کی تصنیف
نہین ہوسکتے اب یا در لفعاحب نے گریبان مین منہ ڈالکے دیکہین
انکے فرقہ کتب مقدسہ اور پولوس مقدس کی نسبت کیا کچہہ اعتقاد رکہتے
ہین اور اپنے مصحیحین مین سے ڈاکٹر کنی کاٹ کو جسکی گواہی پر یادرلفعاحب
بہت اچہلتے تہے ملاحظہ کرین کہ وہ کتب مقدسہ کے نسبت دنا لود کرنے کے باب مین
کیا لکہتا ہے اور لارڈنر کی اور سوا اینکے طرف جو اسنے انجیل کی نسبت نقل کی ہے توجہ
کرین جواب تحقیقی مخفی نرہے کہ جو یادرلفعاحب نے بدلیل اقوال بعض علماء شیعی قرآن
شریف کی تحریف و تبدیل کا دعوی کیاہے سراسر بے بنیاد او محض لغو ہے کیونکہ
یادرلفعاحب فرقے کے بعض آدمیونکے قول سے دلیل لاتے ہین اوسی فرقے

کے علماء معتبر اور محققین اور مجتہدین اور بڑے بڑے فاضل اسبات سے
صاف انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص قرآن شریف کی تحریف کے
قائل ہونے کی بابت ہم لوگون کو متہم کرتاہے بالکل جھوٹا ہے اور ہم ہرگز اسبات
کے قائل نہین ہین چنانچہ شیخ صدوق ابوجعفر محمد ابن علی بابویہ قمی جو اس
فرقہ کا بڑا عالم ہے رسالہ اعتقادات مین یون لکہاہے اعتقادنا ان القرآن

ان القرآن الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی

الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر

وعندنا والضحیٰ والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ و

ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فهو کاذب الخ یعنی قرآن کے بابت
مین ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہاد
ہے جو بین الدفتین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہ مین پایا جاتا
اس سے زیادہ نہین اور اسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایک سو چودہ ہین
اور ہمارے نزدیک والضحیٰ اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل اور لایلاف
ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف اسبات کی نسبت کرے کہ ہم کہتے
ہین کہ قرآن اس سے زیادہ ہے پس وہ جھوٹا ہے فقط اور سید مرتضی جو بہت

بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا یہ کہتا ہے ان العلم بصحة القرآن كالعلم بالبلدان و
الحوادث الكبار والوقائع العظام المشهورة واشعار العرب المسطورة فان
العناية اشتدت والدواعي توفرت على نقله وبلغت الى حدلم تبلغ اليه فيما
ذكرناه لان القرآن معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية والاحكام الدينية و
علماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وعنايته الغاية حتى عرفوا كل شئ فيه من
اعرابه وقراءته وحروفه واياته فكيف يجوز ان يكون مغيرًا ومنقوصًا مع العناية
الصادقة والضبط الشديد یعنی البتہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہروں
اور بڑے بڑے حادثوں اور واقعوں اور عرب کے لکھے ہوئے شعروں کا علم
کیونکہ قرآن کی نقل کرنے میں بڑی کوشش کی گئی اور بہت سے سبب مجتمع ہوئے
تھے اور وے اسباب قرآن کے مقدمہ میں اس حد تک پہنچے تھے جس حد تک
اشیاء مذکورہ میں نہیں پہنچے اسلئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
اور دینی حکموں کی اصل ہے اور اسلام کے عالم اسکی محافظت اور نگہداشت
میں نہایت کے درجہ کو پہنچے ہیں یہاں تک کہ جو کچھ قرآن میں از قسم حرکات
اور حروف اور آیات کے ہے انہوں نے اسکو معلوم کر رکھا ہے پس باوجود ایسی
سچی محافظت اور بڑی نگہداشت کے کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسمیں تغیر یا نقصان

ہوگیا ہو علی ہذا القیاس ابو علی طبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان جو اعظم مفسرین
شیعہ میں سے ہوا اور اسکی تفسیر عام علماء شیعہ کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی
سید مرتضی سے یون نقل کرتا ہے کہ ان القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان مرتباً علی ما ہو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ ختموہ علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عدۃ ختمات
ومن خالف فی ذالک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب الی
قوم نقلوا اخباراً ضعیفۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ یعنی قرآن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسی ترتیب پر تہا جس ترتیب پر اب موجود ہے
اور بلاشک یہی قرآن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھا جاتا اور انکے حضور
تلاوت کیا جاتا تہا اور اصحابون نے بارہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسکو
ختم کیا اور امامیہ مین سے جو شخص اسکے خلاف کہے اسکی مخالفت اعتبار کے قابل
نہین ہے اسلیئے کہ یہہ مخالفت ان لوگون کی طرف نسبت کیجاتی ہے جنہون نے بعضی
ضعیف خبرین نقل کی ہین کہ اونکی جہت سے علم قطعی سے پہر نہین سکتے اسی
طرح قاضی نور اللہ شوستری کہ وہ بہی اعظم علماء امامیہ سے ہے اپنی کتاب مصائب
النواصب مین لکہتا ہے ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التغیر فی القرآن

لیس کما قال به جمهور الامامیة انما قال به شرذمة قلیلة منهم لا اعتداد
فیما بینهم یعنی قرآن مین تغیر واقع ہونے کا اعتقاد جو گروہ امامیہ کیطرف
نسبت کیا گیا ہے اس قسم سے نہین ہے جسکے جمہور امامیہ قائل ہون بلکہ صرف
تہوڑے سے لوگ ہین جنکے قول کا کچہہ اعتبار نہین ایسا ہی محمد بن الحسن حر عاملی
نے جو فرقہ شیعہ مین بڑا محدث گذرا ہے اپنے ایک رسالہ مین جو اپنے بعض ہمعصرون
معاصرین کی رد مین لکہا ہے یون کہاہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ
و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت شہرت و اعلی درجہ تواتر بودہ
و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع
مولف بودہ انتہی ملخصاً یعنی جسنے حدیثون اور تاریخون کو خوب دیکہا ہے
وہ اسبات کو بالیقین جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور تواتر کے اعلا
درجہ پر رہا ہے اور ہزارون صحابی اسکو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسی طرح اور علماء شیعہ کی تصریح
ہے علاوہ اسکے خود قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے سورہ حجر مین فرمایا ہے
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی تحقیق ہمنے آپ اتارا اس قرآن
کو اور ہم البتہ اسکے نگہبان ہین (یعنی ہر وقت مین زیادہ اور نقصان اور

تحریف اور تبدیل سے) اور سورہ حم سجدہ مین ارشاد کیا ہے لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ اسپر باطل کا دخل نہین اگے سے نہ پیچھے سے یعنی
اِس کتاب پر تحریف وتناقض کا دخل کسی وجہ سے نہین اور علمار شیعہ
بہی اِن آیتون کی اسیطرح تفسیر کرتے ہین چنانچہ تفسیر صراط المستقیم مین
جو علمار امامیہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے پہلے آیت کے بیان مین یہہ لکہا ہے
اِی انا لحافظون من التبدیل والتحریف والزیادۃ والنقصان اور ملا فتح اللہ
شیرازی اپنی تفسیر مین دوسرے آیہ کے ذیل مین صاحب صراط المستقیم کے
موافق لکہتا ہے پس اسصورت مین کہ قرآن شریف مین خود اللہ تعالے اینا
ایسا وعدہ فرمایا اور اہل تشیع کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین نے بہی ایسا ہی
کچہہ لکہا بلکہ شیخ صدوق نے دعوے کیا کہ جو کوئی ہمارے اوپر اسبات کا
اتہام کرے کہ ہم قرآن کی کمی کے قائل ہین وہ جہوٹہا ہے تو ہر صاحب
فہم اور عاقبت اندیش بخوبی معلوم کریگا کہ اگر بعض غیر معتبر آدمی اسبات کے
قائل بہی ہوگئے ہون تو انکا قول جمہور کے مقابلہ مین قابل اعتبار نہین جیساکہ
خود بادریصاحب بہی لکھتے ہین اسپر بہی اگر پادری صاحب آدمی دینگا ہینگی
سے اپنی ہی کہے جاوے اور انصاف کی آنکہین بند کرلیوے تو ہمارا کیا نقصان

ہے سا گرنہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ یہی پادری
صاحب کی وہ بدگمانی جو حضرت عثمان پر قرآن کے جمع کرنے کی نسبت کرتے
ہین سو یہہ ایک بڑا تعجب انگیز معاملہ ہے شاید پادری صاحب قرآن شریف
کو بھی مثل اور کتب مقدسہ کے سمجھتے ہین جو ایسا لغو دعوی کر بیٹھے ہین کیا
قرآن متی کی انجیل تھہرا جسکی سنہ تالیف کا بھی آج تک پتہ نہین کیا مرقس
کی انجیل ہے جسکی زبان ہنوز مشخص نہین ہوئی کہ وہ کس زبان مین لکھی
گیا قرآن کو مشاہدات یوحنا ٹھہرایا ہے جسکے مولف کا حال یہی جو تھی صدی
تک متحقق نہین ہوا تھا کیا قرآن کا حال مثل نامہ عبرانیان تصور کیا ہے جسکی نسبت
یہہ گفتگو ہے کہ آیا وہ پولوس کی تصنیف ہے یا نہین اور وہ یونانی مین لکھا گیا تھا
یا عبرانی مین کیا قرآن اسطرح جمع ہوا ہے کہ اتہارہ سو برس کے بعد جبکہ کاتب اور
بدعتی اور دیندار لوگ اپنی اپنی خواہش کے مطابق خوب خاک اُڑا چکے اور دل
کھول کھول اصلاح و ترمیم کر چکے تب ایک شخص ٹشینڈرف صحیح کرنے اور نسخون کا مقابلہ
کرا کے درست کرنے لگا حاشا و کلا ذرا پادری صاحب ایسا گمان بدحضرت قرآن شریف
کی نسبت کر کے اپنی عاقبت نہ سوارین اور ایک باؤ گشتہ کے لئے اپنی سخت دلی اور
تعصب بیجا سے ہاتھہ اٹہا کر ان باتون کو سنین کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

قرآن شریف کو جمع کیا کچھہ من سے اپنے گہر مین بیٹھکر یہہ کام نہین کر لیا بلکہ ہزارون
آدمی اس کام مین شریک تھے اور انہین بہت سے حافظ تھے اور زید بن
ثابت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کاتب وحی تھے اور اور کاتبان
وحی اُسکے مہتمم تھے جیسا اوس حدیث سے بہی جو یا دریصاحب نے مشکاۃ المصابیح
سے میزان الحق مین نقل کی ہے واضح و آشکار ہے اور اسکے سوا ایسے
اُسوقت اسلام ایک عالم مین شائع ہو رہا تہا اور لاکہون آدمی مسلمان ہو چکے
تھے اگر بالفرض حضرت عثمان رض کسی طرح کا بہی کچھہ تصرف کرتے تو تمام عالم
کے حافظون کا کیا علاج تہا اور اُنکے دلون پر کیونکر تصرف چل سکتا علی الخصوص
بہت صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ قرآن شریف کی
تعلیم پاکر حفظ کر چکے تھے کہ ایک انہین سے حضرت مرتضی علی خلیفہ چہارم
اور اُنکے دونون صاحبزادے حسنین علیہما السلام بہی تھے کیونکر اُسپر
راضی ہوتے علاوہ برین بعد انتقال حضرت عثمان رض کے حضرت علی اور اور
حضرات ائمہ اسی قرآن شریف کو مانتے رہے **قولہ** مہتمم آپ لکھتے ہین کہ
وسے کو دکس الخ **اقول** سبحان اللہ یا دریصاحب بڑے سمجھے ہین اور مطلب
کی خوب سمجھتے ہین مین پوچھتا ہون کہ جب پادریصاحب نے انسانات کو تسلیم

کر لیا کہ جن علماء کا میں نے ذکر اپنے خط میں لکھا ہے انہوں نے ان نسخون
کو ساتوین صدی کے بعد کا سمجھا ہے تو پھر نقل کرنے میں خلاف واقع کیونکر
ہوا اِس ریا پادری صاحب کا یہہ عذر کہ اکثر مصحح اِسبات پر متفق ہین
کہ وے نسخے ساتوین صدی سے پیشتر لکھے گئے ہین سو یہہ اُنکی چالاکی
ہے اب مین مضمون کے ملاحظہ کے لیئے مارن صاحب کی اِس مقام
کی عبارت کا ترجمہ لکھتا ہون مارن صاحب نسخہ اِسکندریانوس کے باب
مین دوسری جلد کے صفحہ ۲۰۰ مین لکھتا ہے کہ اِس نسخہ کے پرانا ہونے مین
گفتگو ہے گریبت اور شلز گمان کرتے ہین کہ شاید یہہ نسخہ چوتھی صدی
کے آخیر کا ہو مینکالیس کہتا ہے کہ اِس نسخہ کے قدیم ہونے کی یہی حد ہے
یعنی اِس سے زیادہ پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین اِتہاناشیس کا
نامہ موجود ہے اوڈن اُسکو دسوین صدی کا سمجھتا ہے وِیتسٹین
پانچوین صدی کا جانتا ہے اور اُسکا یہہ گمان ہے کہ شاید یہہ نسخہ اُن
نسخون مین سے ہو جو ۶۱۵ء مین سریانی ترجمہ کے لیئے اسکندریہ مین
جمع کیئے گئے تھے ڈاکٹر سِملر اُسے ساتوین صدی کا سمجھتا ہے مونٹفاکن
کی یہہ رائے ہے کہ نہ نسخہ اسکندریانوس اور نہ کوئی اور نسخہ چھٹی صدی کے

بیشتر کا یقیناً کہا جا سکتا ہے شکالیس سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ اُس زمانہ
مین لکھا گیا جبکہ عربی زبان مصریون کی بولی ہوگئی ہتی یعنی مسلمانون کے
اسکندریہ پر تسلط کرنے کے ایک یا دو صدی بعد کیونکہ اُسکا کاتب میم اور ب
بدلکر ایک کو دوسری کے مقام پر بہتیری جگہہ لکہہ گیا ہے جیسا عربی زبان
الکثر ہوجاتا ہے اور وہ اس دلیل سے یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نسخہ
آٹھوین صدی سے پیشتر کا نہین ہے وائنڈ یہہ سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ
چوتھی صدی کے اواسط یا اواخر کا لکھا ہوا ہے اور ہم اس سے زیادہ اُسکو
پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین ابواب اور فصول موجود ہین اور
اُسمین یوسی بیس کے قانون کا حوالہ بہی ہے وائنڈ کی دلیلون پر ایسا ہین
نے اعتراض کیا ہے اس نسخہ کے چوتھی یا پانچوین صدی کے ہونے کے باب مین
جو دلیلین لائی گئین وہ یہہ ہین پولوس کے ناموں مین ابواب کی تقسیم
نہین ہے حالانکہ ۳۹۶ء مین یہہ تقسیم ہوگئی ہتی اسمین کلیمنت کے نامے
ہین جنکا پڑھنا کونسل لوڈیسیا اور کارتیج مین منع ہوگیا تہا یہان سے
شلز نے یہہ بات سمجھی ہے کہ وہ نسخہ ۳۹۷ء سے پہلے لکہا گیا اور وہ ایک
نئی دلیل لاتا ہے کہ چودہوین دہرم گیت مین ایک جملہ نہین ہے جو ۳۴۴ء

اور سنہ ۹ء مین مستعمل تہا اسی سے وہ نسخہ اس سے پیشتر لکہا گیا ہوگا
وِٹسٹین گمان کرتا ہے کہ نسخہ مذکور جیروم کے زمانہ سے پیشتر لکہا گیا ہو
اسلیئے کہ یونانی متن کو پرانی اٹالک ترجمہ سے بدلا ہے وہ کہتا ہے کہ کاتب
نہین جانتا کہ عربون کو ہگارین کہتے تہے اسلیئے کہ اسنے اگارا کے بدلے
مین اگوراؤ لکہا ہے اُڈرون نے کہا ہے کہ یہہ صرف غلطی ہے اسلیئے کہ
اگارو دُون پچہلے ورس مین آچکا ہے میکالس کہتا ہے کہ ان دلیلون سے
کچہہ ثابت نہین ہوتا اسلیئے کہ یہہ نسخہ کسی اور پرانے نسخے سے ضرور نقل
ہوا ہوگا اور جو ٹہیک نقل ہوا ہے تو یہہ ساری دلیلین اُس
نسخہ سے علاقہ رکہینگی نہ نسخہ کوڈکس الکبندریانوس سے صرف خط اور
حرفون کی شکل اور اعراب کے نہونے کے سبب البتہ کچہہ فیصلہ ہو سکتا ہے
جو دلیلین اسبات کے ثبوت کے لیئے کہ وہ نسخہ چوتہی صدی کا نہین ہے
پیش کی گئی ہین وہ یہہ ہین ڈاکٹر سملر خیال کرتا ہے کہ زبور ولا
کی بہتری کی بابت اتہاناسیس کا نامہ اسکی زندگی مین تو لکہا جانا محال
معلوم ہوتا ہے اس نامہ سے اُڈرین نے دلیل نکالی ہے کہ یہہ نسخہ دسوین
صدی کا ہے یہہ نامہ ہوتا ہے اور اتہاناسیس کے جیتے جی

جعل نہین ہوسکتا تہا اور دسوین صدی مین جعل سازی کا بڑا زور شور تہا
انتہی پہر ہارن لکہتا ہے کہ ان دونون نسخون یعنی کوڈکس اسکندریانوس
اور وٹی کانوس مین ارجحین کے نشان نہین ہین اس سے ڈاکٹر
کنی کاٹ نے استدلال کیا ہے کہ نہ تو یہہ ارجحین کے نسخہ اور نہ اسکی نقلون
سے نقل کئے گئے ہین پس آپ صاحبان انصاف ملاحظہ کرین کہ آیا یادر کہنا
کا وہ قول کہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس دو سو برس پیشتر انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے لکہا گیا درست ہے یا میری وہ بات کہ یا تو وہ نسخہ انہوین
صدی کا جیسا میکائیلس کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سیملر کہتا ہے
یا دسوین صدی کا جیسا اوڈن کہتا ہے تب تک اور درست ہے کیونکہ جن
دلیلون کو بعض علما نے اسکی قدامت کی بابت پیش کیا ہے ان سبکو میکائیلس
رد کرتا ہے کہ اگر وہ باتین درست مانی ہی جاوین تاہم اس نسخہ پر صادق
آوینگی جس پرانے نسخہ سے وہ نقل کیا گیا ہے نہ اس نسخہ پر اور جو پادر لبیا صاحب نے
ترجمہ سریانی اور لاطینی اور کاپٹی اور ارمنی کا ذکر کرکے ہارن صاحب کی
دوسری جلد کی طرف حوالہ دیا ہے سو عجب تعجب انگیز معاملہ ہے اسلئے کہ ترجمہ
سریانی مین تو نامہ دوم پطرس اور نامہ یہودا اور دوم وسیوم نامہ

یوحنا اور مشاہدات یوحنا ہین ھبن اور ورس ۲ باب ۵ نامہ اول یوحنا
اور ورس ۷ سے تا ۱۱ باب ۸ انجیل یوحنا اسمین نہین ہے جیسا کہ ہارن
صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۲۰۶ اور ۴۰۷ مین لکھا ہے اور لارڈنر
اپنی کتاب کی جلد چوتہی کے صفحہ ۲۳۲ مین لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا
پرانے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ بارہبی پر یوسس اور نہ یعقوب نے
اسپر شرح لکھی ہی اور اسنے ترجمہ نے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم و سوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات یوحنا کو چھوڑ دیا
اور یہی رائے اور سریانیون کی ہے اور آکٹر بلس کہتا ہے کہ سریا کے
کلیسا نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور
مشاہدات یوحنا کو نہین تسلیم کرتے تھے اور عرب کے کلیساؤن کا بہی یہی
حال تہا پہر ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۴۶۳ مین ترجمہ لاطینی کی نسبت
یون لکھتا ہے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سے غلطیان
اور الحاق اسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین لکھتا ہے کہ یہہ بات ضرور یاد
رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل
کرنیوالون نے بہت ہی بیباکانہ بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب

مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کیے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج
کرلیا اور للاڈنر جلد چوتھی کے صفحہ ۲۴۵ مین لکھتا ہے کہ نامہ فلیمان کو
بعض اشخاص واجب التسلیم نہ جانتے تھے پس جب ترجمون کا یہہ حال ہو کہ
سریانی ترجمہ مین توپطرس کا دوسرا نامہ اور یہودا کا نامہ اور یوحنا کا دوسرا
اور تیسرا نامہ اور یوحنا کے مشاہدات غایب ہون اور درس کے ورس
اسمین پائے نہ جاوین اور لاطینی ترجمہ مین طرح طرح کی خرابیان اور
الحاق کئے گیے ہون بلکہ اس ترجمہ مین سب تراجم سے زیادہ خرابی ہوئی
ہو تو بھلا پادریصاحب کا یہہ فرمانا کہ وہ ترجمے اپکے ترجمون سے بالکل
مطابق ہین کیسا لغو ہوگیا افسوس ہے کہ پادریصاحب امر حق مخفی رکھتے
ہین اور لوگون کو مغالطہ دینے کے لیئے اور اپنے مفاد کے واسطے کیسی بیجا
باتین لکھتے ہین خدا انکو راہ راست دکھلا دے اور تعصب بیجا سے بچاوے
خلاصہ ان وجوہ و دلائل سے بخوبی ثابت ہے کہ عہد جدید کا یہہ مجموعہ جو اب
مستعمل ہے عرب مین ہرگز ایسا نہ تھا اور جو پادریصاحب نے کوڈکس خوائی کانوس اور کوڈکس سکندریانوس کے
اختلاف کی بابت لکھا ہے کہ مین نے یانیصاحب کی عبارت کو غیر حق نقل کیا سو یہہ بڑی حیرت کی بات اور
پادریصاحب کی نسبت تعصب اور غیر حق باتون مین سے ایک بات ہے مین کہتا ہون

کہ جس حالت مین پادریصاحب اسبات کو تسلیم کیا کہ ان نسخون مین بہ
اختلاف قرارت او نقل کی ہین کسیقدر نسخون سے تو پہر میرے قول اور
پادریصاحب کے قول مین کیا فرق رہا ہی تخصیص انجیل کی سو یہہ پادریصاحب
کا دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ لفظ ماانکرتی یعنی نسخہ لفظا عام ہے کچھ انجیل
کی تخصیص نہین ہے اور اگر بالفرض تخصیص بہی کیجاوے تو صرف عہد جدید
کی تخصیص نہین ہوسکتی بلکہ عہد عتیق وجدید دونون اسمین شامل ہین اور
پہر یہہ جو پادریصاحب لکہتے ہین کہ مین نے تمہیہ اور کالوین کے اقوال کو کافی
سمجہا اور اسمین مبالغہ کیا سو صرف پادریصاحب کی زبان سے کہہ دینا
کافی نہین ہے اگر پادریصاحب کے نزدیک مین نے مبالغہ کیا تہا تو انکو چاہیے
تہا کہ بدلائل ثابت کرتے **قولہ** ہشتم اسمین جناب نے حق کہا الخ
اقول عجب تماشے کی بات ہے کہ جس حالت مین ہم تیسرے اور چوتہے خطا میں
ثابت کر چکے کہ کلام الکتب سے یہہ بات کہین نہین ثابت ہوتی کہ یہی مجموعہ عہد
جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا تہا اور نہ کسی اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے
اور پانچوین خطا مین بہی باقوال علماء مسیحی یہہ بات بخوبی تمام پایہ ثبوت
کو پہنچی کہ نصرانی کلیسا اور عرب کے نزدیک کلیسیا اس مجموعہ کی

کئی کتابون کو واجب التسلیم نہ جانتے تھے اور نہ یہہ کتابین انکے نسخون مین تہین
تو پہر پادریصاحب کلام اللہ کی آیتون سے اس سارے مجموعہ کی بابت کیونکر
استدلال کرتے ہین تس پر لطف یہہ ہے کہ بڑی جوانمردی اور جرات سے یہہ
کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ مفسرین نے ان ایات کی کیا تفسیر کی ہے اور
نہ انکی تفسیر سے ہمارا کچہہ کام ہے الخ محاورہ مین اسی بات کو لوگ کہتے ہین
کہ چہوٹا منہہ بڑی بات البتہ اُن مفسرین کی تفسیر جنہون نے ساری عمر علم
عربی کی تحصیل مین صرف کی پادریصاحب کے قول سے جو زبان عربی مین طفل
ابجد خوان کا درجہ بہی نہین رکہتے دانشمندون کے نزدیک بدرجہا
افضل و اعلی اور واجب التسلیم ہے قطع نظر اس سے اگر یہی بات ٹہیرے
کہ کسی بات مین علماء مفسرین کے اقوال کو ماننا کچہہ ضرور نہو اگر ایسے تو پہر
پادریصاحب کو دین عیسوی سے بالکل ہاتہہ دہونا پڑیگا اور انکی ایک بات
بہی پیش نہ جاویگی اور جن جن آیات کو تاویل کرکرا کے پادریصاحب نے
اپنا مفید ٹہرا رکہا ہے قطعاً زائل و مستاصل ہو جائیگی مثلاً انجیل مرقس
کے باب ۱۴ کے ورس ۳۲ مین حضرت عیسی کا قول اسطرح منقول ہوا ہے
کہ اُس دن اور اُس گہڑی کی بات سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر

ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا کہ وقت کب ہے اور لوقا کی انجیل کے باب ۲۱
کے درس ۴۹ مین یون فرماتے ہین الرب الٰہہا رب واحد پھر یوحنا کی
انجیل کے باب ۱۴ کے درس ۲۸ مین حضرت عیسیٰ یون کہتے ہین کہ میرا باپ
مجھسے بڑا ہے پھر متی کی انجیل کے باب ۱۹ درس ۱۶ مین یون فرماتے ہین
کہ تو مجھے اچھا مت کہہ کیونکہ اچھا کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا پھر یوحنا کی انجیل
کے باب ۲۰ کے درس ۱۷ مین کہا ہے کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ
اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاؤنگا اور پھر اُسی انجیل کے باب ۵
مین یون فرمایا ہے کہ مین آپ سے کچھہ نہین کر سکتا ہون پس اب ہم نہین
جانتے کہ مفسرین نے اِن آیات کو کس طرح بیان کیا اور نہ اُنکی تفسیر سے
ہمارا کچھہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اینا جانتا ہون کہ اگر ان الفاظ
مین کچھہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بشر تھے اور علم غیب نہ تھا
اور قیامت کا علم حضرت عیسیٰ کو نہ تھا اور خدا اُنسے بڑا ہے جو اُنکا اور سبکا
رب ہے اور لفظ باپ سے کچھہ حضرت عیسیٰ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے بلکہ حضرت
عیسیٰ خدا کو جسطرح اپنا باپ کہتے ہین اُسیطرح سب بندگان خدا کا باپ
بتلاتے ہین اسی طرح متی کے باب ۲۳ کے درس ۹ مین حضرت عیسیٰ کا قول یون

لکہا ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اس ورس
سے عیسائیون نے یہہ سمجہا ہے کہ حضرت یحیی اس مقام پر حضرت عیسی کی
خوشخبری سناتے ہین جو انکے بعد آئے اور ورس ۱۷ باب ۴ متی مین حضرت
عیسی کا قول یون منقول ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک
ہوئی پس ہم نہین جانتے کہ اسکے مفسرون نے کیا معنی لکہے ہین اور نہ انکی
تفسیر سے ہمین کچہہ غرض ہے اگر معنی ہین تو یہی ہین کہ جیسا حضرت یحیی نے
ان الفاظ سے حضرت عیسی کی خبر دی ویسا ہی حضرت عیسی نے بہی انہین الفاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی اور انجیل یوحنا مین فریسیونکا
سوال حضرت یحیی سے یون مذکور ہے کہ انہون نے پوچہا کہ تو کون ہے کیا تو
ہے انہون نے جواب دیا نہین پہر پوچہا کیا تو وہ نبی ہے انہون نے کہا که
نہ مین نہین ہون اس مقام پر معلوم نہین کہ مفسرین اسکی کیا تاویل کرتے
ہین اور انکی تفسیر و تاویل سے ہمین کچہہ کام بہی نہین ہے اگر معنی ہین تو
یہی ہین کہ نبی سے آنحضرت صلعم مراد ہین **قوله** عیسائی وہی ہے جو
انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے الخ **اقول** اولاً تو تمہاری بات کا یہ
جواب ہے کہ ... لکہا تہا کہ بادشاہت کے ... کے نزدیک

رومن کاتہلک وغیرہ عیسائی نہین ہین ذرا پادری صاحب بشپ جویل وغیرہ
کی کتابون کو دیکہین اور پروٹسٹنٹ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین تہے ہی
نہین تو پہر اسوقت عیسائی کون تہے دوم اس جواب سے پادری صاحب
کا کچہہ مطلب ہی نہین نکلتا ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتہلک اور گریک وغیرہ کی تعلیمات و
مسائل مین بڑے بڑے فرق ہین مثلاً رومن کاتہلک عشاء ربانی مین
حضرت عیسی کی حضوری کے قائل ہین اور اسے سجدہ کرنا فرض جانتے ہین
اور جو اس سے انکار کرے اسے مبتدع کہتے ہین اور پروٹسٹنٹ ایسی باتون
کو بت پرستی بتلاتے ہین اور علی ہذا القیاس ہر فرقہ مسیحی یہی دعوی کرتا ہے
کہ ہم ہی لوگ انجیل کی ساری تعلیمات پر چلتے ہین اور باقی سب فرقے
گمراہ ہوگئے ہین چنانچہ فرقہ ایرین اور نسطوریہ اور یعقوبیہ وغیرہ بہی
دعوی کرتے تہے حالانکہ یہہ سب مبتدع کہلاتے ہین پس جب کلیسیای
روم کے حکم سے یہہ فرقے مبتدع ٹہہر لئے گئے تو پہر کیا وجہہ کہ پروٹسٹنٹ
لوگ اس کلیسیا کے حکم سے بدعتی نہ ٹہہرین **قولہ** اور اسپنوزہ ایک یہودی
تہا اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون مین سے نکالا گیا الخ **اقول** اپنے

تو عضب نہین کیا بلکہ غضب تو پادری صاحب نے کیا کہ بیقصد ایک غیر حق
اور جہوٹہہ بات لکہی کہ اسپینوزہ کو یہودی لکہا اور اُسکی عیسائیت سے
انکار کیا ذرا پادری صاحب چیمبرس کی سائیکلوپیڈیا مین دیکہین کہ اُسمین لکہا ہے
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور اُسکا نام بارُوق رکہا گیا لیکن بعد عیسائی ہونے
کے وہ اپنے تئین بینیڈکٹ کہتا تہا اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مین لکہا ہے
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور لوتہرین اور کالوینی کلیساؤن مین جایا
کرتا تہا **قولہ** اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت میرے جواب مین لکہا الخ
اقول ہمنے تو کچہہ بیجا نہین لکہا بلکہ پادری صاحب کے جواب خود بیجا ہین
اور انہون نے صرف قلم کو تکلیف دی اور کاغذ ضائع کیا چنانچہ یہہ بات ہر شخص پر جو
خط کو دیکہیگا واضح و آشکارا ہوگی اور جو پادری صاحب لکہتے ہین کہ جب دوسری
قسمت داود کے نام سے شروع ہے جیسا مین نے بیان کیا تو اُسکی اخیر پشت
یعنی چودہوین پشت یوشیاہ ہے اور یکنیاہ تیسری قسمت کا پہلی پشت ہے
سو صریح خلاف واقع ہے کیونکہ دوسری الایام میں لکہا ہے کہ یوشیاہ کا بیٹا
یہویاکیم بیدا ہوئے جب کہ بابل کو دنبہ چلے پس اگر یکنیاہ تیسری قسمت
کا اول شخص ہوگا تو یہہ لازم آویگا کہ قید بابل جانے کے وقت یوشیاہ زندہ تہا

اور جب یہی یہکنیا پیدا ہوا حال آنکہ یہہ صریح غلط ہے کیونکہ یوشیا بیس برس پیشتر
اسکے مرچکا تہا اور یہکنیا کی بابل مین قید ہوکر جانیکے وقت اٹہہ برس کی عمر تہی اور
کئی مہینے یروشلم مین سلطنت کرچکا تہا انہین مشکلون کا لحاظ کرکے کلارک صاحب
یوشیاہ کے بیٹے یہویاقیم کو ایک پشت زائد کر کے وہ یہ ہی کرتا ہے اور لکہتا ہے
کہ کامت کہتا ہے کہ درس ۱۱ کو یون پڑہنا چاہیئے کہ یوشیا کے بیٹے یہویاقیم اور
اور اُسکے بہائی اور یہویاقیم کا بیٹا یہکنیا بابل کو جانیکے وقت پیدا ہوا الخ
اب منصف لوگ دیکہین کہ پادری صاحب کے اس قول کا مصداق کہ جو قلم
مین آیا سو لکہا ہے کون شخص ہے اور ملاحظہ کرین کہ قصداً اختلاف کسنے کیا ہے
اور کون شخص ناواقفونکے سامنے اپنی بات بنایا چاہتا ہے **قولہ** لازم ہے
آپ اپنے خط کے آغاز مین الخ **اقول** افسوس ہے کہ پادری صاحب اپنے
آخری دم تک اُسی طرح کی خلاف گوئی اور غیر حق باتون کے کہنے پر آمادہ ہوئے ہے
اور اپنی چالاکی سے باز نہین آتے منصف لوگ جو خطون کو دیکہین گے
خود انصاف کرلینگے کہ ہم دونون مین سے جہوٹا کون ہے صاحبو ذرا انصاف
کرو کہ جب مین نے اپنے پہلے خط مین پادری صاحب کو صاف لکہہ بہیجا تہا کہ
اگر مجہے معاف رکہئے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جو آپ بمقتضائے

انجام کار اپنے عہدہ کے جو اہی سخواہی مباحثہ کیا چاہتے ہین الخ تو آپ بتلایئے
کہ بانی اس مباحثہ کا کون ہے **قوله** آپ پہلے خط مین لکہتے ہین کہ
مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا الخ **اقول** ہم تو جلال الدین
مین ایک جگہہ بہی کہین نہین دیکہتے کہ پادری صاحب نے صاحب استفسار کے
جوابون پر جو انہون نے مطاعن کی بابت دیئے ہین کچہہ تعرض کیا ہو اور
ہمنے آپکی طرف اپنے خط مین اشارہ کیا تہا ان پادری صاحب نے اپنا اگلہ
سنبہالنے کے لیئے چند اوراق سیاہ کیئے ہین اور صاحب استفسار کے ان
اعتراضون پر جو انہون نے تثلیث و تحریف کی بابت کیئے ہین البتہ کچہہ تعرض
کیا ہے سو وہ بہی بعینہ ایسا ہے جیسا پادری صاحب نے میرے خطونکا جواب
لکہا ہے اور یہہ جو پادری صاحب نے لکہا ہے کہ پہلا خط جسکی نقل مین نے چاہی
تہی انکے پاس نہین ہے سو خیر اب اسکی حاجت بہی نہین رہی کیونکہ
وہ خط ہمارے پاس نکل آیا الحمد للہ علی ذالک کہ پادری صاحب کے
خط کی ساری باتونکا جواب ادا ہو چکا اور یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو
پہنچی کہ پادری صاحب نے جو کچہہ غیر حق اور ناراست لکہنے کی بابت مجہپر الزام لگایا
تہا وہ سب محض بے بنیاد بلکہ بخلاف اسکے وہ سب باتین پادری صاحب کے

ذمہ ثابت ہوئین اسلیئے اب دو ایک باتین سامعین کے ملاحظہ کے لیئے اور
لکہی جاتی ہین پادری صاحب خط اخیر مرقومہ ۱۹ اگست مین لکہتے ہین کہ جواس

صاحب کے خطوط ضروری کا جواب تہا سو میرے اخیر خط یعنی مرقومہ ۴ اگست مین دیا
ہوا ہے حالانکہ وہ امر ضروری جسکی نسبت مین نے اپنے خطوط مرقومہ ۲۷
جولائی اور ۵ اور ۱۴ اگست مین مکرراً استفسار کیا تہا اور جو اسکی تردید کے
آغاز مندرجہ صفحہ ۱۱۶ مین مرقوم ہے طرح دیے گئے اور بالکل جواب نہین دیا
اور وجہہ اس طرح دینے اور جواب نہ لکہنے کی یہی ہے کہ انکے پاس اسبات کا
کچہہ جواب ہی نہین ہے اگر کچہہ بہی جواب ہوتا تو بیشک لکہتے اور ایسا مبہم
نہ لکہتے کہ گویا انہون نے میری ساری ضروری باتون کا جواب ادا کر دیا اور
یہہ جہوٹہ انہون نے صرف اسلیئے اختیار کیا ہے کہ گریس تاج اور شولز کی
تصحیح کی بابت جو انہون نے لکہا ہے اور جسکی نقل صفحہ ۱۱۶ مین گذر چکی ہے
کئی جہوٹہ بولے ہین اول یہہ کہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ سب نسخے نزدیک
و دور سے جمع ہوئے غلط ہے کیونکہ اب بہی ہزارون نسخے باقی ہین جنکا کبہی
مقابلہ نہین ہوا مثلاً روم کے کتبخانہ موسومہ واتیکن مین ایک بنا نسخون کا
اور انہین سے صرف چو بیس ۲۴ نسخون کا مقابلہ ہوا ہے علاوہ اسکے فلارس مین

کے بڑے کتب خانہ مین ہزار ہا نسخے موجود ہین اور اُنمین سے صرف چونسٹھ
کا مقابلہ ہوا ہے اور پارس کے بادشاہی کتب خانہ مین جو دو سو نسخے
ہین اُنہین سے صرف انچاس ۴۹ مقابلہ کئے گئے ہین علاوہ انکے بلان حسنی
نے بہت سے نسخونکا ذکر کیا ہے جنسے آج تک کوئی مطلع نہین ہے
جیسا کہ ہارن صاحبنے جلد چوتہی کے صفحہ ۲۰۹ مین بتصریح بیان کیا ہے
دوسرے یہہ کہ پادری صاحب کہتے ہین کہ ۶۷۴ نسخون مین قریب تیس ہزار
کے غلطیان پائی گئین حالانکہ اسمین دو جہوٹہہ ہین اولاً یہہ کہ ۶۷۴
نسخون کا کبہی مقابلہ نہین ہوا کیونکہ ہارن صاحب اسی جلد کے آٹھویں
صفحہ مین لکہتا ہے کہ عہد جدید کے کل نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئے گئے
اُنکی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پہر حاشیہ مین لکہتا ہے کہ
پروفیسر بیک نے مقابلہ کئے ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے
حصہ اول کے صفحہ ۲۴ سے ۱۰۰ تک لکہی ہے ۴۹۳ ہے اور جن نسخون کا
مقابلہ گریس باخ نے اپنی انجیل کے طبع کے واسطے کیا اُنکی تعداد اُسنے
۳۵۵ لکہی ہے بشپ مارش نے جو لسنے اور میکائیلس کے نسخون کو ملا کر
شمار کیا ہے اُنکی تعداد ۴۶۹ ہے اور پہر ہارن دوسری جلد کے صفحہ

میں لکھا ہے کہ عہد جدید کے کل نسخوں کی تعداد جو ہم تک پہنچے ہیں خواہ کامل ہوں
خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلا خواہ بعضا ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتی ہے
مگر یہہ تعداد اُن نسخوں کی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانوں میں
موجود ہیں انتہی تو بھلا اب دیکھئے کہ پادری صاحب کا ۱۲۰۰ نسخوں کا لکھنا کیسا
جھوٹھہ ہے یا نہیں ثانیا پادریصاحب کہتے ہیں کہ گریس باخ اور شولز نے ان
نسخوں میں قریب تیس ہزار کے غلطی پائی سو یہہ بھی پادریصاحب کی بیہودہ
باتوں میں سے ایک بات ہے کیونکہ پادری صاحب کا مستند اور معتبر ہارن
جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ میں اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۵۰ میں لکھتا ہے
کہ گریس باخ نے ڈیڑھ لاکھہ اختلاف عبارت کے نکالے ہیں اور جو پادریصاحب
لفظ وغیرہ میں اور علما مصححین کو بھی شامل سمجھتے ہیں تو ذرا پادریصاحب
اسبات کو بھی یاد کہیں کہ وتیس تین نے ایسے اختلافات عبارت دس
لاکھہ سے زیادہ جمع کئے ہیں جیسا کہ انسائکلوپیڈیا برٹینیکا کے جلد ۱۹ میں
اسکرپچر کے بیان میں مرقوم ہے اور جو پادریصاحب نے قدیم نسخوں کے مقابلہ
پر فخر کیا ہے سو ہم اُن نسخوں کا کیا حال لکھیں کہ اُنمیں سے کسی میں ۲۳ ورس
کسی میں ۲۴ ورس کسی میں ۵۰ ورس کسی میں ایک انجیل کسی میں کئی انجیلیں

کسی مین صرف نام ہے کسی مین صرف حواریون اسکے احوال ہین پس جسکو ایسا
کو نسخہ قرار دینا یہہ بہی ایک مغالطہ بازی ہے اور پس الحاصل ان وجوہ و دلائل سے
ہر شخص منصف مزاج اور عاقبت اندیش پر یہہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو گی کہ
یہہ مجموعہ عہد عتیق اور جدید کا بعینہ وہ توریت اور انجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ اور
حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو وحی کی گئی تہی اور نہ انکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے کسلیے
کہ ان دونون مجموعون مین وہ کتابین شامل ہین جو باتفاق علماء یہود و نصاریٰ
کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تصنیف بہی نہین بلکہ بعض کتابون
کے تو مصنفون کا بہی ٹھکانا نہین علاوہ اسکے یہہ بات بہی بدلائل ثابت ہو چکی کہ
مجموعہ عہد جدید کا غیر الہامی ہے پس اس صورت مین یہہ وہ انجیل کیونکر ہو سکتی
جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی
اور جسکا ہر لفظ الہامی تہا قطع نظر اسکے یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ عرب
کے کلیسے اور اسی طرح سوریانی کلیسے اس مجموعہ عہد جدید سے کئی کتابون کو واجب التسلیم
نہ جانتے تہے اور نہ وہ کتابین انکے نسخون مین موجود تہین اور بعضے فرقہ عیسائیہ
تو اس مجموعہ کی بیشتر کتابون کو نہ مانتے تہے ایسی صورت مین پادری صاحب کیا سمجہکر کہتے
ہین کہ اسی مجموعہ کا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے اور اس سے یہہ استدلال کرتے ہین کہ اسوقت

مین ہی مجموعہ انجیل کا موجود تہا اور صحیح بہی تہا کیونکہ یہہ بات خلاف عقیدہ اہل
اور خلاف کتب عیسائیہ کے بہی ہے پس ایسی بات پر بحث کرنا اور بہت کرکے اپنی ہی کہہ
جانا گو وہ سراسر خلاف ہی ہو پادریصاحب ہی کا کام ہے خلاصہ اب پادریصا
کی ساری باتون کا جواب ادا ہو چکا اور انکی بیجا اور غیر حق باتین بوجوہ موجہ
باطل ٹہہر کر ہماری باتین بوجہ حسن پایہ ثبوت کو پہنچین اگرچہ انکی سب غیر حق ا
بیجا باتون کا بیان نہین ہوا لیکن اتنا ہی جو لکہا گیا یقیناً اس امر کے لیئے کافی
وافی ہے کہ منصف اور دانا پر انکا انصاف اور حق گوئی ظاہر و عیان ہووے
اور اگرچہ ہمنے بعض محل و موقع پر کوئی کوئی بات سختی آمیز لکہی تو یہہ کچہہ خوشی و عداو
کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی پادریصاحب نے ہمپر واجب و لازم کردی ہے فقط
فی الجملہ اگر پادریصاحب کے گوشۂ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچہہ جگہہ
ہو تو ہماری اس بات کو طعن نہ سمجہین تو محبت کی راہ سے ہماری یہہ تمنا ہے کہ پادریصاحب
جعلی کتب محرفہ اور موضوعہ سے دست بردار ہوکر اور اس دین پولوسی کو جعلی اور
باطل سمجہکر خداوند متعال سے ہدایت کی دعا مانگین اور یقین کامل ہے کہ اگر پادری
صاحب سچے دل سے دعا مانگینگے تو وہ رب کریم اور غفور رحیم انکو وہ راہ راست دکہاویگا
جو اُسکے نزدیک پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہمین اور انہین سب کو ہدایت فرماوے یہی ہماری پادریصاحب کے حق مین دلی دعا ہے

اب کہ ہمنے بفضلہ وعنایتہ پادریصاحب کے خطکی تردید سے فراغت پائی تو بہائی مسلمانون
کے اطلاع و آگاہی کے لئے چند سطور اور لکہتے ہین مخفی نرہے کہ پادری عمادالدین صاحب نے
اپنے ان خطوط مین جیسا کچہہ ہمارے اعتراضات کے جواب ادا کئے ہین واضح و آشکارا ہین
اور انکی نسبت کچہہ لکہنا تضییع اوقات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر ادنی و اعلی جسکی نظر سے ہمارے
اور پادریصاحب کے خطوط گذرینگے بخوبی جان لیگا کہ پادریصاحب نے ادا سے جواب کے
بدلے کیسے للالیف الحیل درمیان مین لاکر چالاکی کا کام فرمایا ہے عمدہ تر جواب اور
اعتراض پادریصاحب کا ان خطوط مین یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ہماری نسبت
جابجا غیر حق اور ناراست اور بیجا باتین کہنے کا اتہام لگایا ہے سو گویا انہون نے این باتون
کے کہنے سے ہمپر یہہ بات واجب و لازم کردی کہ ہم انکی ساری ناراست اور جہوٹہ
باتون کا بیان بتشریح وتفصیل تمام کرین سو انشاء اللہ العزیز اب ہم پادری صاحب
کی جہوٹہی باتون کے بیان کے لئے ایک رسالہ مستقل لکہنے مین مصروف ہونگے
اور بتوفیق ایزدی اسکو حلیہ انطباع سے محلی کرکے سامعین و ناظرین کی خدمت
مین گذرانینگے تاکہ سب لوگ پادری صاحب کے منہ پہ تہوکا لیں اور انکے خلاف
واقع لکہنے سے آگاہ و مطلع ہوجاوین وما توفیقی الا باللہ وحسبی نعم الوکیل ونعم المولی

ولعم النصیحة

الحمد لله کہ مکاتبات جناب حقایق و معارف آگاہ رئیس المتکلمین فخر زمان خان
محمد وزیر خان صاحب کے کہ مولف میزان الحق کے خطوط کے جوابمین مرقوم ہوئے تھے
سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین مطبوع ہوئے

مخفی نرہے کہ چہاپنے مین ڈاکٹر صاحب کے تیسرے خط کا ایک حاشیہ سہو سے
رہگیا ہے سو اوسکو یہہ عاجز یہان چہاپ دیتا ہے +

واضح ہو کہ اس مین الہام کا لفظ چند جا مستعمل ہوا ہی اوس سے مراد وحی سے

جو پیغمبرون کو ہوا کرتی ہی

نہ وہ الہام جو صلحا کو

بہی ہوا کرتا ہی

فقط

تمت بالخیر

اغلاط نامہ

سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۶	نارہ	ناکارہ	۴۲	۱۲	انزل الدرمن الکبیر	انزل الرحمن الکبیر	۵۹	۷	میرکی
۵	مشتہات	مشتبہات	۴۳	۱	برونیسر	پروفیسر	۶۰	۱۴	ممزن
۷	بیونک	پھونک	۴۵	۱۲	منکرین	منکر	۶۱	۱۵	محل انکی
۱۴	سے	پیے	۴۴	۷	جیسے	جسنے	۶۵	۱۵	قو
۱۴	بیجدیجیے	بھیجدیجیے	ایضاً	۱۳	گزرے	بیان ہوئے	۶۶	۲	دوز ڈم
۱	میچوکی	مسیحونکی	۴۲	۱۵	ہوئیگی	ہونگی	ایضاً	۳	ورزبورین
۱۳	اپ	پھر اپ	۴۳	۵	اسی	اس	۶۷	۹	ایکے
۲	مسیحون	مسیحیون	۴۴	۱۳	بالفرض محال	بفرض محال	۶۸	۳	کیونکہ
۱۴	سترہ	طرّہ	۴۵	۷	نامہ نہ بہا	نامہ نہ بہا	ایضاً	۱۱	تنسخو
۶	مقرر	مقعر	ایضاً	۱۲	نسبنامہ یہی	نسبنامہ ہی	ایضاً	۱۴	لونڈ
۵	اوننکا	اونکا	۵۲	۸	طرلقہ	طریقہ	۷۱	۵	آپکے غدیر
۱۰	رشتہ	ہے	۵۳	۳	نسبت	نسب	ایضاً	۸	ضماید
۶	خد	خدا	۵۴	۳	ٹیری	بڑی	ایضاً	۱۲	اجبار الانام
۱۱	سبب	سبب	۵۷	۵	یہی	سے	۷۴	۷	لہذ
۳	مجھم	کچھ	ایضاً	۷	بیشتر	پیشتر	۷۵	۶	عرص
۴	بنائی	بیائی	۵۸	۱۴	سینے	سنیں	۷۷	۳و۴	منصفون
۶	پربرٹرے	پر بڑے	۵۹	۲	انکی	انکے	ایضاً	۵	اب کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰	۱	لیونکر	کیونکر	۱۱۳	برحاشیہ	ترمول الخ	چوہوان الخ				
[illegible]	۴	بنھا	بیٹھا	۱۱۵	برحاشیہ	چوہوا رای الخ	بتدمول الخ				
۹۳	۸	برخیند	برشنیدند	۱۱۶	۱۰	اسلاسب	اسلاسکو				
۱۰۵	۱۱	جب	جیتے	۱۱۷	۸	رکہا	رکہے	۱۱۹	۳	اعجاز	اعجازش
[illegible]	۸	شہوبلند	شوز	۱۲۳	۱۳	اکا	آگاہ				
[illegible]	۹	احیار	اخبار								
۱۱۰	۱۵	شروع	شروع ہوئی								